سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2024

سوموار، 3۔جون 2024

(یوم الاثنین، 25۔ذیقعد 1445ھ)

اٹھارہویں اسمبلی: دسواں اجلاس

جلد 10: شمارہ 1

233

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(42)/2024/55. Dated:29th May, 2024. The following Order, made by the Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, is hereby published for general information:

> "In exercise of the powers conferred on me under clause (3) of Article 54 read with Article 127 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Malik Muhammad Ahmad Khan, Speaker**, Provincial Assembly of the Punjab, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on (**Monday) 3rd June, 2024 at 02:00 pm** in the Assembly Chambers Lahore.

Dated: Lahore, the 29th May, 2024

MALIK MUHAMMAD AHMAD KHAN
SPEAKER

235

فہرست کارروائی

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

سوموار، 3۔جون 2024

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات زراعت اور سکولز ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

عام بحث

1۔ صوبہ میں امن وامان کی صورتحال پر عام بحث

ایک وزیر صوبہ میں امن وامان کی صورتحال پر عام بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

2۔ گنے کی خریداری پر عام بحث

ایک وزیر گنے کی خریداری پر عام بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

237

صوبائی اسمبلی پنجاب

ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر : ملک محمد احمد خان

جناب ڈپٹی سپیکر : ملک ظہیر اقبال چنڑ

وزیر اعلیٰ : محترمہ مریم نواز شریف

پینل آف چیئر پرسنز

1۔ جناب سمیع اللہ خان، ایم پی اے : پی پی۔145

2۔ سید علی حیدر گیلانی، ایم پی اے : پی پی۔213

3۔ محترمہ راحیلہ خادم حسین، ایم پی اے : ڈبلیو۔304

4۔ جناب خرم خان ورک، ایم پی اے : پی پی۔48

کابینہ

1۔ محترمہ مریم اورنگزیب: سینئر وزیر

منصوبہ بندی و ترقیات، تحفظ ماحول و موسمیاتی تبدیلی، جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری اور وزیر اعلیٰ کے خصوصی اقدامات

2۔ سید محمد عاشق حسین شاہ : وزیر زراعت

3۔ جناب محمد کاظم پیرزادہ : وزیر آبپاشی

- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-II)2-13/2024 مورخہ 6۔مارچ 2024 وزراء کو ان کے محکمہ جات کا چارج تفویض کیا گیا۔
- نوٹیفکیشن مورخہ 15۔اپریل 2024 کے تحت جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن (وزیر خزانہ) کو پارلیمانی امور کا اضافی چارج تفویض کیا گیا۔
- نوٹیفکیشن مورخہ 2۔مئی 2024 کے تحت جناب صہیب احمد ملک (وزیر مواصلات و تعمیرات) کو (قانون) کا اضافی چارج تفویض کیا گیا۔

238

4۔	رانا سکندر حیات	:	وزیر سکولز ایجوکیشن
5۔	خواجہ عمران نذیر	:	وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر
6۔	خواجہ سلمان رفیق	:	وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن اینڈ پنجاب ایمرجنسی سروسز
7۔	جناب ذیشان رفیق	:	وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی
8۔	جناب بلال اکبر خان	:	وزیر ٹرانسپورٹ و ماس ٹرانزٹ
9۔	جناب صہیب احمد ملک	:	وزیر مواصلات، تعمیرات و قانون
10۔	محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری	:	وزیر اطلاعات
11۔	جناب بلال یٰسین	:	وزیر خوراک
12۔	جناب رمیش سنگھ اروڑا	:	وزیر اقلیتی امور
13۔	جناب فیصل ایوب کھوکھر	:	وزیر کھیل
14۔	جناب شافع حسین	:	وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری
15۔	سردار شیر علی گورچانی	:	وزیر کانکنی و معدنیات
16۔	جناب سہیل شوکت بٹ	:	وزیر سماجی بہبود و بیت المال
17۔	جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن	:	وزیر خزانہ و پارلیمانی امور

ایڈووکیٹ جنرل

جناب خالد اسحاق

ایوان کے افسران

سیکرٹری جنرل	:	چودھری عامر حبیب
ڈائریکٹر جنرل (پارلیمانی امور)	:	جناب خالد محمود
ایڈیشنل سیکرٹری (قانون سازی)	:	جناب علی حسنین بھلی

239

صوبائی اسمبلی پنجاب

اٹھارہویں اسمبلی کا دسواں اجلاس

سوموار، 3۔جون 2024

(یوم الاثنین، 25۔ذیقعد 1445ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر ز لاہور میں شام 4 بج کر 5 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر ملک محمد احمد خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبد الماجد نور نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بِسم اللہ الرحمٰن الرحیمO

وَ وَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّ فِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَ لِوَالِدَيْكَ ؕ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ (14) وَ اِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰۤى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۙ فَلَا تُطِعْهُمَا وَ صَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا ۫ وَّ اتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ۚ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (15)

سورۃ لقمان (آیات نمبر 14 تا 15)

اور ہم نے انسان کو اُس کے ماں باپ کے متعلق تاکید کی ہے۔ اُس کی ماں نے ضعف پر ضعف اٹھا کر اسے پیٹ میں رکھاO اور دو برس میں اُس کا دودھ چھڑانا ہے تو انسان میری اور اپنے ماں باپ کی شُکر گزاری کرے۔ اسے میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے (14) اور اگر وہ تُجھ پر اِس بات کا زور ڈالیں کہ تُو میرے ساتھ اس کو شریک بنائے جس کو تُو جانتا بھی نہ ہو تو اُن کا کہنا نہ ماننا اور دُنیا میں ان کے ساتھ نیکی سے پیش آنا۔ اور ان لوگوں کی راہ پر چل جو میری طرف رجوع ہو گئے۔ پھر تمہیں لوٹ کر میرے ہی پاس آنا ہے۔ پھر میں تمہیں بتاؤں گا کہ تم کیا کیا کرتے تھے (15)

وَمَا علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب نعمان علی غوری نے پیش کی۔

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

اپنے دامانِ شفاعت میں چھپائے رکھنا
میرے سرکار ﷺ میری بات بنائے رکھنا
میں نے مانا کہ نکما ہوں مگر آپ ﷺ کا ہوں
اس نکمّے کو بھی سرکار ﷺ نبھائے رکھنا
ذرہ خاک کو خورشید بنانے والے
خاک ہوں میں مجھے قدموں سے لگائے رکھنا
آپ ﷺ یاد آئیں تو پھر یاد نہ آئے کوئی
غیر کی یاد میرے دل سے بھلائے رکھنا

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ پینل آف چیئرپرسنز کا اعلان کریں۔

پینل آف چیئرپرسنز

سیکرٹری جنرل: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز اراکین پر مشتمل پینل آف چیئرپرسنز نامزد فرمایا ہے۔

1۔ جناب سمیع اللہ خان، ایم پی اے : پی پی۔145
2۔ سید علی حیدر گیلانی، ایم پی اے : پی پی۔213
3۔ محترمہ راحیلہ خادم حسین، ایم پی اے: ڈبلیو۔304
4۔ جناب خرم خان ورک، ایم پی اے : پی پی۔48

شکریہ

حلف

نومنتخب اراکین اسمبلی کا حلف

جناب سپیکر: معزز اراکین! مجھے بتایا گیا ہے کہ دو نومنتخب اراکین حلف اٹھانے کے لئے ایوان میں موجود ہیں۔ ان سے استدعا ہے کہ حلف اٹھانے کے لئے اپنی نشستوں کے سامنے کھڑے ہو جائیں اور حلف لینے کے بعد حلف رجسٹر پر اپنے دستخط ثبت فرمادیں۔

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر نے نومنتخب اراکین صوبائی اسمبلی پنجاب جناب محمد عاطف، ایم پی اے پی پی۔133 اور محترمہ حمیدہ میاں، ایم پی اے ڈبلیو۔320 سے حلف لیا اور اراکین نے حلف رجسٹر پر اپنے دستخط ثبت فرمائے۔)

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ اس جانب دلاؤں گا کہ الیکشن کمیشن آف پاکستان کا ایک notification relating to this House ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ:۔

The constitution of Islamic Republic of Pakistan read with Section 104 of the Elections Act 2017 and all the other powers enabling it in that behalf, the Election Commission of Pakistan hereby notify following person as returned candidate to the seat reserved for women in the Provincial Assembly of Punjab, which fell vacant as result of election of Rabia Naseem Faruki as MNA on seat reserved for women in the National Assembly from Punjab Province. Subject to the final outcome of the case pending in the honorable Supreme Court of Pakistan.

جناب سپیکر! ابھی تک سپریم کورٹ کا فیصلہ نہیں آیا۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ This oath will become void ab initio کیونکہ اس میں آپ دیکھ لیں Till the subject to the final confirmation or decision of the Supreme Court آتا ہے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! Thank you very much to pointing it out آپ نے ایک اچھا نکتہ اٹھایا ہے۔ اگر کل کو کوئی otherwise حکم آجاتا ہے اور الیکشن کمیشن notify کر دیتا ہے تو The member who has been administered oath ہم نے تو ان کا as being a notified member oath لیا ہے۔ So a notified member has to be administered the oath . اگر کل کو سپریم کورٹ otherwise فیصلہ کر دے گی اور الیکشن کمیشن اس کی pursuance میں ایک نیا notification جاری کر دے گا We will act upon that.

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! This notification is subject to the decision of the Supreme Court اب جب تک سپریم کورٹ کا فیصلہ نہیں آتا اتنی دیر یہ oath نہیں ہو سکتا۔ آپ اس کو Misinterpret نہ کریں۔

جناب سپیکر: راناصاحب! I am clearly understood کہ آپ کا اس کی last line پر focus ہے جس میں لکھا ہے کہ:۔

Subject to final adjudication in Supreme Court; as long as notification of elected member in first three lines of that notification says that she has been returned as a returned candidate.

اور ساتھ subject to final notification میں ان کا right protect کر رہے ہیں جو سپریم کورٹ کے فیصلے کی صورت میں future میں آ سکتے ہیں۔ وہ جب آئیں گے تو ہم accordingly act کریں گے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میں جو گزارش کر رہا ہوں۔ آپ اس پر تھوڑا سوچیں کہ This is already an order issued by the Election Commission subject to the final decision اگر ان کا فیصلہ نہیں آیا تو till that time آپ اس کو hold کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: راناصاحب! I am using my discretion and reading it the way I feel it appropriate اور اس میں میں نے بڑا clearly کہا ہے۔ اگر کل کو سپریم کورٹ کا کوئی فیصلہ ان کی denotification کا باعث بنتا ہے اور الیکشن کمیشن اس کے تابع کوئی notification کرتا ہے تو We will act in accordance.

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! I cannot challenge your ruling as you have all the authority because you know the law better than me.I am still student of law. مگر میرا خیال ہے آپ اس کو misinterpret کر رہے ہیں you have to wait for the decision of the honorable Apex Court.

جناب سپیکر: دیکھیں میں یہی کہہ رہا ہوں کہ once someone will come as notified member from Election Commission اور وہ سپریم کورٹ کے فیصلہ کے outcome میں ہوتا ہے تو we will react accordingly

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! They have very clearly said, subject to the final confirmation اگر آپ اس کا انتظار کر لیں۔

جناب سپیکر: دیکھیں وہ اس صورت میں ہے اس نوٹیفکیشن کے دو حصے ہیں۔ pending adjudication کی بنیاد پر وہ ان کو notified کر رہے ہیں۔pending adjudication کی بنیاد پر کچھ لوگوں کی ممبر شپ suspend ہوئی ہے۔meanwhile they are notified یہ ممبر انہوں نے notified کئے ہیں in pursuance of that position جس میں کچھ ممبرز یہاں سے قومی اسمبلی میں چلے گئے ان کے نتیجے میں seats vacant ہوئیں اور وہ جو seats vacant ہوئیں وہ اس priority list کے مطابق تھی جن کے اوپر کوئی dispute نہیں ہے یہ in accordance آئی ہیں اور اگر کل کو سپریم کورٹ اس کے عدل میں کوئی further order pass کرتی ہے جس سے ان کی position effect ہو گی تو ہم accordingly react کریں گے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! I do not challenge your authority this was my duty as a legislator and then I have a right to move court also میں آرٹیکل 199 میں read کر سکتا ہوں مگر یہ I would not expect this unlawful act.

جناب سپیکر: Rana Sahib it is not unlawful act آپ کا نکتہ دلیل رکھتا ہے لیکن اس پر جو میں نے آپ کو interpretation بتائی ہے یہ correct ہے۔

جناب علی حیدر گیلانی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: I am trying to discourage this practice that before the Question Hour no Point of Order, because this was related to the exact subject for which we were in proceedings اسی نکتہ پر کوئی پوائنٹ آف آرڈر ہے تو آپ لے لیں otherwise after the Question Hour sir, thank you

سوالات

(محکمہ جات زراعت اور سکولز ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتے ہیں آج کے ایجنڈے پر زراعت اور سکولز ایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! منسٹر صاحب چھٹی پر ہیں۔

جناب سپیکر: He is here in the House جی، جناب امجد علی جاوید ہاؤس میں موجود ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 27 ہے جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب کو پڑھا ہوا تصوا کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر کے سکولز میں سہولیات کو پورا کرنے سے متعلق تفصیلات

***27: جناب امجد علی جاوید:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست کہ حکومت پنجاب نے گزشتہ سالوں کے بجٹ میں یہ فیصلہ کیا تھا کہ صوبہ بھر کے سکولز میں مسنگ فیسیلٹیز کو پورا کیا جائے گا؟

(ب) پی پی۔121 ٹوبہ ٹیک سنگھ میں چار دیواری کے بغیر سکولز کی تعداد کتنی ہے ان کی تفصیلات فراہم کی جائے؟

(ج) کیا حکومت ترجیحی بنیادوں پر ان سکولوں کی چار دیواری کی تعمیر کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا سکندر حیات):

(الف) درست ہے۔ 2008 میں حکومت پنجاب نے فیصلہ کیا کہ صوبہ بھر کے سرکاری سکولوں میں بنیادی سہولیات مہیا کی جائیں۔ اس حوالے سے PMIU-PESRP کے ذریعے ان تمام سکولوں کی نشان دہی کی گئی، جن میں بنیادی سہولیات مہیا نہیں تھیں۔ سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی کاوشوں سے تقریباً 99 فیصد سکولوں میں missing facilities مہیا کر دی گئیں ہیں۔ تاہم مالی وسائل کی کمی کے باعث ابھی بھی کچھ سکولوں میں missing facilities مہیا ہونا باقی ہے۔ حکومت کوشش کر رہی ہے کہ سکولوں میں missing facilities جلد سے جلد مہیا کر دی جائیں۔ 2023-24 کے اعداد و شمار کے مطابق پنجاب بھر کے سرکاری سکولوں میں missing facilities کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پی پی۔121 میں 08 سکولز بغیر چار دیواری کے ہیں اور 07 سکولز ایسے ہیں جن میں چار دیواری کی جزوی تعمیر کی ضرورت ہے تفصیل (Annex- B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ سکولز ایجوکیشن نے سالانہ ترقیاتی منصوبہ 2024-25 کے پہلے ڈرافٹ میں پنجاب بھر کے سرکاری سکولوں میں چار دیواری تعمیر کرنے کی تجویز شامل کی ہے۔ پلاننگ و ڈویلپمنٹ بورڈ کی جانب سے سالانہ ترقیاتی منصوبہ (2024-25) میں مذکورہ تجاویز کو شامل کرنے کے بعد ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ کو ہدایات جاری کر دی جائیں گی کہ وہ اس ضمن میں ترجیحات کا تعین کرے تاکہ محکمہ کی جانب سے مطلوبہ حصہ دیا جا سکے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں اپنے ضمنی سوال کی وضاحت کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ گزشتہ دور میں ملتان میں ایک incident ہوا اور اس incident کے نتیجے میں پولیس ایک مخبوط الحواس شخص کو پکڑ کر لے آئی اور یہ ویڈیو بہت وائرل ہوئی تھی اگر آپ نے بھی وہ

ویڈیو دیکھی ہو گی تو صورتحال کا اندازہ آپ اس سے لگا سکیں گے۔جناب سپیکر house in order کروائیں میں بڑی اہم بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: I would request to all the honourable members to be seated, please.

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! وہ ویڈیو بہت وائرل ہوئی تھی کہ ایک مخبوط الحواس شخص کو پولیس اٹھا کر لے آتی ہے اور اس کو بہت torture کیا جاتا ہے وہ ویڈیو وائرل ہونے کے بعد جب میڈیا پر آتی ہے تو پھر پولیس اس سے پیار کرنا شروع کرتی ہے اس کو نہلا دُھلا کر کپڑے پہنا کر ایس ایچ او کے کمرے میں لے کر آتے ہے تو وہ ڈرا سہما ہوا شخص اس وقت ایس ایچ او سے ایک سوال پوچھتا ہے وہ کہتا ہے پنجابی میں کہ اک گل پچھاں، ایس ایچ او کیندا پچھو، او کیندا مارو گے تے نیں، اے ملتان والے گیلانی صاحب بیٹھے نیں ایناں او صورتحال ویکھی ہونی اے تے اے، سر ٹوٹل theme اے۔میں منسٹر صاحب نوں سوال پچھاں اگر اے مارن نہ تے۔میرا جز(ب) میں ضمنی سوال ہے کہ پی پی۔121 ٹوبہ ٹیک سنگھ میں چار دیواری کے بغیر سکولز کی تعداد کتنی ہے۔جز الف میں ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے گزشتہ سالوں کے بجٹ میں یہ فیصلہ کیا تھا کہ صوبہ بھر کے سکولز میں missing facilities کو پورا کیا جائے گا اور جواب میں ہے کہ درست ہے کہ 2008 میں حکومت پنجاب نے فیصلہ کیا کہ صوبہ بھر کے سرکاری سکولوں میں بنیادی سہولیات مہیا کی جائیں اس حوالے سے PESRP PMIU- کے ذریعے ان تمام سکولوں کی نشان دہی کی گئی جن میں بنیادی سہولیات مہیا نہیں تھیں۔سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی کاوشوں سے تقریباً99 فیصد سکولوں میں missing facilities مہیا کر دی گئیں ہیں۔annexure یہ کہتا ہے میں اپنی بات نہیں کرتا میری تو رائے اس سے بھی otherwise ہے۔اب محکمہ یہ کہتا ہے کہ کُل سکول 48 ہزار 461 ہیں جن میں 99 فیصد سکولوں میں missing facilities مہیا کر دی گئیں اور اب ایک فیصد باقی بچتا ہے ایک فیصد دیکھا جائے تو یہ 480 سکول بنتے ہیں یہ محکمے کا اپنا جواب contradicted ہے یہ کہہ رہے ہیں کہ صرف 799 سکول میں missing facilities ہیں اب منسٹر صاحب یہ بتا دیں اس جواب کو درست مانوں یا غلط۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا سکندر حیات): جناب سپیکر Thank you very much! اور میں پہلے تو respond کرنا چاہوں گا امجد بھائی کہ پہلے سوال کو کہ میں کوئی تھانیدار نہیں ہوں this house is given me responsibility and honorable government to serve Punjab تو یہ جب مرضی آنا چاہیں جو سوال پوچھنا چاہیں، تھانیدار سے تعلیم کے منسٹر کو تشبیہ دینا مجھے وہ سمجھ نہیں آئی but come to the questions state away so there is جواب انہوں نے پڑھ دیا ہے۔ اس میں تین چار چیزیں جس پر ہم missing facilities کو factor کرتے ہیں which include electricity ایک factor ہے کہ سکول میں بجلی ہے یا نہیں ہے clean drinking water is number two factor پر ہے اور نمبر تین پر toilet facilities کہ وہاں پر washrooms ہیں یا نہیں ہیں and boundaries wall is number four and I am very grateful کہ امجد بھائی ماشاءاللہ سوالات کرتے ہیں اس سے ہماری تیاری اور انفارمیشن میں اضافہ ہوتا ہے تو انہوں نے جو figure کہا 99 کا I agreed with them کہ چاروں factors میں 99 فیصد facilities بہر کیف address نہیں ہیں جیسے انہوں نے کہا کہ 48 ہزار سکولوں کا اگر آپ 789 سکول سے کریں تو تقریباً دو فیصد بنے گی وہ 98 فیصد ہونا چاہئے تھا۔ because this is overall figures from all four factors اگر آپ for example toilet facility پر آجائیں تو وہ صرف 175 سکول ہیں۔ اسی طرح اگر آپ clean drinking water پر آجائیں تو وہ صرف 219 سکول ایسے ہیں جہاں یہ سہولت میسر نہیں ہے اور electricity کے بغیر 378 سکول ہیں۔ جب آپ ان کی mean average نکالیں تو that is close to one percent، اس کے accordingly ہم نے جواب جمع بھی کروادیا ہے اور اس کی ساری information share بھی کر دی ہے۔ And part B of the question میں ان کے حلقہ میں چار دیواری کے بغیر 8 سکولز ہیں جن میں سے سات ایسے سکولز ہیں جن کی چار دیواری partially بنی ہوئی ہے اور اس کی بھی ہم نے ساری detail مہیا کر دی ہے if there is anything else

I am here, Secretary sahib is here, the department is here for any more further questions.

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں مشکور ہوں کہ وزیر تعلیم نے اس چیز کو admit کر لیا کہ جواب as such درست نہیں ہے۔ میں جزو (ب) پر آتا ہوں۔۔۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا سکندر حیات): جناب سپیکر! I would like to repeat again جواب درست ہے۔ امجد بھائی! آپ ماشاء اللہ سمجھ دار ہیں اور اسی لئے آپ کو اللہ تعالیٰ نے اسمبلی میں بھیجا ہے but آپ نے صرف چار دیواری کی ٪789 بتائی۔ میں نے آپ کو بتایا کہ جب آپ toilet facility پر جائیں گے تو وہ 789 نہیں ہے بلکہ 175 ہے۔ جب drinking water پر جائیں گے وہ 800 نہیں 219 ہے۔ آپ 800 boundary wall بتا رہے ہیں تو باقی تین چاروں کی mean نکالیں گے it is close to 99 percent تو جواب درست ہے اور میں دوبارہ emphasize کر رہا ہوں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اگر منسٹر صاحب بضد ہیں تو میں دوبارہ سوال پڑھ دیتا ہوں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں امجد علی جاوید صاحب سے معذرت چاہتا ہوں لیکن جب سے یہ ہاؤس بنا ہے، آپ کی طرف سے اور اس Chair کی طرف سے اکثر و بیشتر یہ حکم دیا جاتا ہے کہ جس دن جس محکمہ کے متعلق سوالات ہوں گے تو کم از کم اس محکمہ کا سیکرٹری آفیشل گیلری میں موجود ہو گا۔

جناب سپیکر: نہیں، کم از کم کیوں by all means ہو گا۔ He has Assembly business

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میری منسٹر صاحب سے گزارش ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! کیا سیکرٹری صاحب تشریف نہیں رکھتے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا سکندر حیات): جناب سپیکر! Secretary schools is here. جی۔

جناب سپیکر: Is he in the gallery ?

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میرا نہیں خیال کہ وہ گیلری میں موجود ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا سکندر حیات): جناب سپیکر! He is raising the hand right over there

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! چونکہ سیکرٹری صاحب کو ہم جانتے نہیں ہیں اس لئے بہتر ہے کہ وہ فرنٹ سیٹ پر بیٹھا کریں تو ہم سب کو آسانی ہو جائے گی اور ہو سکتا ہے کہ وہ فرنٹ سیٹ پر بیٹھے ہوتے تو میں یہ پوائنٹ آف آرڈر ہی نہ کرتا۔

جناب سپیکر: جی، بالکل۔ آپ کی نظر پڑ جاتی۔ آپ کی مناسب بات ہے۔ شکریہ۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں نے تو پہلے ہی کہا ہے کہ میں اس جواب سے متفق نہیں ہوں۔ میں تو صرف ان کے جواب کی contradiction بتا رہا تھا کیونکہ میں اس جواب کی 99 فیصد والی بات سے agree نہیں ہوں لیکن میں ان کے سوال کی جو contradiction تھی وہ بتا رہا تھا۔ اگر میں اس پر آ جاؤں گا تو پھر لمبی بات چلے گی۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے گزشتہ سالوں کے بجٹ میں یہ فیصلہ کیا تھا کہ صوبہ بھر کے سکولز میں missing facilities میں کوئی specific نہیں کیا کہ facilities کو پورا کیا جائے تو انہوں نے کہا ہے کہ missing facilities 99٪ پوری کر دی گئی ہیں جبکہ میں نے جواب کی contradiction بتائی جسے انہوں نے تسلیم کر لیا۔ اگر منسٹر صاحب بضد ہیں تو بہر حال میں اس بات کو چھوڑتا ہوں وگرنہ میں ساری detail لے آؤں گا۔

جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی یہ گزارش کی ہے کہ کم از کم ہمیں ایک دن پہلے اگر یہ پتا چل جائے کہ صبح ہمارا یہ سوال ایجنڈے پر ہے تو اگلے دن ہم پورا ریکارڈ لے کر تیاری کر کے آئیں۔ اب ایک گھنٹہ اور 20 منٹ پہلے مجھے یہ سوال ملا ہے تو میں اس جواب کو اپنے حلقہ سے verify نہیں کر پا رہا تھا لیکن کچھ چیزیں میں verify کر پایا تو وہ میں ان کے notice میں لے آتا ہوں کہ محکمہ کیا جواب دے رہا ہے۔ جز (ب) میں ہے کہ پی پی۔121 میں 8 سکولز بغیر چار دیواری کے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے بانی پی ٹی آئی کے حق میں نعرہ بازی)

جناب سپیکر: Order in the House please, order in the House please جی، امجد صاحب!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں نے پوچھا ہے کہ پی پی۔121 ٹوبہ ٹیک سنگھ میں چار دیواری کے بغیر سکولز کی تعداد کتنی ہے اور ان کی تفصیلات فراہم کی جائیں۔ انہوں نے annex B دے دیا ہے جس میں لکھا ہے کہ 8 سکولز چار دیواری کے بغیر ہیں۔ اب یہ کوئی بہت لمبا چوڑا علاقہ نہیں ہے بلکہ چھوٹا سا حلقہ ہے تو میں انہیں دو سکولز point out کر دیتا ہوں جو اس جواب کے غلط ہونے پر مہر تصدیق ثبت کریں گے۔ چک نمبر 346.JB کا ایلیمنٹری سکول ہے جس کی چار دیواری نام کی کوئی چیز نہیں ہے لیکن جواب میں اس کا اندراج نہیں ہے۔ چک نمبر 382.JB۔۔۔

جناب سپیکر: امجد صاحب! ایک منٹ تشریف رکھیں۔ Order in the House please منسٹر صاحب! امجد صاحب کہہ رہے ہیں کہ اس جواب کے مندرجات غلط ہیں اور وہ ساتھ یہ بھی کہہ رہے ہیں کیونکہ پی پی۔121 ان کا حلقہ ہے اور تفصیل کے اندر آٹھ سکولز کا ذکر کیا گیا ہے۔ وہ یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ میں اس حلقے سے منتخب نمائندہ ہوں اور on the floor of the House میں یہ state کر رہا ہوں کہ اس سکول کی تفصیل میں وہ سکولز نہیں ہیں جو اس میں شامل ہونے چاہئیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا سکندر حیات): جناب سپیکر! میں دو گزارشات کروں گا کہ ہمارے functional schools میں موصوف ایم پی اے کے آٹھ سکولز ہیں وہ ہم نے identify کئے ہیں without boundary wall in consultation with the deputy, the CEO and the department اگر کوئی اور سکول یہ ایسا بتانا چاہتے ہیں اور with estimates کہ وہاں پر further انہیں بنانے کے لئے ہمیں کیا چاہئے جو کہ finance سے فنڈ۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، میرا خیال ہے کہ۔۔۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا سکندر حیات): جناب سپیکر! But I am coming to the point sir, so there were some schools جو کہ merge کئے گئے ہیں there are

some schools which are about 800 in number جو کہ non SNE schools ہیں تو ان کے یہ EMIs codes نہیں ہیں۔ اگر اس طرح کا کوئی ایک سکول جو merge ہوا مطلب یہ ہے کہ ایک محلے میں دو بن گئے جن میں ایک سکول چلتا رہنے دیا گیا اور وہاں بھی بچوں کی تعداد hundreds میں ہے تو اگر اس طرح کی کوئی نشاندہی because ان کی EMIs codes نہیں ہیں کیونکہ وہ non operational تھے یا نئی بلڈنگ بنی اور finance نے SNE نہیں دی یا پھر کسی نے donate کی یا پھر پرانا سکول تھا اسے اکٹھا کر دیا گیا تو اگر اس طرح کی کوئی علیٰحدہ سے نشان دہی ہے تو please ہمیں ضرور آگاہ کریں ہم اسے کریں گے but ان کی تعداد 3000 کے قریب ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! تشریف رکھیں۔ Fairly correct منسٹر صاحب کا کہنا ہے کہ اس کی categorization جن سکولز کے متعلق وہ بات کر رہے ہیں، اگر وہ اس کے اندر fall کرتے ہیں جو کہ ان کے زیر انتظام نہیں رہ گئے abandoned ہیں، وہ سکولز بند ہو گئے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سارے فسانے میں اس کا کوئی ذکر نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں جس سکول کا کہہ رہا ہوں اور مجھے اس بات کا پتا ہے کہ یہ کہنا چاہئے یا نہیں ۔ یہ functional schools ہیں جن میں ایک ہائی سکول ہے اور دوسرا ایلیمنٹری سکول ہے۔

جناب سپیکر: Your are making a statement دیکھیں میں اس practice کو آج for once & good ختم کرنا چاہ رہا ہوں you are making a statement that department has given and you are making the statement on the floor of the House, it has a very clear cut sanctity of breach of privilege

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! بالکل درست۔

جناب سپیکر: آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ آپ کے پاس وہ تفصیلات ہیں کہ یہ جواب غلط ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جی، بالکل۔

جناب سپیکر: Is this what you are saying?

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں نے جن سکولوں کا ذکر کیا ہے وہ اس جواب میں نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا سکندر حیات): جناب سپیکر! امجد صاحب نے یہ نہیں کہا کہ یہ جواب غلط ہے بلکہ انہوں نے یہ کہا کہ یہ آٹھ سکولز ہیں اور 9 ویں سکول کی میں نشاندہی کرنا چاہتا ہوں and as you said so merge school is one اگر کوئی functional ہے اور CEO نے وہاں پر تین ٹیچرز دے دیئے because building SNE اگر کوئی اس طرح کی بات ہے تو ہمیں ضرور دیں we would love to include it اگر آٹھ آ گئے ہیں تو ہمیں 9 لکھنے میں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اگر تو آپ کا مدعا صرف یہ ہے کہ آٹھ سکولز آ گئے ہیں اور 9 واں سکول کیوں نہیں آیا تو آپ expressly ہر سوال کے جواب میں کھڑے ہوتے ہیں اور آپ کا اس ہاؤس میں سب سے زیادہ بزنس آتا ہے and whenever you stand up آپ کہتے ہیں کہ یہ جواب غلط ہے۔ پہلے ایک موقع پر میں نے ایک انکوائری conduct کروائی جس میں آپ درست ثابت ہوئے جس پر ہم نے lenient approach لی کیونکہ question ایسا تھا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس کی بھی انکوائری کروالیں۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ کیا کہہ رہے ہیں کہ جواب غلط ہے یا اس سکول کو شامل کریں؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں یہ کہہ رہا ہوں کہ آٹھ سکولوں کا بتایا گیا ہے تو یہ اس سے زیادہ سکولز ہیں۔ میں صرف 2 specific schools کا بتا رہا ہوں کیونکہ ابھی میری یادداشت میں صرف یہ دو سکولز ہیں تو ایسے کئی سکول اور بھی نکل آئیں گے۔ میں نے یہ دو سکول point out کئے ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ ان سکولوں میں چار دیواری ہے۔ میں کہتا ہوں کہ نہیں ہے یہ کہتے ہیں کہ آٹھ سکولز ہیں اور میں کہہ رہا ہوں کہ آٹھ سے زائد سکولز ہیں۔ دو سکولز میں نے point out کر دیئے ہیں اور اگر اس کی تفصیل میں جائیں گے تو یہ اس سے بھی زیادہ نکل آئیں گے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا سکندر حیات): جناب سپیکر! Coming to the point انہوں نے یہ تسلیم کر لیا ہے کہ ہمارے آٹھ سکولوں کے اندر جو انہوں نے پوچھا کہ چار دیواری نہیں ہے which is correct answer. If he wants to, like I said اگر ان چار categories میں سے non SNE, merge schools, schools which are not operational, schools without teachers جہاں پر ہم نے ٹیچرز stop gap arrangement میں دیئے۔ ایک سکول سے اٹھا کر، دوسرے سکول سے اٹھا کر کیونکہ فنانس ڈیپارٹمنٹ نے sanction نہیں دی۔ اگر کوئی نواں سکول ہے تو پلیز ہمیں اس کی نشاندہی کریں we would love to include ہم تو چاہتے ہیں but this is a correct answer آپ ان سے پوچھیں کہ یہ آٹھ کے آٹھ سکولز correct answer ہیں there is a ninth one. I admit we are ready to make the correction اگر وہ نہیں ہیں تو وہ ہونے چاہئیں لیکن اس کے لئے ہم نے primarily summers کے تین مہینے مختص کئے ہیں کیونکہ 800 کے قریب سکولز ہیں جہاں پر بلڈنگز تیار ہیں لیکن انہیں چار سال، تین سال، سات سال سے اسی طرح سے چلایا جا رہا ہے کہ ایک ٹیچر بھیج دیا، دو ٹیچرز بھیج دیئے which is not the way وہاں پر پندرہ، پندرہ ٹیچرز چاہئیں۔ دوسرا یہ کہ جب یہ سکولز merge ہوئے تو انہیں merge تو کر دیا لیکن یہ نہیں سوچا گیا کہ دوسرے سکول کا کیا کرنا ہے۔ میں نے ایک تصویر آپ کے ساتھ بھی شیئر کی تھی جہاں سکول میں جانور بندھے ہوئے تھے۔ تیسرا یہ ہے کہ جہاں کوئی non-performing سکول ہے یا کہیں boundary wall نہیں ہے تو ہمیں بتائیں we would love to include یہ ہماری guidance کریں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں بار بار کہہ رہا ہوں کہ منسٹر صاحب جو بات کئے جا رہے ہیں اُن کا ذکر ہی نہیں ہے۔ میں functional schools کی بات کر رہا ہوں اور میرا مدعا یہ ہے کہ جب کوئی سوال کا جواب دیتا ہے اگر وہ یہ لکھ دیتا کہ "کچھ سکول" ہیں تو میں agitate نہ کرتا۔

جب انہوں نے آٹھ سکولز لکھے، ان کے نام دیئے تو اس لئے میں کہہ رہا ہوں کہ یہ غلط کہہ رہے ہیں ان آٹھ کے علاوہ بھی سکولز موجود ہیں۔ میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ یہ جواب غلط ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا سکندر حیات): جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ آپ ہاؤس کی ایک کمیٹی بنادیں اگر ان آٹھ سکولوں میں سے کسی میں boundary wall نہ ہو تو I will take the responsibility میں on the floor of the House categorically کہہ رہا ہوں کہ یہ جواب بالکل ٹھیک ہے۔ ہم نے information ٹھیک دی ہے اگر انہوں نے ایک اور سکول include کرانا ہے تو یہ ویسے مجھے حکم کریں اگر انہوں نے یہ معاملہ investigate کرانا ہے تو ہم وہ بھی کرانے کے لئے تیار ہیں۔ یہ بالکل درست جواب ہے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ رانا صاحب! اس میں جو آپ suggest کر رہے ہیں یہ بڑی appropriate بات ہے we take this question only as a case for inquiry اگر یہ establish ہو جاتا on some count کہ جو جواب دیا گیا ہے، جیسے اس میں کہا گیا ہے کہ آٹھ سکولز ہیں جو اس لسٹ میں موجود ہیں۔ Amjad Sahib as representative of his constituency وہ کہہ رہے ہیں کہ یہ آٹھ سکولز سے زیادہ ہیں۔ امجد صاحب! آپ کتنے سکولز اور کہہ رہے ہیں؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں نے دو سکولز تو point out کر دیئے ہیں میرا خیال ہے کہ اس سے بھی زائد ہوں گے۔

جناب سپیکر: تو پھر ہم to put this case at rest for all times to come کیونکہ every member who stands up with his question وہ کہتا ہے کہ جواب غلط دیا گیا ہے۔ So I am forming a Committee of the House comprising on Minister for Parliamentary Affairs, Opposition Leader and all Heads of the Parliamentary Parties. They will enquire into the matter اگر دیا گیا یہ جواب غلط ہو جاتا ہے then we will proceed accordingly کہ

this is breach of privilege and departmental head will be responsible for that.

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا سکندر حیات): ٹھیک ہے سر absolutely

جناب سپیکر: امجد صاحب! کیا آپ مطمئن ہیں؟ کیونکہ آپ ہر سوال کے جواب میں یہ کہتے ہیں کہ جواب غلط ہے۔ Minister sahib has suggested it rightly and Minister for Education will be part of that Committee.

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! بالکل ٹھیک ہو گیا ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا سکندر حیات): جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں نے آپ کو تین دن پہلے ایک humble submission کی تھی because a lot of Parliamentarian have similar question آپ دیکھیں کہ میرے پاس اتنے سوالات کے کاغذ ہیں جو ہم waste کر رہے ہیں۔ We are putting up with your permission for the first time to LEDs by the front gate جہاں ہم نے ہر ایم پی اے کے حلقے کے سکولز map کر دیئے ہیں کہ اُن میں کتنے ٹیچرز ہیں، کیا facilities ہیں، اُن میں missing facilities ہیں یا نہیں ہیں they will just come and check all of that تاکہ اُن سوالات پر ہمارا وقت ضائع نہ ہو۔ یہ پہلی دفعہ تاریخ میں ہو گا کہ بجٹ سیشن آ رہا ہے تو سب ممبران کو پتا ہو کہ کس سکول میں بلڈنگ چاہئے بجائے اس کے کہ کوئی آ گیا اور ہم نے سفارش سے لکھ دیا۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! یہ جو آپ کر رہے ہیں this is a very commendable effort لیکن this is a very serious subject جس پر ہم پہلے بات کر رہے ہیں۔ I would expect from you کہ آپ اس میں total impartiality کے ساتھ exact fact set کریں گے۔ The question is being replied with wrong answers then it is a very serious concern.

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا سکندر حیات): جناب سپیکر! I will check again

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، اعجاز شفیع صاحب!

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! اس میں لکھا ہے کہ missing facilities 99 percent. یہ باؤنڈری وال یا ٹائلٹ نہیں یہاں پر تو المیہ یہ ہے کہ dangers building declare کی ہوئی ہیں۔ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو ایکسیئن بلڈنگ نے، میں صرف تحصیل خانپور کی بات کر رہا ہوں کہ وہاں 55 سکولز ہیں جو 18۔اگست 2023 میں۔۔۔

جناب سپیکر: اعجاز شفیع صاحب! یہ آپ کا fresh question بنتا ہے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! میری بات تو سنیں۔ یہ 55 سکولز تو صرف ایک تحصیل میں ہیں اور یہ گرلز سکولز ہیں اور بوائز 15 ہیں۔ How can it possible کہ یہ 99 percent ساری چیزیں ہو گئی ہیں؟ یہ جواب بالکل غلط ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح ہمارا استحقاق مجروح ہوتا ہے۔ ڈیپارٹمنٹ کے کلرک بیٹھ کر سوالوں کے جواب تیار کر دیتے ہیں۔ ان سوالوں کو نہ سیکرٹری پڑھتے ہیں، نہ اُن کو دوسرے افسران پڑھتے ہیں۔ آپ میرے پاس یہ لسٹ دیکھ لیں میں اس لسٹ کو منسٹر صاحب کو دے دیتا ہوں۔ 55 سکولز ہیں جن کو بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ نے اُن کی بلڈنگ کو dangerous declare کیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا سکندر حیات): جناب سپیکر! میں محترم اعجاز شفیع صاحب سے بہت جونیئر ہوں لیکن میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ہزاروں buildings جو dangerous declare ہوئیں اُس پر اگر یہ question جمع کراتے تو ہم ضرور اس کا جواب لکھتے۔ یہ سوال missing facilities کا ہے اور جیسا کہ میں نے بتایا کہ electricity, drinking water, toilet facility and boundary wall یہ چار indicators ہیں then sadly I have come to the point کہ انہی کے بنائے ہوئے پانچ سالوں کے یہ چار indicators ہیں ہم تو ابھی آئے ہیں۔ اگر اس پر اعتراض ہے تو kindly اسے revise کریں۔ I would request again کہ جو بلڈنگ dangerous declare ہوئی ہیں prior we are re excessive them لیکن اس کا مطلب

یہ نہیں ہے کہ وہاں سکول نہیں چل رہا ہے یا صاف پانی نہیں مل رہا یا وہاں باؤنڈری وال موجود نہیں ہے یا وہاں ٹائلٹس نہیں ہیں۔ یہ چار indicators ہیں جو میں نے آتے ہی بتائے ہیں اگر یہ پڑھ لیتے تو شاید انہیں سوال کرنے کی ضرورت نہ پڑتی۔

جناب سپیکر: اعجاز شفیع صاحب! آپ کا نکتہ بڑا وزن والا ہے آپ اس پر ایک fresh question جمع کرا دیں۔ Minister sahib won't be in a position other than this وہ آپ کو کہیں کہ ہمارے missing facilities کے یہ چار پیمانے ہیں۔ اگر dangerous buildings کی بات ہے تو یہ آپ کا fresh question بنتا ہے آپ ضرور کریں پھر منسٹر صاحب اس کا جواب دیں گے۔ آپ کو یہ سوال جمع کرانا چاہئے کیونکہ یہ آپ کا جائز سوال ہے۔ اگلا سوال جناب سید رفعت محمود صاحب کا ہے۔

سید رفعت محمود: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 42 ہے اور اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

جہلم حلقہ پی پی۔24 میں پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*42: **سید رفعت محمود:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔24 ضلع جہلم میں محکمہ سکول کے کتنے پرائمری، مڈل اور ہائی سکول کہاں کہاں پر ہیں ان سکولوں میں کل کتنا ٹیچنگ سٹاف ہے کتنی منظور شدہ اسامیاں ہیں اور ان میں کتنی پُر اور کتنی کب سے خالی ہیں؟

(ب) ان سکولز میں درجہ چہارم کی کتنی منظور شدہ اسامیاں ہیں ان میں کتنی پُر ہیں اور کتنی کب سے خالی ہیں اور درجہ چہارم کا کل کتنا سٹاف ہے ان کے نام کیٹیگری وار بتائیں؟

(ج) پچھلے دو سالوں کے دوران کتنے سکولوں کو اپ گریڈ کیا گیا نیز جن سکولوں کو اپ گریڈ کیا گیا ان سکولوں میں کون کون سی مسنگ فسیلیٹیز ہیں تفصیل سکولز وار بتائی جائے۔

(د) مذکورہ پی پی میں کن کن سکولوں کی بلڈنگ ضروریات کے مطابق ہیں اور کتنے سکولوں میں ضرورت کے مطابق نہیں ہیں ان کی مکمل تفصیل بتائی جائے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا سکندر حیات):

(الف) جہلم حلقہ پی پی۔24 ضلع میں محکمہ سکولز ایجوکیشن کے 161 پرائمری، 36 مِڈل اور 71 ہائی سکولز ہیں۔ ان سکولوں میں ٹیچنگ سٹاف کی کل منظور شدہ اسامیاں 2510، ان میں پُر اسامیاں 1683 اور خالی اسامیاں 827 ہیں۔ ان سکولوں کی دیگر تفصیلات (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) ان سکولوں میں درجہ چہارم کی منظور شدہ اسامیاں 553، پُر اسامیاں 410 اور خالی اسامیاں 143 ہیں۔ ملازمین کے نام اور جب سے اسامیاں خالی ہیں اُن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پچھلے دو سالوں کے دوران 4 سکولوں کو اپ گریڈ کیا گیا نیز ان سکولوں میں مِسنگ فسلیٹیز کی تفصیل سکولز وار (Annex-C) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول ٹبہ راجگان اور گورنمنٹ پرائمری سکول جھنگ چک کی SNE کی منظوری کے لئے محکمہ خزانہ کو خط ارسال کیا جا چکا ہے جس کا تاحال جواب موصول نہ ہوا ہے۔

(د) مذکورہ پی پی میں جن سکولوں کی عمارات ضروریات کے مطابق ہیں اور جن سکولوں میں ضرورت کے مطابق نہیں ہیں ان کی مکمل تفصیل (Annex-D) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید رفعت محمود: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ جزو (الف) میں جہلم کے اندر میرے حلقے میں جو سکولز پرائمری اور مڈل ہیں ان کی بات کی گئی ہے کہ ان میں سٹاف کی کافی اسامیاں خالی پڑی ہیں۔ میرے حلقے میں مائیں اپنے بچوں کو سکولز بھیجنے کے لئے صبح 4 بجے اٹھتی ہیں کیونکہ شہروں میں سکولز ہیں اُن میں ٹیچنگ سٹاف ہی نہیں ہے۔ جو بھی گورنمنٹ سکول ہیں اُن میں ٹیچنگ سٹاف ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: رفعت صاحب! آپ کا سوال آ گیا ہے۔ منسٹر صاحب! اُن کا کہنا یہ ہے کہ آپ خود کہہ رہے ہیں کہ 827 اسامیاں خالی ہیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن(رانا سکندر حیات): جناب سپیکر! I would like to let the honourable House know کہ پچھلے چھ سالوں میں سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں ایک سنگل ٹیچر بھی recruit نہیں کیا گیا۔ آپ یہ بتائیں کہ اگر چھ سالوں میں recruitment ہی نہیں ہوئی تو ہم teacher shortage کیسے address کرتے But coming to the point sir, I also want to assure the House that rationalization was only done once by honorable Mian Mujtaba Shuja ur Rehman. I would like to praise him here as Education minister ستر ہ سال پہلے، تو جہاں سیٹیں خالی ہیں وہ ہمیشہ بتا دیا جاتا ہے جہاں ٹیچرز زیادہ ہیں وہ کبھی نہیں بتایا جاتا so after 17 years we are also going to do the rationalization and then after that we will see the vacant seats and do the hiring on those seats in coming summer.

جناب سپیکر: سید رفعت محمود صاحب!وہ کہہ رہے ہیں کہ آپ کے حلقہ میں یا ضلع جہلم میں sanctioned اسامیوں میں 827 سیٹیں خالی ہیں تو وہ یہ کہہ رہے ہیں یہ ایک سال یا تین مہینے کا نہیں بلکہ 6 سال کا عرصہ ہے۔

سید رفعت محمود: جناب سپیکر! دیکھیں، پچھلے تین سال میں PDM کی حکومت بھی رہی۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اس بحث سے نکلیں، ایک سیکنڈ، میں آپ کو روک رہا ہوں، منسٹر صاحبان بھی اور آپ بھی سن لیں کہ Question Hour عوام کے مسائل کا حل ہے اس میں ہم political accusations میں نہ جائیں کہ کس نے 6 سال میں کیا کیا، میں منسٹر صاحب کو بھی اور آپ کو بھی refrain کروں گا، سوال یہ ہے کہ 827 اسامیاں خالی ہیں اور وزیر صاحب کہہ رہے ہیں کہ ہم سال کے آخر تک پُر کر لیں گے۔

سید رفعت محمود: جناب سپیکر! کیا وزیر صاحب یہ وعدہ کرتے ہیں کہ یہ خالی اسامیاں اس سال کے آخر تک ان شاء اللہ تعالیٰ پُر ہو جائیں گی؟

جناب سپیکر: جی، honorable Minister صاحب! آپ assurance دیتے ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا سکندر حیات): جناب سپیکر! اس وقت total 1 لاکھ 12 ہزار اسامیاں خالی ہیں جس میں پہلے 15 سے 20 ہزار اسامیاں rationalization کے through address ہوں گی۔ جیسا کہ آپ نے دیکھا کہ ایک ایم پی اے کے حلقے میں 71 ہائی سکولز ہیں against fifteen and seventeen اس کا مطلب ہے کہ ہر یونین کونسل میں 3 سے 4 ہائی سکولز ہیں لیکن ایسے ہائی سکولز بھی ہیں جہاں پر 100 سٹوڈنٹس ہیں اور ہائی سکول بنا ہوا ہے تو ان شاءاللہ ہم rationalization سے صرف ان کا ہی نہیں بلکہ پورے پنجاب کا shortage کا مسئلہ اس summer میں address کرنے جا رہے ہیں اور یہی چیف منسٹر صاحبہ کا ویژن ہے۔

جناب اسد عباس: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی!

جناب اسد عباس: جناب سپیکر! میرا تعلق حلقہ PP-18 راولپنڈی سے ہے میری پانچ یونین کونسل ایسی ہیں جس میں بچیوں کے لئے ہائی سکول تو کیا مڈل سکول بھی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: Sir this would amount to a fresh question

جناب اسد عباس: جناب سپیکر! منسٹر صاحب کہہ رہے تھے کہ 71، 71 سکولز ہر یونین کونسل میں موجود ہیں تو میرے حلقے میں سکول ہی نہیں ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، ایسے نہیں۔ this would amount to a fresh question. سید رفعت محمود صاحب! آپ کا اسی سوال پر کوئی اور ضمنی سوال ہے؟ I have to take care of so many questions

سید رفعت محمود: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، Thank you اگلا سوال نمبر 61 محترمہ راحیلہ خادم حسین!

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 61 ہے اور سوال پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ اس کا جواب موصول نہیں ہوا تو میرا honorable Minister صاحب سے بس اتنا سا

کہنا ہے کہ simple سا question ہے کہ PP-150 اور PP-151 لاہور میں پرائمری سکولز کتنے ہیں اور مجھے کہا گیا ہے کہ اس کا جواب ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے موصول نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: جی، آپ نے یہ سوال کب جمع کروایا ہے؟

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میں نے یہ سوال 5 مارچ کو جمع کرایا تھا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! this is very alarming.

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا سکندر حیات): جناب سپیکر! we have the answer here مجھے نہیں پتا کہ اسمبلی نے کیوں نہیں دیا۔ آپ کہتے ہیں تو میں جواب پڑھ کر سنا دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا سکندر حیات): جناب سپیکر! PP-150 اور PP-151 لاہور میں پرائمری سکول کتنے ہیں یونین کونسل وائز تفصیل فراہم کی جائے۔ جواب ہے کہ حلقہ PP-150 اور PP-151 میں گورنمنٹ پرائمری سکولوں کی تعداد 28 ہے UC-128 میں ایک ہے، UC-129 میں دو ہیں UC-130 میں دو، UC-134 میں 1، UC-163 میں 1، UC-137 میں 1، UC-174 میں 3، UC-175 میں 1، UC-176 میں 4، UC-177 میں 2، UC-178 میں 3، UC-179 میں 5۔۔۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! یہ جواب کہاں سے پڑھ رہے ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا سکندر حیات): جناب سپیکر! ہم اس کا جواب submit کر چکے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! I really appreciate that as minister you have that answer but why it is not available? Your department should be vigilant enough to bring the copy back to the assembly sir.

MINISTER FOR SCHOOLS EDUCATION (Rana Sikandar Hayat): Sir, we have submitted it to the assembly that's where I got this answer to.

MR SPEAKER: My staff is saying it is not here.

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا سکندر حیات): جناب سپیکر! مجھے آج صبح وہیں سے ملے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ جواب آپ کو ہماری اسمبلی سیکرٹریٹ سے ملا ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا سکندر حیات): جناب سپیکر! جو questions frame ہوئے ہیں ان میں سے ملا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: The answer you have is, is it given to you by our assembly secretariat or your department?

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا سکندر حیات): جناب سپیکر! No Sir, these all documents which I have here the questions and answers all are given by the assembly secretariat جو میرا اسٹاف ہے

MR SPEAKER: That is your secretariat giving it to minister but your department is not caring for the assembly at all.

MINISTER FOR SCHOOLS EDUCATION (Rana Sikandar Hayat): No sir....

MR SPEAKER: I am sitting without an answer, sir your department is not caring.

پہلے جواب پر آپ کو ایک honorable member contradict کر رہے ہیں۔ and your department is taking things very lightly. I have to take the statement of the honorable member very seriously as he is making the statement on the floor of the House, he says that the answer is not correct sir and secondly, my secretariat is putting it here that we don't have the answers. It is listed here sir.

MINISTER FOR SCHOOLS EDUCATION (Rana Sikandar Hayat): Sir I categorically listed all the Union Councils....

MR SPEAKER: That is not good enough.

MINISTER FOR SCHOOLS EDUCATION (Rana Sikandar Hayat): Actually sir there are three parts...

MR SPEAKER: Sir you please do make this part of your inquiry when you hold it, ask your secretary that how come he is not submitting the reply in time to the Assembly Secretariat. He could be taken for a serious breach of privilege.

MINISTER FOR SCHOOLS EDUCATION (Rana Sikandar Hayat): Sir I will again have the same stance....

MR SPEAKER: Please do make this part of that inquiry which would be headed by the Minister for Parliamentary Affairs sir. Do make it part of that inquiry whether this answer has been submitted to the Assembly or not.

MINISTER FOR SCHOOLS EDUCATION (Rana Sikandar Hayat) : That the other two parts asked again by honourable member; we have the answers.

MR SPEAKER: Unless the mover has that answer written in her hand how she can consume that information which you are giving abruptly. Make this part of the inquiry.

جی، جناب امجد علی جاوید! آپ کا سوال نمبر 82 ہے sorry I missed it آپ لے لیں۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میرا next question no.281 کا جواب موصول نہیں ہوا۔ آپ یہ دونوں questions pend کر دیں اور اس کا written answer ہاؤس کے اندر آنا چاہئے۔ than ہم اس پر کوئی supplementary question کر سکیں گے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! دیکھیں کہ the member puts his hard work، آپ نے محنت کی اور آپ جواب لے کر آئے you have taken your time leaving your constituents ہزاروں کی تعداد میں لوگ آپ کے پیچھے پھر رہے ہیں from your busy schedule, you have taken time آپ اس ہاؤس میں آئیں it has a certain seriousness in the conduct اور ممبر نے محنت کی سوال دیا۔ یہ سارے لوگ بیٹھے ہیں 5 مارچ کا سوال گیا ہوا ہے۔ and the department is not bothered to submit it is supposed to come in certain time which the rules suggest

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا سکندر حیات): جناب سپیکر! I would like again to request through my مجھے یہ سارے questions بھی اور answers بھی اسمبلی سیکرٹریٹ نے دیئے staff that is available here ہم نے پھر اس پر آج 6 گھنٹے میٹنگ کی then we came to the House.

جناب سپیکر: چلیں! Let's make it part of the inquiry

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا سکندر حیات): جناب سپیکر! اس part کا answer بھی ہے honorable member needs the second answer.

جناب سپیکر: محترمہ راحیلہ خادم حسین کے سوال نمبر 61 اور سوال نمبر 281 کے جوابات نہیں آئے لہٰذا ان سوالوں کو pend کیا جاتا ہے۔ منسٹر صاحب! میں آپ کو رولز کا پیپر بھیج رہا ہوں they are to be submitted, well before 48 گھنٹے پہلے ہماری اسمبلی سیکرٹریٹ میں پہنچیں، ممبرز کی محنت اور ساری اسمبلی کی محنت رائیگاں نہیں جانی چاہئے۔ mention in the rules جو ہیں کہ and no departmental head should be left at his whims whether to answer or not answer

MINISTER FOR SCHOOLS EDUCATION (Rana Sikandar Hayat): Thank you Sir, I have been very vigilant and I have the reply.

MR SPEAKER: You have to ensure this, as minister in charge you are answerable to these members.

جی، جناب امجد علی جاوید!

جناب امجد علی جاوید: میرا question no.29 صرف نظر ہو گیا ہے آپ آگے چلے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کا کون سا سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 29 ہے محترمہ راحیلہ خادم حسین کا سوال میرے سوال کے بعد تھا۔

جناب سپیکر: سید رفعت محمود صاحب کے سوال کے بعد جو آپ کا سوال ہے اس کا نمبر کیا ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 29 ہے۔

جناب سپیکر: جی!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ سوال چونکہ پچھلی مرتبہ بھی ایجنڈے پر آیا تھا اور اسی سوال پر بحث ہوئی تھی تو میں منسٹر صاحب کا شکریہ بھی ادا کرنا چاہتا ہوں اور ان کی تحسین بھی کرنا چاہتا ہوں کہ اس دن جو point raise ہوا تھا کہ یہ جو ریوڑیاں دوبارہ ٹیچروں کو بانٹ رہے ہیں اور اب ایک لاٹ جو ہمارے پاس بے روزگاروں کی ہے تو اس lot کو address کریں۔ اب انہوں نے جو نئی پالیسی دی ہے اس میں انہوں نے اس کو address کیا ہے تو میں اس پالیسی پر ان کی تحسین کرنا چاہتا ہوں اور ساتھ اس میں ایک مزید suggestion منسٹر صاحب کو دینا چاہوں گا اور میں نے سیکرٹری صاحب سے request گوش گزار کی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جناب امجد علی جاوید! آپ ضمنی سوال پوچھیں، suggestion نہ کریں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے ضمنی سوال پر آتا ہوں کیونکہ یہ اسی سوال کے جواب میں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ان کو چیمبر میں مل لیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! ٹھیک ہو گیا۔

جناب سپیکر: امجد علی جاوید صاحب! آپ ضمنی سوال پوچھیں suggestions نہ دیں I have so many business to take care of آپ اُن کو chamber میں جا کر مل لیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! ٹھیک ہو گیا۔

جناب سپیکر: امجد علی جاوید صاحب اگلا سوال آپ کا ہی ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جی۔

جناب سپیکر: آپ اپنا سوال نمبر بول دیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 29 ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: انصاف آفٹر نون سکولز میں سٹاف کی بھرتی اور تنخواہوں کی ادائیگی کے طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

***29: جناب امجد علی جاوید:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) انصاف آفٹر نون سکولز کے تحت ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کتنا سٹاف بھرتی کیا گیا سکول وار تفصیلات فراہم کی جائیں؟

(ب) مذکورہ بالا سکولوں میں اساتذہ کی بھرتی کا طریق کار کیا تھا اس کے لئے کیا تعلیم کا معیار اور میرٹ مقرر کیا گیا تھا کیا تمام بھرتیاں مقرر کردہ میرٹ کے مطابق کی گئیں؟

(ج) انصاف آفٹر نون سکول قائم کرنے کے لئے کیا طریق کار اور معیار مقرر کیا گیا تھا؟

(د) مذکورہ بالا سکولز میں بھرتی ہونے والے سٹاف کے لئے کتنی تنخواہ مقرر کی گئی تھی کیا یہ تنخواہ بذریعہ بنک یا چیک ادا کی جاتی تھی یا نقد کیش کی صورت میں ادا کی جاتی تھی اس میں ہونے والی بے ضابطگیوں کے تدارک اور روک تھام کے لئے کیا نظام اپنایا گیا تھا اس کی تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا سکندر حیات):

(الف) انصاف آفٹر نون سکولز پروگرام کے تحت ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں 970 سٹاف ممبران بھرتی کئے گئے۔ یہ بھرتی شدہ سٹاف 223 سکولوں میں کام کر رہے ہیں۔ جس کی سکول وار تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

محکمہ سکول ایجوکیشن کے جاری کردہ لیٹر مورخہ 12.11.2021 کے تحت آفٹر نون سکولز پروگرام میں اساتذہ کی بھرتی کے لئے تعلیم کا معیار اور میرٹ مقرر کیا گیا تھا۔ جس کے مطابق مرد اساتذہ کی بھرتی کے لئے عمر کی حد 20 سال سے 50 سال اور خواتین اساتذہ کے لئے 20 سال سے 55 سال مقرر کی گئی تھی۔

مزید برآں اساتذہ کی تعلیم کی حد انٹرمیڈیٹ مقرر کی گئی تھی۔ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں اساتذہ کی بھرتیاں محکمہ سکول ایجوکیشن کے مقرر کردہ میرٹ و پالیسی کے تحت کی گئی ہیں۔ اساتذہ کی بھرتی کے لئے مقرر کردہ میرٹ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	تعلیمی قابلیت	مارکس
1۔	ایس ایس سی	55 مارکس (سائنس اور آرٹس)
2۔	ایچ ایس ایس سی	15 مارکس (FA/ICS/F.SC/I.COM)
3۔	گریجویشن	15 مارکس
4۔	ماسٹر (آنرز)	25 مارکس
5۔	انٹرویو	5 مارکس

آفٹر نون سکولوں میں اساتذہ کی بھرتی کے طریق کار کی مزید تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ شام کی کلاسز کے لئے اسی سکول کے اساتذہ کو ترجیح دی جائے گی۔

2۔ اسی سکول سے اساتذہ کی کمی / عدم دستیابی کی صورت میں قریبی سکولوں کے خواہش مند اساتذہ کی خدمات حاصل کی جائیں گی۔

3۔ متعلقہ سکول کے اساتذہ کی عدم رضامندی کا سرٹیفکیٹ لازمی حاصل کیا جائے گا۔

4۔ اُسی یا قریبی دونوں سکولوں سے اساتذہ کی عدم دستیابی کی صورت میں متعلقہ سکول کی سکول کونسل کی منظوری کے بعد پرائیویٹ اساتذہ کو بھرتی کیا جا سکتا ہے۔

5۔ ہیڈ ٹیچرز بھی شام کے اوقات میں پڑھانے کے ذمہ دار ہونگے۔

(ج) آفٹر نون سکولز قائم کرنے کے لئے سرکاری پرائمری سکولوں کو ایلیمنٹری سطح پر اپ گریڈ کیا جاتا ہے۔ جس کے طریق کار اور معیار کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ انصاف آفٹر نون سکولز پروگرام کے تحت بوائز پرائمری سکولوں میں (جو میونسپل حدود میں آتے ہیں) گریڈ 4 اور 5 میں طلبا کی تعداد 20 جبکہ گرلز پرائمری سکولوں میں بچیوں کی تعداد 15 ہونی چاہئے۔

2۔ اپ گریڈ ہونے والے ایلیمنٹری سکول کا نزدیک ترین ایلیمنٹری سکول سے فاصلہ 1 کلومیٹر ہونا چاہئے۔

3۔ متعلقہ چیف ایگزیکٹو آفیسر (ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹی) AEOs, DY-DEOs and DEOs کی سفارشات کی بنیاد پر آفٹر نون سکولوں کی اپ گریڈیشن کے لئے محکمہ سکول ایجوکیشن کو بھیجے گا جو سکول انفارمیشن سسٹم (SIS) کے ذریعے نوٹیفکیشن کی منظوری جاری کرتا ہے۔

(د) انصاف آفٹر نون سکولوں میں بھرتی ہونے والے سٹاف کا ماہانہ اعزازیہ محکمہ سکول ایجوکیشن کے مراسلہ نمبر SO(SNE) UP-Gradation/ 2021(1ASP) مورخہ 12.11.2021 کے تحت مقرر کیا گیا ہے۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ ہیڈ ٹیچر مبلغ -/18000 روپے ماہوار

2۔ ٹیچر مبلغ -/15000 روپے ماہوار

3۔ معاون سٹاف مبلغ -/7000 روپے ماہوار

یہ اعزازیہ ڈسٹرکٹ اکاؤنٹ آفس سے بل پاس کروانے کے بعد بنک ایڈوائس کے ذریعے متعلقہ سکول کونسل / این ایس بی کے بنک اکاؤنٹ میں منتقل کر دیا جاتا ہے۔ جو بعد میں متعلقہ سکول کے سربراہان اپنے سٹاف کو بذریعہ کراس چیک ادائیگی کرتے ہیں۔ متعلقہ سکول سربراہ ادائیگی کا قبض الوصول مرتب کرتا ہے۔ تاکہ کوئی سُقم باقی نہ رہے۔ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کسی بھی قسم کی ادائیگی کے حوالے سے بے ضابطگی کی شکایت سامنے نہ آئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال کے جزو(ب) میں پوچھا تھا کہ مذکورہ بالا سکولوں میں اساتذہ کی بھرتی کا طریق کار کیا تھا اس کے لئے کیا تعلیم کا معیار اور میرٹ مقرر کیا گیا تھا، کیا تمام بھرتیاں مقرر کردہ میرٹ کے مطابق کی گئیں؟ جزو(ب) کا محکمہ جواب دیتا ہے۔۔

(اذان عصر)

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال کے جز(ب) میں محکمہ یہ کہہ رہا ہے کہ محکمہ سکول ایجوکیشن کے جاری کردہ لیٹر مورخہ 12.11.2021 کے تحت آفٹر نون سکولز پروگرام میں اساتذہ کی بھرتی کے لئے تعلیم کا معیار اور میرٹ مقرر کیا گیا تھا۔ جس کے مطابق مرد اساتذہ کی بھرتی کے لئے عمر کی حد 20 سال سے 50 سال اور خواتین اساتذہ کے لئے 20 سال سے 55 سال مقرر کی گئی تھی۔ مزید برآں اساتذہ کی تعلیم کی حد انٹرمیڈیٹ مقرر کی گئی تھی۔ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں اساتذہ کی بھرتی محکمہ سکول ایجوکیشن کے مقرر کردہ میرٹ و پالیسی کے تحت کی گئی ہے۔ اساتذہ کی بھرتی کے لئے مقرر کردہ میرٹ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ایس ایس سی کے 55 نمبر ہیں۔ ایچ ایس ایس سی کے 15 نمبر ہیں۔ گریجویشن 15 نمبر ہیں۔ ماسٹر (آنر) کے 25 نمبر ہیں۔ اس میں میرا پہلا تو سوال یہ ہے کہ کیا سرکاری سکولوں میں intermediate پاس کوئی ٹیچر بھرتی ہو سکتا ہے؟ دوسرا جو معیار ہے، جو میرٹ پالیسی ہے اُس میں 55 نمبر ہیں باقی 45 نمبر والے تو ہے ہی نہیں تو یہ معیار کیسے مقرر ہو گا، یہ اُس معیار پر کیسے پورے اُتریں گے اس کے بارے میں منسٹر صاحب بتادیں؟

جناب سپیکر: جناب امجد علی آپ کے سوال کو میں نہیں سمجھ پایا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! پہلے House in order کروادیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا سکندر حیات): جناب سپیکر! Sir, I actually under stood the question, with your permission انہوں نے بالکل صحیح کہا 2021 میں ایک پالیسی بنائی گئی کہ آفٹر نون سکولز پروگرام جس میں primarily تقریباً 6300 کے قریب ایسے سکولز ہیں جو infrastructure کے بغیر pilot رانا مشہود صاحب نے کیا for implementation مراد اس صاحب

کے ٹائم پر آئی I agree with this point of view کہ اس میں جو نمبر ماسٹرز کے رکھے گئے وہ صرف 25 ہیں، گریجویشن کے 15 ہیں اور intermediate کے جو graduates ہیں they are not equipped enough to give quality education, education may be yes تو ہم اس criteria کو جیسے انہوں نے کہا we have almost revised it اور ساتھ ہی ساتھ خالی یہی روائز نہیں کیا، یہ بھی ظلم ہو رہا تھا کہ اُن ٹیچرز کو 15 ہزار، 14 ہزار روپے pay دی جا رہی تھی جو آئین پاکستان اور گورنمنٹ کی پالیسیز کے against ہیں minimum wages thirty two thousand تو ہم وہ بھی revise کر کے کم از کم 32 ہزار روپے پر لے جا رہے ہیں اور qualification criteria بھی revise کر کے minimum bachelor and then preference to master and their professional experience as well.

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! شکریہ۔ جی، جناب امجد علی جاوید!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے بات کو admit کر لیا ٹھیک ہے لیکن میرا اس میں سوال یہ ہے کہ اس میں intermediate کو آپ نے پڑھانے کی اجازت دی ہے اب یہ بھی ختم کرنے جا رہے ہیں یا یہ شق موجود رہے گی کہ انٹرلیول کے لوگ آپ ٹیچر رکھ لیں گے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا سکندر حیات): جناب سپیکر! Sir, what I understood from the Question, because schools are closed sir اب summers آ گئیں ہمیں charge لئے ہوئے تقریباً 90 دن ہوئے ہیں تو معزز ممبر بھی یہی کہہ رہے ہیں کہ ہم نے پالیسی کو revise کیا ہے یا نہیں کیا we vacated all of these and like I said I agree with his point of view کہ یہ زیادتی ہے انٹرمیڈیٹ کے بچوں کو ویسے ہی پڑھانے کے لئے اور for students who are in grade eight hire کرنا زیادتی ہے so we assure that ان شاء اللہ جو ہماری پالیسی ہے وہ دیکھیں گے he will agree with it اور وہ minimum criteria سارے fulfill کر دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، جناب امجد علی جاوید! منسٹر صاحب اس بھرتی کے طریق کار کو تبدیل کرنے کی بات کر رہے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! ٹھیک ہو گیا وہ پالیسی revise ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: So this satisfied your question

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس سوال کے جزو نمبر 5 پر کہا گیا ہے کہ ہیڈ ٹیچرز بھی شام کے اوقات میں پڑھانے کے ذمہ دار ہونگے۔ میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں ان کے پاس کوئی ایسی مثال موجود ہے، ریکارڈ موجود ہے کہ جہاں ہیڈ ٹیچر شام کو ان آفٹر نون سکولوں میں پڑھاتے ہیں؟ یہ سارا بوگس کام ہو تا رہا ہے ہماری اس کام سے جان چھڑائیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا سکندر حیات): جناب سپیکر! اس point of view سے بھی partially میں agree کرتا ہوں کہ آفٹر نون سکولز میں کئی جگہ enrollment جس طرح کہ ہم نے we are the first government الحمدللہ جنہوں نے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں وہ reforms کیں جس طرح ہماری fake enrollment تھی کوئی ڈیپارٹمنٹ اپنے سٹوڈنٹس نہیں بتاتا ہم نے قریباً 15 لاکھ سٹوڈنٹس fake identify کئے ہیں۔ ہم کسی سے جھوٹ نہیں بولنا چاہتے اور اسی طرح we are making sure جس طرح انہوں نے کہا اس میں تین طرح کے criteria ہیں اگر جو سکولز ہیں ان کے ٹیچر شام کو پڑھانا چاہیں that is one دوسرا ہیڈ ٹیچرز اس لئے کہ اُن سکولز کے کئی اساتذہ ایسے ہیں جو اُن گاؤں کے رہنے والے تھے لیکن وہ پڑھاتے شہر میں ہیں تو اُنہیں بھی option دی گئی کہ اگر آپ شام کو فارغ ہیں اور سکول ٹیچرز کہتے ہیں کہ ہم نہیں پڑھانا چاہتے آپ پڑھالیں and then if nobody else تو اگلا جس طرح میں نے آپ سے ذکر کیا کہ 18 ہزار کے عوض ہیڈ ٹیچر 15 ہزار کے عوض نارمل ٹیچر which I think is a joke with the quality education that we want to give. تو ہم دونوں کو ہی address کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب آپ اس میں جو معزز ممبر جناب امجد علی جاوید suggest کر رہے ہیں اور جو سوال پوچھ رہے ہیں اس سے آپ in agreement ہیں آپ اس پوری پالیسی کو review کر رہے ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا سکندر حیات): جناب سپیکر! جی، in agreement ہیں اور review کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ یہ بڑا alarming figure دے رہے ہیں کہ 15 لاکھ fake enrollments تھیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا سکندر حیات): جناب سپیکر! اس سے بھی زیادہ ہیں لیکن میں آپ کو یہ safe figure دے رہا ہوں standing on the floor of the House تو ایک کروڑ 19 لاکھ بچوں میں تقریباً 15 لاکھ بچے پچھلے چار سالوں میں fake enrollment show کی گئی وہ data regime کو بڑا important سمجھتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ data cleansing میں ہم نے یہ بھی دیکھا کہ میٹرک کے اندر چھ، سات، آٹھ سال کے بچے پڑھ رہے ہیں اور کچی کلاس کے اندر ہزاروں کی تعداد میں 20,22 سال کے بچے پڑھ رہے ہیں اب آپ خود بتائیں کہ یہ possible ہو سکتا ہے؟ so we have corrected that اور ان شاءاللہ وہ ساری چیزیں like I said with your permission and with your assistance پہلی دفعہ ہم پبلک کرنے جا رہے ہیں. to all MPA's from across all parties.

جناب سپیکر: جی، جناب امجد علی جاوید!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں ہاؤس کو apprise کرنا چاہتا ہوں کہ یہ سوال پہلے بھی اس وجہ سے pend ہوا تھا کہ میں نے اس وقت agitate کیا تھا کہ یہ schools ghost ہیں۔ اس سکول میں جن بچوں کے against پیسے لئے جا رہے ہیں وہ بچے اس سکول میں موجود ہی نہیں ہیں اور منسٹر صاحب نے آج میری اس بات کو admit کر لیا ہے اسی بنیاد پر یہ سوال pend ہوا تھا تو میں ان کا مشکور ہوں کہ انہوں نے اس چیز کو دیکھا ہے تاکہ سرکار کا جو کروڑوں اور اربوں روپیہ جا رہا تھا اس کو بچانے کے لئے یہ آئندہ اس حوالے سے کوئی لائحہ عمل بنائیں۔ میرا جو تیسرا سوال تھا وہ بھی انہوں نے in advance لے لیا ہے کہ یہ جو معاوضہ 18 ہزار، 15 ہزار اور 7 ہزار روپے تھا اس حوالے سے بھی منسٹر صاحب نے کہہ دیا ہے تو میں چاہوں کہ آئندہ کم از کم اس طرح نہ ہو۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ اگلا سوال بھی جناب امجد علی جاوید کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 82 ہے اور اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب میں ادب اور کھیل میں پرائیویٹ و پبلک سیکٹر کو شامل کرنے سے متعلقہ تفصیلات

***82: جناب امجد علی جاوید:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مسلم لیگ (ن) کے سابقہ دور حکومت میں تعلیمی اداروں میں ہم نصابی اور غیر نصابی سرگرمیوں کو فروغ دینے کے لئے سکول کی سطح سے پنجاب کی سطح تک ادبی اور کھیلوں کے سالانہ مقابلہ جات کا انعقاد شروع کیا گیا تھا جس میں پرائیویٹ اور پبلک سیکٹر کے تمام سکول کالجز شامل ہوتے تھے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا یہ ادب اور کھیل کے فروغ کا سلسلہ جاری ہے یا ختم کر دیا گیا ہے؟

(ج) اگر ختم کر دیا گیا ہے تو اس کی وجوہات بیان کی جائیں اگر جاری ہے تو کیا اس کی روح کے مطابق پرائیویٹ اور پبلک سیکٹر کے تمام اداروں کو اس میں شامل کیا جاتا ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائی جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا سکندر حیات):

(الف) درست ہے مسلم لیگ (ن) کے سابقہ دور حکومت میں تعلیمی اداروں میں ہم نصابی اور غیر نصابی سرگرمیوں کو فروغ دینے کے لئے سکول کی سطح تک ادبی اور کھیلوں کے سالانہ مقابلہ جات کا انعقاد شروع کیا گیا تھا جس میں پرائیوٹ اور پبلک سیکٹر کے تمام سکولز شامل ہوئے تھے۔ متعلقہ خطوط کی کاپیاں (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) تمام پرائیویٹ اور پبلک سیکٹر سکولوں میں ادب اور کھیل کے فروغ کا سلسلہ جاری ہے۔ متعلقہ خطوط کی کاپی (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تمام پرائیویٹ اور پبلک سیکٹر سکولوں میں ادب اور کھیل کے فروغ کا سلسلہ جاری ہے ہم نصابی اور غیر نصابی سرگرمیوں کو فروغ دینے کے لئے سالانہ مقابلہ جات کا انعقاد کیا جاتا ہے جس میں پرائیویٹ اور پبلک سیکٹر سکولز حصہ لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز(الف) میں پوچھا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ مسلم لیگ (ن) کے سابقہ دور حکومت میں تعلیمی اداروں میں ہم نصابی اور غیر نصابی سرگرمیوں کو فروغ دینے کے لئے سکول کی سطح سے پنجاب کی سطح تک ادبی اور کھیلوں کے سالانہ مقابلہ جات کا انعقاد شروع کیا گیا تھا، جس میں پرائیویٹ اور پبلک سیکٹر کے تمام سکول کالجز شامل ہوتے تھے اور اس کے جواب میں انہوں نے کہا ہے کہ یہ درست ہے اور انہوں نے میری بات مان لی ہے۔ میں نے اپنے سوال کے جز(ب) میں پوچھا تھا کہ اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا یہ ادب اور کھیل کے فروغ کا سلسلہ جاری ہے یا ختم کر دیا گیا ہے؟ اس کے جواب میں یہ کہتے ہیں کہ تمام پرائیویٹ اور پبلک سیکٹر سکولوں میں ادب اور کھیل کے فروغ کا سلسلہ جاری ہے تو یہ کہیں بھی کھیلوں کا سلسلہ جاری نہیں ہے بلکہ یہ صرف کاغذوں میں جاری ہے اور اس میں پرائیویٹ سکول تو بالکل بھی شامل نہیں ہیں۔ انہوں نے جو مجھے annexure دیا ہے یہ 17-2016 کا ہے اور اس جواب میں ایک 2023 کا لیٹر شامل کر دیا گیا ہے، یہ جواب سرکاری سکولوں کے لئے ہے، یہ پرائیویٹ سکولوں کے لئے نہیں ہے اور میرا تو سوال ہی پرائیویٹ سکولوں کے حوالے سے تھا کیونکہ سرکاری سکولوں میں تو یہ آنکھوں میں مٹی ڈالتے ہیں لیکن پرائیویٹ سکولوں میں میاں شہباز شریف صاحب کے دور میں 2013 سے 2018 تک جب یہ کام ہو رہا تھا تو پوری دنیا کو نظر آ رہا تھا اور اس کے بعد یہ بند ہو گیا میرا سوال اٹھانے کا مقصد یہ ہے کہ غلطی کو مان لیں اور جو پہلے ہو گیا سو ہو گیا اس کو بھول جائیں اور آگے سے اس کام کو شروع کریں، اگر یہ مانیں گے ہی نہیں تو پھر شروع کیسے کریں گے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا سکندر حیات): جناب سپیکر! I would like to request because this is floor of the House تو کئی چیزیں ایسی ہوتی ہیں جن پر صرف outgoing government کو blame نہیں کرنا چاہئے۔ تین سال اس ملک میں ہی نہیں بلکہ پوری دنیا میں ایسے آئے کہ جب پوری دنیا کو کورونا کی وجہ سے بند کرنا پڑا اور جب تک ہماری 2018 تک گورنمنٹ تھی میں نے سب چیک کئے ہے، آپ کو پتا ہے کہ 2019 تک مختلف قسم کے یوتھ فیسٹیول کروائے گئے اور پنجاب کو awards بھی دیئے گئے۔ 20-2019 اور 2021 میں تین سالوں میں سے دو سال تک کورونا کی وجہ سے schools کو بند کرنا پڑا ہے اور اس کے بعد گورنمنٹ کی طرف سے یہ پابندی لگائی گئی کہ due to Covid-19 اس طرح کی outdoor activities نہ کی جائیں پھر جب سکولز شروع کئے گئے وہ بھی alternate days پر شروع کئے گئے لیکن جو معزز ممبر کا point of view ہے وہ بالکل ٹھیک ہے کیونکہ ہم اس فیز سے باہر آچکے ہیں تو ہمیں اسے address کرنا چاہئے تو جو ہمارا سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ ہے جیسا کہ انہوں نے ابھی بتایا ہے کہ we are in the process of making our first sports and co-curricular policy also because جب تک سکولز میں سپورٹس ہوتی تھیں، ہماری قومی ہاکی ٹیم بھی الحمدللہ میڈلز لے کر آتی تھی ہمارے squash players بھی تھے اور ہماری کبڈی کی ٹیم بھی کھیل رہی تھی تو ہمیں اس چیز کو ضرور دیکھنا چاہئے کہ پچھلی گورنمنٹ کا گناہ ضرور ہے لیکن کورونا کی وجہ سے پوری دنیا ہی بند ہوئی ہے اور ان وجوہات کی بنا پر ان activities کے حوالے سے بھی substantially issue ہوا لیکن ہم الحمدللہ اس حوالے سے پہلی سپورٹس اور co-curricular policy لے کر آرہے ہیں which will address the basic concerns کہ سکول میں سپورٹس اور co-curricular policy ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر: امجد صاحب! میرا خیال ہے کہ minister sahib has provided a very comprehensive answer.

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب محمد زاہد اسماعیل کا ہے،وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال نمبر 111 کو dispose of کیا جاتا ہے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر!وہ نماز پڑھنے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: اگر وہ یہاں پر آئے ہیں اور اس وقت نماز پڑھنے گئے ہوئے ہیں تو میں ان کے سوالات نمبر 111 اور 113 کو pend کرتا ہوں۔اگلا سوال جناب محمد ندیم قریشی کا ہے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر!وہ بھی نماز پڑھنے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: وہ اس وقت نماز پڑھنے گئے ہوئے ہیں تو میں ان کے سوال نمبر 143 کو pend کرتا ہوں۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال نمبر 171 کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال سردار محمد اویس دریشک کا ہے،سوال نمبر بولیں۔

سردار محمد اویس دریشک: جناب سپیکر!میرا سوال نمبر 197 ہے اور اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

روجھان:پی پی۔296 کی یونین کونسل عمر کوٹ ودیگر میں بوائز اور گرلز سکول بنانے سے متعلق تفصیلات

*197: **سردار محمد اویس دریشک:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل روجھان کی یونین کونسل عمر کوٹ موضع چک لادھ کی بستی ارشاد خان مزاری، بستی حاجی واقف دین خان مزاری پی پی 296 جس میں لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے کوئی پرائمری سکول نہ بنایا گیا ہے جس کی وجہ سے ہر سال سینکڑوں بچے تعلیم حاصل کرنے سے محروم ہیں؟

(ب) کیا حکومت اس یونین کونسل میں پرائمری بوائے اور گرلز سکول بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا سکندر حیات):

(الف) درُست ہے۔ تحصیل روجھان کی یونین کونسل عمر کوٹ، موضع چک لادھ کی بستی ارشاد خاں مزاری اور بستی حاجی واقف دین خان مزاری میں لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے کوئی پرائمری سکول نہ ہے۔ تاہم عمر کوٹ موضع چک لادھ کی دونوں بستیاں جن میں بستی ارشاد خان مزاری اور بستی حاجی واقف دین خان مزاری کے نزدیکی واقع بستی ستار بخش خان مزاری جس کا فاصلہ (تقریباً ایک کلومیٹر) ہے ۔ اس میں جماعت پنجم تک کے لڑکوں اور لڑکیوں کی تعلیم کے حصول کے لئے ایک ایک نان فارمل سکول قائم کیا گیا ہے اور اس کے علاوہ ان بستیوں کے قریبی واقع گورنمنٹ مدارس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول کوٹ بہرام (فاصلہ تقریباً 03 کلومیٹر)۔

2۔ گورنمنٹ مڈل سکول بستی پنجاب (فاصلہ تقریباً 04 کلومیٹر)۔

3۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول زاہد آباد (فاصلہ 02 کلومیٹر)۔

4۔ گورنمنٹ مڈل سکول قدرت آباد (فاصلہ 03 کلومیٹر)۔

(ب) اس ضمن میں CEO (DEA) راجن پور سے مذکورہ بستیوں میں پرائمری سکولوں کے قیام کے حوالے سے فزیبیلٹی رپورٹ طلب کی گئی۔ CEO (DEA) کی جانب سے موصول شدہ رپورٹ کے مطابق ان بستیوں میں کم آبادی اور زمین کی عدم دستیابی کے باعث پرائمری سکولوں کا قیام عمل میں نہیں لایا جاسکتا۔ تاہم مذکورہ آبادیوں کے قریب ترین گورنمنٹ سکولز موجود ہیں جن کی تفصیل جواب جز (الف) میں دے دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار محمد اویس دریشک: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز (الف) اور جز (ب) میں پوچھا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ تحصیل روجھان کی یونین کونسل عمر کوٹ موضع چک لادھ کی بستی ارشاد خان مزاری، بستی حاجی واقف دین خان مزاری پی پی 296 جس میں لڑکوں اور لڑکیوں کے

لئے کوئی پرائمری سکول نہ بنایا گیا ہے جس کی وجہ سے ہر سال سینکڑوں بچے تعلیم حاصل کرنے سے محروم ہیں اور کیا حکومت اس یونین کونسل میں پرائمری بوائز اور گرلز سکول بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا سکندر حیات): جناب سپیکر! I would like to اگر ہم پنجاب کے demographics and geography wise دیکھیں تو سنٹرل پنجاب کو دیکھتے ہوئے criteria بنایا جاتا ہے تو ان کی بات بجا ہے، چکوال، اٹک اور جنوبی پنجاب کے کچھ اضلاع ایسے ہیں، جہاں پر 4 کلومیٹر کا سفر طے کرنا 40 کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے برابر ہے۔ ہم نے چاروں سکولز جن کا فاصلہ آبادیوں سے گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول کوٹ بہرام فاصلہ تقریباً 3 کلومیٹر، گورنمنٹ مڈل سکول بستی پنجاب فاصلہ تقریباً 4 کلومیٹر، گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول زاہد آباد فاصلہ 2 کلومیٹر اور گورنمنٹ مڈل سکول قدرت آباد فاصلہ 3 کلومیٹر ہے but however ہمارا یہ بھی ماننا ہے کہ ہمارا پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن اور ایک PEEMA ادارہ بنا ہوا ہے جو کہ remote areas میں ایجوکیشن کی needs کو address کرتا ہے اور ان اداروں کو گورنمنٹ فنڈز مہیا کرتی ہے۔ میں معزز ممبر کو یہ on the behalf of the School Education Department آفر دینا چاہوں گا کہ اگر وہاں پر facility ہے تو وہاں پر پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کا ادارہ ان کے ساتھ مل کر سکول بنانے کو تیار ہے۔

جناب سپیکر: جی، سردار صاحب!

سردار محمد اویس دریشک: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میرا سوال دینے کا صرف یہی مقصد ہے کہ وہاں پر تعلیم کا حصول ممکن ہو سکے مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ یہاں میرے سوال کے جواب کے آخر میں لکھا ہوا ہے اور زمین کی عدم دستیابی کے باعث پرائمری سکولوں کا قیام عمل میں نہیں لایا جا سکتا تو اگر ہم ان کو زمین مہیا کر دیں تو will it be possible کہ ہمیں وہاں پر سکول کی بلڈنگ بنا دی جائے؟ رانا صاحب ہمارے honourable colleague ہیں انہوں نے کہا ہے کہ ہم پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے ذریعے سکول بنا دیتے ہیں تو initially ہمیں

پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے ساتھ منسلک کر دیں اور اگر یہ اس بات سے agree کرتے ہیں کہ ہم اگر ان کو زمین مہیا کر دیں تو یہ ہمیں وہاں پر سکول کی بلڈنگ بنا دیں۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا سکندر حیات): جناب سپیکر! I will sit with the honorable member اگر یہ زمین مہیا کریں تو ہم ان کو appreciate بھی کریں گے اور I will do my best کہ ہم Finance Department سے وہ case mutually approve بھی کروائیں but اگر وہ possible نہ ہوا تو meantime emergency میں I can commit اور سردار صاحب نے یہ بہت اہم چیز identify کی ہے کہ تعلیم ہر جگہ پہنچنی چاہئے I assure him کہ ہم PEF,PEEMA and SED کے ساتھ مل کر ان کے پاس معیاری تعلیم پہنچائیں گے that is my commitment.

جناب سپیکر: جی، سردار صاحب!

سردار محمد اویس دریشک: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں اس سلسلے میں رانا صاحب کو خود ان کے آفس جا کر مل لوں گا اور مزید اس حوالے سے کوئی بات ہو گی تو وہ میں ان کے آفس میں جا کر discuss کر لوں گا۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ اگلا سوال جناب بابر حسین عابد کا ہے۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال نمبر 206 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب بلال یامین کا ہے، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 209 ہے اور اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

مری میں 2018 تا 2023 تک سکولوں کی بندش اور اجراء سے متعلق تفصیلات

***209: جناب محمد بلال یامین:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سال 19-2018، تا 23-2022 میں ضلع مری میں کتنے سکول بند کئے گئے ان کے نام اور بقیہ تفصیل مکمل بتائی جائے؟

(ب) یہ بھی بتایا جائے کہ ضلع مری میں نئے سکولوں کے اجراء کی کیا پالیسی ہے؟

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! میرا سوال گیا ہوا ہے لیکن ابھی تک اس کا جواب موصول نہیں ہوا ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! یہ دیکھیں کہ یہ سوال 18 اپریل سے گیا ہوا ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا سکندر حیات): جناب سپیکر! میری گزارش ہوگی کہ یہ سوال مجھے نہ سیکرٹریٹ اور نہ ہی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوا ہے بلکہ آپ نے جو ابھی اس سے پہلے نام لیا ہے I have all the files with the written names تو ان کا سوال بھی مجھ تک نہیں پہنچا ہے اور جناب بلال یامین کا سوال بھی میرے تک نہیں پہنچا ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! پھر یہ تو آپ کے ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ایک بہت criminal act ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا سکندر حیات): جناب سپیکر! میں اس حوالے سے گزارش کروں گا کہ ہم اس معاملے کو jointly دیکھ لیں کیونکہ اگر انہوں نے 13 سوال دے دیئے ہیں تو وہ 15 سوال بھی ضرور دیں۔ میں نے یہاں آنے سے پہلے ڈیپارٹمنٹ سے check کیا ہے اور میں CEOs اور Deputies سے خود personally بات کی They are still here in the assembly انہیں بھی بلایا تاکہ اگر کوئی verification چاہئے ہو تو ہم وہیں بیٹھ سکیں۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ check کریں کہ سوال کی تاریخ وصولی 20۔مارچ کی ہے۔ اسمبلی سیکرٹریٹ یہ سوال 18 تاریخ کو آپ کے محکمے کو بھیج چکا ہے۔

Now, this is on our record. So, our Assembly Secretariat has sent you onwards on 18th of April which was under the rules ہم نے آپ کو بھیجنا تھا۔اب آپ 18۔اپریل سے لے کر time count کر لیں۔ we are sitting in the month of June now and the answer has not been given.

MINISTER FOR SCHOOLS EDUCATION (Rana Sikandar Hayat): Like I said sir, I was not even informed about the question. So, we will have to verify it sir....

MR SPEAKER: Rana Sahib this is criminal act on the part of your department.

MINISTER FOR SCHOOLS EDUCATION (Rana Sikandar Hayat): I absolutely agreed but we will also have to figure out that is the department is at fault here or not and my humble submission is.....

MR SPEAKER: You please kindly look into this matter. We don't sit here just idly with a very serious question. It has to be taken on آپ کا ڈیپارٹمنٹ آپ تک نہیں بھیج رہا

MINISTER FOR SCHOOLS EDUCATION (Rana Sikandar Hayat): Sir, I will make sure and identify them.

MR SPEAKER: House needs a written report on this matter.

MINISTER FOR SCHOOLS EDUCATION (Rana Sikandar Hayat): Right sir, and I humbly submit before the honorable Speaker, since the day I have an office and here in the Assembly also so I double check with them also. They also came and said they didn't get any question from the Assembly Secretariat rather these thirteen questions only.

MR SPEAKER: It's on our record, it has been sent on 18th of April.

MINISTER FOR SCHOOLS EDUCATION (Rana Sikandar Hayat): Right sir, I will check it again.

MR SPEAKER: We are taking a very serious exception on this.

MINISTER FOR SCHOOLS EDUCATION (Rana Sikandar Hayat): Right sir.

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، بلال صاحب!

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! میں بار بار سیکرٹری صاحب کے دفتر گیا اور ان سے ملا بھی۔ جہاں تک منسٹر صاحب کی بات ہے، ہم ان کے مختلف جوابوں سے مطمئن ہیں لیکن ان کے محکمے پر بہت افسوس ہے نہ ان کے سیکرٹری صاحب اور نہ ہی ان کے سیکرٹریٹ کے آفیسرز کسی ایم پی اے سے ملنا پسند کرتے ہیں بلکہ ممبران کو ملے بغیر ہی واپس بھیج دیا جاتا ہے۔ منسٹر صاحب سے گزارش ہو گی کہ ان کی ساری محنت رائگاں جا رہی ہے۔ پلیز اپنے محکمے کو ensure کریں کہ سیکرٹری صاحبان ہمیں اتنا سا وقت دے دیں، منسٹر صاحب available ہوتے ہیں لیکن سیکرٹری صاحبان available نہیں ہوتے۔

جناب سپیکر: بلال صاحب! آپ کو اندازہ ہے کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں۔

MR SPEAKER: As an elected representative of your constituency, you went to the department secretary, but he did not even have the courtesy to call you back.

MR MUHAMMAD BILAL YAMIN: No sir. For last one month I have visited secretary office more than ten times. Minister Sahib is very kind and he is always available.

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اگر آپ کے سیکرٹری صاحبان کا معزز اراکین کے ساتھ یہ رویہ ہے تو پھر۔۔۔

MINISTER FOR SCHOOLS EDUCATION (Rana Sikandar Hayat): Mr Speaker! I will assure the House and I will personally look into this matter.

MR SPEAKER: Less said is batter said.

MINISTER FOR SCHOOLS EDUCATION (Rana Sikandar Hayat): I would also like to reiterate like Bilal bhai said that I am available throughout till midnight for all the honorable members.

MR SPEAKER: You being the government, you are available and the person who is responsible as departmental head, he is not available for the elected representatives.

MINISTER FOR SCHOOLS EDUCATION (Rana Sikandar Hayat): Secretary is available sir, I also want to submit that he was in London for ten days but if there is any issue like this I will make sure to resolve this matter.

MR SPEAKER: If that is the case then it is okay. He says it is more than a month.

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! میں نے آج بھی سیکرٹری صاحب کو WhatsApp کیا ہے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! معزز ممبر جناب بلال یامین نے very specific point پر question کیا ہے This is not a breach of privilege for that member, this is a breach of privilege of the whole House. You have the inherent powers under the Rules of Procedure.

You should immediately accept this Privilege Motion against that concerned secretary. He should know that he is a public servant and we are public representatives. There is a difference between a servant and a representative. A person like Bilal sahib has noted this. I think this is for the betterment of the House and running this House in a graceful manner that you should make it a point. I appreciate this young man is doing well, but what is that going to help us? In my questions in 417 and 418, they have given the wrong replies. So this is a very important turning point. You should accept it and form a committee. I should be there also to prove that and if I am unable to prove, I should also be punished. If a respectable member has raised a very pertinent question اگر آپ اپنے ممبر کی عزت نہیں کروائیں گے تو there is no use of having this House.

جناب سپیکر: رانا صاحب! بہت شکریہ۔ آپ نے جو بات کہی ہے frankly speaking بلال صاحب نے جو بات کی ہے This is actually bothering us. If elected representative keeps banging on the door of a government official for thirty days but he does not even have the courtesy to call him back to address the constituent's problem. As Minister for Education he knows that the first and foremost duty for the elected members is to address the problems of their constituents. If an honourable member of this House approaches a government functionary and he does not responds back, this is a very alarming situation and I will take it as a breach of privilege.

MINISTER FOR SCHOOLS EDUCATION (Rana Sikandar Hayat): I would also like to say that I reiterate it again, but I also believe in what you say, and the honorable members. As far as my concern, I am available for them as Rana Sahib said, even till midnight. But this issue has been brought to my notice only today. I will sit with him, and I will sit with the honorable Leader of the Opposition as well and I will stand with the House that this is happening and I could be an MPA as well. We will sit and resolve this matter.

MR SPEAKER: I take your assurance, and this House takes your assurance. Please correct the state of affairs. They are in very bad shape as rightly pointed out by Bilal Sahib, otherwise we will be forced to take the Privilege Motion to the Privilege Committee.

MINISTER FOR SCHOOLS EDUCATION (Rana Sikandar Hayat): Right sir.

MR SPEAKER: I will convert this question into the Privilege Motion.

جی، محترمہ عظمیٰ کاردار صاحبہ!

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میرا سوال نمبر 216 ہے لیکن میرے خیال میں اس کا تو جواب بھی موصول نہیں ہوا۔

MR SPEAKER: Now, what should I say? The answer is not there even after passage of months and months Rana Sahib.

MINISTER FOR SCHOOLS EDUCATION (Rana Sikandar Hayat): Sir, I have actually seen the answer myself.

MR SPEAKER: Now, Question Hour time is coming to an end and I am constrained here.

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

جناب آفتاب احمد خان: ایک ایک سوال پر آدھا آدھا گھنٹہ لگ رہا ہے ہمارے سوالات کو should be taken as read نہیں بلکہ انہیں pend کریں۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! پلیز آپ تشریف رکھیں۔ We have dealt with almost 14 questions today اور میں نے کوشش کی ہے کہ جتنی سرعت سے ایک سوال کو نکال سکیں لیکن اگر اس میں اتنے heinous issues اٹھیں گے جس میں breach of privileges کے سوالات آ جائیں گے جس میں wrong submitted answers کے issues آ جائیں گے تو what else we could do them رانا صاحب! Before concluding with the proceedings of the Question Hour, almost 4 questions have been pointed out that their answers have wrongly submitted. There is a list of questions جن کے جوابات کے لئے ہم کئی مہینوں سے منتظر ہیں واپس نہیں آ رہے this is very sorry state of affairs ہم نے اس کی سات ممبران پر مشتمل کمیٹی constitute کی ہے اس کی پروسیڈنگ جو بھی next sitting ہو گی and probably it is in just couple of days اس میں آپ اس کی رپورٹ submit کریں گے for the perusal of the House. I am taking this as a breach of privilege and referring it to the Committee and the Secretary has to appear himself.

MINISTER FOR SCHOOLS EDUCATION (Rana Sikandar Hayat): Mr Speaker! I will make sure..

جناب سپیکر: رانا صاحب! دیکھیں کہ اب اس کی تکلیف کیا ہو گی؟ جتنے سوالات ہیں ہمیں ان پر پھر سے محنت کرنا پڑے گی all these question have to come again on agenda and it will be a litany of questions اور ہم پانچ سال کی اسمبلی پوری کر کے جا رہے ہوں گے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا سکندر حیات): جناب سپیکر! I would just like to submit humbly کہ محترمہ عظمیٰ کاردار کے سوال کا جواب میرے پاس موجود ہے اور میں تیاری کر کے آیا ہوں۔

But I don't know why it is not submitted to the Assembly Secretariat like what you have said. It is very concerning for me also.

جناب سپیکر: This is negligence on the part of your department. I really appreciate the way you have conducted the proceeding today. آپ کو پتا ہے کہ میں fair آدمی ہوں۔ آپ نے بڑی خندہ پیشانی سے سوالات کے جوابات دیئے ہیں۔ یہ ایک بڑا جمہوری رویہ ہے۔

It is much appreciated but what your department has done that is not bearable. Therefore I am sending Bilal Yamen's Question to the Committee.

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا سکندر حیات): جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ I am so grateful.

جناب سپیکر: باقی سارے سوالات pend کئے جاتے ہیں۔ We are not disposing them of.

سید علی حیدر گیلانی: جناب سپیکر! میں Point of Order پر ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سید علی حیدر گیلانی: جناب سپیکر! آپ نے مجھے بات کرنے کے لئے وقت دیا ہے اور میں اس پر آپ کا بہت شکر گزار ہوں۔ پچھلی حکومت میں ساؤتھ پنجاب کے عوام کے مسائل کو cater کرنے کے لئے ایک South Punjab Secretariat کا اعلان کیا گیا تھا حالانکہ یہ ہماری demand نہیں تھی بلکہ ہماری demand تو ایک الگ صوبے کے قیام کی تھی۔ بہر حال ایک فعال Secretariat کا قائم ہونا بہت اچھا ہے۔ It is a step forward. لیکن اس موجودہ حکومت نے پچھلے ہفتے ACS سے لے کر تمام Secretaries کے عہدے dissolved کر دیئے ہیں اور Special Secretaries مقرر کر دیئے ہیں۔

جناب سپیکر! میری عرض یہ ہے کہ ہمیں اس طرح کے رویّوں سے تکلیف ہوتی ہے۔ جس طرح ابھی بات ہو رہی تھی کہ Colonial Buildings کے اندر بیٹھ کر اسی colonial mindset کے ساتھ اگر ہمیں deal کیا جائے گا اور خصوصی طور پر ساؤتھ پنجاب کے تین Divisions کے لوگوں کو اس طرح deal کیا جائے گا تو پھر ہم یہاں پر آپ کے سامنے اپنی تکلیف کا اظہار کریں گے۔

جناب سپیکر! بہاول پور ڈویژن سے تعلق رکھنے والے دوست میرے ساتھ تشریف فرما ہیں۔ انہوں نے اپنے دل سے پنجاب کو قبول کیا ہے لیکن تخت لاہور نے انہیں آج تک قبول نہیں کیا۔۔۔

جناب سپیکر: سید علی حیدر گیلانی صاحب! میرے نوٹس میں ابھی یہ بات لائی گئی ہے کہ اسی مسئلے پر تحریک التوائے کار بھی دی گئی ہے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! میں نے اسی حوالے سے ایک تحریک التوائے کار دی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: چودھری محمد اعجاز شفیع صاحب! اسی مسئلے کے حوالے سے ایک نہیں بلکہ دو تین تحاریک التوائے کار آئی ہوئی ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ جب یہ تحاریک التوائے کار take up ہوں تو اُس وقت آپ اپنی ساری بات کر لیں تو زیادہ بہتر ہو گا۔

سید علی حیدر گیلانی: جناب سپیکر! ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمیں رعایانہ سمجھا جائے۔ یہاں پر ہمیں ایک Viceroy Mentality کے ساتھ چلانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ حکمران یہ سوچتے ہیں کہ ساؤتھ پنجاب کے لوگ ان کے subjects ہیں اور جس طرح برطانوی راج میں ہمیں چلایا جاتا تھا یہ اسی طرح ہمیں چلانا چاہتے ہیں تو ہم ہرگز کسی کی رعایا نہیں ہیں اور نہ ہی کسی کی رعایا بنیں گے۔

جناب سپیکر! میں نے آپ سے گزارش کی تھی کہ اس حوالے سے ہاؤس کی ایک کمیٹی بنائی جائے۔ آپ یہ کمیٹی تشکیل دے دیں جس میں ہم تمام ممبران اکٹھے ہو جائیں اور ساؤتھ پنجاب کے لوگوں کے grievances کو حل کرنے کے لئے serious debate کریں۔

جناب سپیکر: سید علی حیدر گیلانی صاحب! آپ جس حوالے سے بات کر رہے ہیں کیا اس حوالے سے کوئی statutory framework ہوا تھا اور کوئی قانون بنا تھا؟

سید علی حیدر گیلانی: جناب سپیکر! All statutory homework was done. Rules of business was done and rules of business were signed. ان کے پاس اختیارات بھی تھے۔ یہ سب کچھ stakeholders کے علم میں نہیں لایا گیا، نہ ہی کسی میٹنگ میں ہمیں بُلایا گیا ہے اور ACS سے لے کر تمام Secretaries کے عہدے dissolved کر دیئے ہیں۔

جناب سپیکر: وزیر پارلیمانی امور صاحب! پورے ہاؤس میں یہ بڑا concern ہے۔ یہ بات Point of Order پر شروع ہوئی ہے۔ میرا خیال ہے کہ آپ اس معاملے کے بارے میں information لے لیں۔ اسی حوالے سے ساؤتھ پنجاب سے تعلق رکھنے والے کچھ معزز ممبران کی طرف سے تحاریک التوائے کار بھی آئی ہوئی ہیں۔ ملتان سے ڈوگر صاحب کی تحریک التوائے کار ہے، چودھری اعجاز شفیع نے بھی اسی حوالے سے تحریک التوائے کار جمع کروائی ہے اور Point of Order پر سید علی حیدر گیلانی نے بھی یہ بات کی ہے۔ So, it is across the political divide and across the party lines. ان کا یہ کہنا ہے کہ ساؤتھ پنجاب میں جو سیکرٹریٹ قائم ہوا تھا وہ اب statutory framework کے مطابق نہیں رہا اور اس حوالے سے حکومت نے جو فیصلہ کیا ہے اس بابت stakeholders کو اعتماد میں نہیں لیا گیا۔ وزیر پارلیمانی امور صاحب! آپ اس حوالے سے information لے لیں تاکہ جب یہ بات شروع ہو یا تحاریک التوائے کار take up ہوں تو آپ معزز ممبران کی تسلی کے لئے مناسب جواب دے سکیں۔ حکومت نے اگر کوئی statutory framework change کیا گیا ہے تو وہ کیا ہے؟

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! کیا اس پر آپ نے آج ہی discussion رکھنی ہے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اس پر discussion نہیں رکھنی۔ یہ overwhelmingly concern ہے کہ تین چار روز قبل آپ نے کوئی notification کیا ہے اور معزز ممبران اس کی legality پر سوال اُٹھا رہے ہیں تو میں آپ سے یہ کہوں گا کہ اس بارے میں اپنے سٹاف کے ذریعے حکومت کا point of view لے لیں۔ آپ اس معاملے کو آدھے گھنٹے میں دیکھ لیں اور پھر ہم اس کو take up کر لیں گے۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جی، ٹھیک ہے۔ میں چیک کر لیتا ہوں۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: اب ہم Call Attention Notices کو take up کرتے ہیں۔ سردار شیر افگن گورچانی صاحب کا Call Attention Notice No.69 ہے۔

وزیر کانکنی و معدنیات (سردار شیر علی گورچانی): جناب سپیکر! یہ Call Attention Notice میرے بھائی شیر افگن گورچانی صاحب کا ہے اور وہ آج آ نہیں سکے۔ میں اس حوالے سے تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہوں گا۔ یہ وقوعہ میرے حلقے میں ہوا تھا۔ یہ بہت ہی افسوسناک incident ہوا ہے لیکن پولیس نے اس حوالے سے بڑی محنت کی ہے۔ میرے والد صاحب اور ڈی۔پی۔او خود ان کے گھر گئے تھے۔ مجھے لگتا ہے کہ ان شاءاللہ تعالیٰ یہ معاملہ ایک دو دن میں resolve ہو جائے گا۔ میرے بھائی سردار شیر افگن گورچانی بھی اس حوالے سے satisfy تھے اور میں چاہتا ہوں کہ آپ اس Call Attention Notice کو dispose of کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے اس Call Attention Notice No. 69 کو dispose of کیا جاتا ہے۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! یہ کوئی پہلا واقعہ نہیں ہے۔ میرے شہر میں آئے روز ایسے واقعات رونما ہو رہے ہیں۔ موٹر سائیکل چھیننے کے واقعات ہو رہے ہیں اور لوگوں کو قتل کیا جا رہا ہے۔ اس Call Attention Notice میں تو صرف ایک واقعہ quote ہوا ہے مگر وہاں پر کوئی رات ایسی نہیں گزرتی کہ جس میں ایسے واقعات نہ ہوں۔ ہم اپنے بچوں کو گھر سے باہر بھیجتے ہوئے خوف زدہ ہوتے ہیں۔ میں معذرت کے ساتھ کہوں گی کہ پولیس ان واقعات کی روک تھام کے لئے کچھ نہیں کر رہی۔ وہاں پر صرف SHOs تبدیل ہو رہے ہیں۔ ایک SHO کو جام پور سے فاضل پور بھیج دیا جاتا ہے اور دوسرے کو فاضل پور سے روجھان بھیج دیا جاتا ہے لیکن پولیس کی اس حوالے سے zero کارکردگی ہے۔ اگر کسی ایک شخص کو پولیس والے جا کر satisfy کر دیتے ہیں تو باقی شہر کا کیا قصور ہے؟

جناب سپیکر: سردار شیر علی گورچانی صاحب! آپ ایسے واقعات کی روک تھام کے لئے پولیس کو effective کریں۔

وزیر کانکنی و معدنیات(سردار شیر علی گورچانی): جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ بات کہنا ضروری سمجھتا ہوں کہ ہماری حکومت کو قائم ہوئے تین چار مہینے ہوئے ہیں۔ میں اپنے ضلع کی حد تک یہ بات دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ وہاں پر law and order کی صورت حال بہتر ہوئی ہے۔ آپ ریکارڈ منگوا کر دیکھ لیں۔ ہماری حکومت قائم ہونے سے پہلے اس طرح کے واقعات کی روزانہ پانچ یا دس FIRs درج ہوتی تھیں اور اب الحمدللہ ایک یا دو ایسی FIRs درج ہوتی ہیں۔ الحمدللہ معاملات کنٹرول میں ہیں۔ میرا بھی وہی حلقہ ہے۔ آپ پچھلے چار سالوں کا ریکارڈ دیکھیں تو آپ کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں گے۔ اس علاقے میں law and order کے حوالے سے بہت زیادہ issues تھے اور وہاں پر بہت زیادہ ganges بن گئے تھے لیکن الحمدللہ جب سے محترمہ مریم نواز شریف صاحبہ وزیر اعلیٰ بنی ہیں تو انہوں نے پولیس کو سیاسی سفارشات سے آزاد کر دیا ہے جس کی وجہ سے امن و امان کی صورتحال بہت بہتر ہوئی ہے۔ پولیس اپنا کام effectively کر رہی ہے۔ الحمدللہ کم از کم راجن پور کے اندر law and order کی صورت حال اس وقت بالکل کنٹرول میں ہے۔

جناب سپیکر: بہت اچھی بات ہے۔ محترمہ شازیہ عابد صاحبہ! آپ تشریف رکھیں۔

I am not taking this one Call Attention Notice due to the sensitivity of the crime and we are not reading in the House.

اگلا Call Attention Notice No. جناب شہباز احمد صاحب کا ہے۔ جی، شہباز احمد صاحب! آپ اپنا Call Attention Notice پیش کریں۔

لاہور: پرانی انارکلی کے علاقہ میں ڈکیتی مزاحمت پر عابد حسین کے قتل سے متعلقہ تفصیلات

جناب شہباز احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر!

(الف) 31۔ مئی 2024 کو ایک نیوز چینل پر ایک ticker چلا جس کے مطابق تھانہ پرانی انارکلی کے علاقہ میں ڈاکوؤں نے ڈکیتی مزاحمت پر عابد حسین رہائشی احمد پور سیال کو فائرنگ کر کے قتل کر دیا اور ایک بچے کو زخمی کر دیا۔ کیا اس کا مقدمہ درج کر لیا گیا؟

(ب) اگر ہاں تو اس کی تفتیش کی موجودہ صورتحال سے اس ایوان کو آگاہ فرمائیں۔

جناب سپیکر! یہ لڑکا 31۔مئی کو قتل ہوا ہے اور یہ آئی جی پنجاب کے دفتر کے باہر کا واقعہ ہے۔ یہ لڑکا میرے حلقہ احمد پور سیال کا ہے اس کی عمر 29 سال تھی اور یہ ملت ٹریکٹرز میں کام کرتا تھا۔ یہ لڑکا ساڑھے سات بجے مغرب کے وقت قتل ہوا پولیس نے dead body کو ہسپتال میں پہنچا دیا اور ایس ایچ او صاحب گھر جا کر سو گئے تو یہ نعش 2 جون کو احمد پور سیال میں پہنچی ہے۔ 2 دن میں پولیس نے کوئی FIR نہیں کاٹی۔ پولیس نے کوئی بیس گھنٹے بعد کاغذات مکمل کر کے ہسپتال میں دیئے۔ اس طرح پولیس نے اس نعش کی بے حرمتی کی لہٰذا اس کی انکوائری بھی ہونی چاہیے۔

جناب سپیکر: وزیر پارلیمانی امور! آپ اس کا جواب منگوالیں It has been freshly readout. ہم نے اس Call Attention Notice کو out of order لیا ہے تو ہم اس کو بعد میں دیکھ لیں گے۔ جناب شہباز احمد صاحب! اس کا جواب آتا ہے تو اس معاملے کو دیکھتے ہیں۔

جناب شہباز احمد: بہت شکریہ۔

LAYING OF REPORTS

MR SPEAKER: Chairperson of Special Committee No. 1 may lay the reports of the committee.

CHAIRPERSON OF SPECIAL COMMITTEE NO. 1 (Mr Khurram Khan Virk): Mr. Speaker, I lay the report of Special Committee No. 1, in respect of the following bills:

1. The Punjab Civil Servants (Amendment) Bill 2024, Bill No. 1 of 2024.
2. The Punjab Civil Servants (Amendment) Bill 2024, Bill No. 2 of 2024
3. The Police Order (Amendment) Bill 2024, Bill No. 3 of 2024

4. The Punjab Agricultural Marketing Regulatory Authority (Amendment) Bill 2024, Bill No. 4 of 2024
5. The Punjab Health Care Commission (Amendment) Bill 2024, Bill No. 5 of 2024
6. The Punjab Price Control of Essential Commodities Bill 2024, Bill No. 6 of 2024

MR SPEAKER: The reports have been laid.

جناب امجد علی جاوید جناب سپیکر!: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، جناب امجد علی جاوید صاحب!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں نے اسی حوالے سے عرض کرنا ہے کہ یہاں پر جتنے bills and reports آتی ہیں تو ہمیں ان کا اُردُو ترجمہ مہیا کیا جائے تاکہ ہم لوگ اُن کی depth کے مطابق اُن کو جان سکیں۔ ماضی میں بھی یہ practice رہی ہے کہ ہمیں اُردو ترجمہ بھی دیا جاتا رہا ہے۔

جناب سپیکر: جناب امجد علی جاوید! آپ تشریف رکھیں۔ وزیر پارلیمانی امور! جناب امجد علی جاوید کی بات بہت اہم ہے۔

For the convenience of the members, now the reports which are to be laid in the House, they have to be laid in duplicate one in English and one in Urdu. For future, this would be the course of practice.

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ٹھیک ہے آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی۔

محترمہ زرناب شیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ زرناب شیر!

محترمہ زرناب شیر: جناب سپیکر! میں ایک انتہائی اہم مسئلہ کو ایوان کے سامنے رکھنا چاہتی ہوں۔ منڈی بہاؤالدین شہر کی 5 ہزار سے زائد دکانوں کا مسئلہ ہے۔ میونسپل کمیٹی نے تمام کرایہ داروں کا کرایہ نامہ منسوخ کر کے دوبارہ سے تمام دکانوں کی open بولی شروع کر دی ہے جو تاجروں کے ساتھ ظلم ہے۔ عرصہ چالیس پچاس سال سے یہ سب تاجر اُنہی دکانوں میں کاروبار کر رہے ہیں اور ان سب کا کرایہ 6 ہزار روپے تھا جو کہ اب بڑھا کر 60 ہزار روپے سے ایک لاکھ روپے تک بولی لگ گئی ہے۔ یہ صرف اور صرف ان کی آپس کی ذاتی رنجش کا نتیجہ ہے۔ پورا شہر سراپا احتجاج ہے کیونکہ یہ شہر کے 5 ہزار تاجروں کا مسئلہ ہے۔ میرا مطالبہ ہے کہ وزیر بلدیات ان دکانوں کا مناسب کرایہ بڑھا دیں جو بے شک 20 سے 30 فیصد تک ہو لیکن کسی بھی دکان دار کا کرایہ نامہ منسوخ نہ کیا جائے۔ شکریہ۔

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: جی، اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ جناب اسد عباس صاحب!

راولپنڈی: ڈائریکٹر میٹروپولیٹن کارپوریشن کا معزز رکن اسمبلی سے ناروا سلوک

جناب اسد عباس: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میرے حلقہ پی پی۔18 راولپنڈی کے کچھ معززین میرے پاس آئے انہوں نے مجھے کہا کہ ہمارے مختلف علاقوں کی گلیاں اور محلے شام ہوتے ہی اندھیروں میں ڈوب جاتے ہیں جس کی وجہ سے ان علاقوں میں سٹریٹ کرائم بڑھ گئے ہیں اور بعض جگہوں پر چوری کی بھی وارداتیں ہونا معمول بن چکا ہے۔ ان علاقوں میں سٹریٹ لائٹس اکثر بند رہتی ہیں بیشتر لائٹس کافی عرصہ سے خراب پڑی ہیں اس پر راولپنڈی کارپوریشن کوئی توجہ نہیں دے رہا ہے۔ میں نے مورخہ 16۔مئی 2024 کو مسٹر رفاقت گوندل، ڈائریکٹر میٹروپولیٹن کارپوریشن، راولپنڈی کو اس مسئلہ کی نشاندہی کرنے کے لئے فون کیا۔ موصوف آفیسر نے میرا فون اٹینڈ کرنے کی زحمت گوارا نہ کی۔ اس کے بعد میں نے دوسری مرتبہ موصوف آفیسر سے فون کے

ذریعہ رابطہ کرنے کی کوشش کی جو بے سود رہی۔ اس کے بعد میں نے اُسی روز شام سوا چھ بجے کے قریب تیسری مرتبہ پھر فون کیا تو موصوف آفیسر نے میرا فون اٹینڈ کر لیا۔ میں نے اس سے علاقے کی سٹریٹ لائٹس کے بارے میں بات کی اور علاقے میں ہونے والی وارداتوں کے بارے میں بتایا۔ موصوف آفیسر نے مجھے توہین آمیز اور تلخ لہجہ میں جواب دیتے ہوئے کہا میں اس علاقے میں کسی قسم کی سٹریٹ لائٹس نہیں لگواؤں گا اور نہ ہی آپ کے حلقے کا کوئی کام کرونگا کیونکہ مجھے اوپر سے یہی حکم ہے کہ آپ کے علاقے میں کوئی کام نہیں کرنا۔ جناب والا! میں اس وقت موصوف آفیسر سے مزید بات کرنے کے لئے منتظر تھا کہ اس نے فوری طور پر میری مکمل بات سنے بغیر ہی متکبرانہ انداز میں فون بند کر دیا۔ جناب سپیکر! میں ایک عوامی نمائندہ ہوں مجھے استحقاقات ایکٹ 1972 کے سیکشن 15 کے تحت VIP درجہ دیا گیا تاکہ میں اپنے حلقے کی عوام کے مسائل کی نشاندہی کر کے ان کو حکومت پنجاب کے اعلیٰ افسران سے ملاقات کر کے یا فون کے ذریعے حل کرواسکوں جو مجھے آئین اور قانون کے تحت وضع کردہ قواعد کے تحت استحقاق کا حق دیا گیا ہے۔ جناب سپیکر! موصوف آفیسر نے قاعدہ (1)62 قواعد وانضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1993 اور سیکشن 15 استحقاقات ایکٹ 1972 کے تحت مجھے دیئے گئے حق استحقاق کو پامال کیا ہے۔ موصوف آفیسر نے توہین آمیز رویہ اختیار کرتے ہوئے تلخ لہجہ میں جواب دیا اور میری مکمل بات سنے بغیر ہی فون بند کر دیا جس سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے سپیشل کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

MR SPEAKER: This Privilege Motion is referred to the committee. Next Privilege Motion Mr Bilal Yameen.

کمشنر راولپنڈی ڈویژن کا معزز رکن اسمبلی سے فون پر دھمکی آمیز رویہ

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرنا چاہتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ آج مورخہ 3۔جون 2024 کو میں سپیکر چیمبر میں موجود تھا کہ میرے فون پر کمشنر راولپنڈی ڈویژن عامر خٹک صاحب کی کال آئی اور وہ میرے اسمبلی میں

پوچھے گئے ایک سوال جو PHA سے متعلق تھا، کے بارے میں کہنے لگے کہ آپ کمشنر آفس کے متعلق کیا جاننا چاہتے ہیں؟ سپیکر آفس میں رش کی وجہ سے میں اپنے فون کا سپیکر آن کر کے کال سُن رہا تھا۔ محترم کمشنر صاحب نے نہایت نامناسب الفاظ کا انتخاب کرتے ہوئے دھمکی آمیز روّیے میں سوال پوچھنے پر دھمکانا شروع کر دیا۔ یہ گفتگو میرے علاوہ محترم جناب سمیع اللہ خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی، جناب غزالی سلیم بٹ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی، جناب عارف گِل صاحب ممبر صوبائی اسمبلی اور وہاں موجود دیگر افراد جن میں ایک وزیر بھی شامل تھے، انہوں نے سُنی۔ موصوف کے اس رویے سے نہ صرف میرا بلکہ اس پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

MR SPEAKER: Minister for Parliamentary Affairs, in my experience of 22 years of parliamentary practices, I have never heard of such an incident. جس میں کوئی سرکاری افسر اسمبلی میں کئے گئے سوال پر رُکنِ اسمبلی کو دھمکی آمیز فون کرے۔ معزز رُکن یہ کہہ رہے ہیں کہ میرے پوچھے گئے سوال پر انہوں نے مجھے فون پر دھمکی دی اور جس کو میرے علاوہ دو اور معزز اراکین اسمبلی نے بھی سُنا تو Sir, it is a breach of the procedure of the House. It is not just about honorable member's breach. اگر اسمبلی میں پوچھے گئے سوال پر سرکاری افسران نے اس طرح معزز اراکین کو دھمکانا ہے تو I am adjourning this Session. I am sitting up for 10 minutes. In 10 minutes, you please inquire into the matter. We will sit after this میں 10 منٹس کے لئے ایوان کی کارروائی ملتوی کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی 10 منٹ کے لئے ملتوی کی گئی)

(جناب محمد بلال یامین (ایم پی اے) کی تحریک استحقاق کا جواب لینے کی غرض سے کئے گئے 10 منٹ کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر 18 بج کر 13 منٹ پر کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ Please all honorable members to be seated جناب بلال یامین کی تحریک استحقاق it has been communicated to the government straight away by the Minister Parliamentary Affairs. Government has also taken cognizance of that and I am sending this matter to the Privilege Committee اور اس پر منسٹر صاحب نے چیف سیکرٹری سے ہونے والی بات مجھے communicate کر دی ہے تو اس کا جو بھی out come ہو گا، اس پر ہم میٹنگ this breach is not just the honorable member's breach ویسے تو یہ consider ہوتا ہے کہ ممبر کا privilege breach ہو تو پورے ہاؤس کا privilege breach ہوتا ہے لیکن یہ subject matter is of extreme importance that for asking a question in Question Hour, a government functionary calls the member and says کہ اسمبلی کے بزنس میں آپ نے یہ سوال کیوں اٹھایا جس پر آپ کو threatening call آئی۔

جناب محمد بلال یامین: جی، absolutely

جناب سپیکر: It is a matter of very serious breach so we have referred this to the Privilege Committee اور this committee will sit for this hearing before the 7th of June سے پہلے اس کی رپورٹ ہاؤس میں پیش کریں گے۔

جناب محمد بلال یامین: Thank you very much sir

جناب سپیکر: جی، جناب راجہ شوکت بھٹی!

سیکرٹری سکولز ایجوکیشن کا معزز رکن اسمبلی کی فون کالز نہ سننا

جناب شوکت راجہ: جناب سپیکر! بہت مہربانی۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ محکمہ سکولز ایجوکیشن تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی

میں تقریباً150 سرکاری سکول PEMA کے سپرد کر دیئے گئے ہیں جس کی وجہ سے ٹیچرز اور عملہ کی تنخواہیں بھی بند ہو گئی ہیں۔ سٹاف میں پائی جانے والی بے چینی کو دور کرنے کے لئے میں نے متعدد بار سیکرٹری سکولز ایجوکیشن سے رابطہ کرنے کی کوشش کی لیکن بار بار فون کالز کے باوجود سیکرٹری صاحب نے مجھ سے بات کرنے کی زحمت نہ کی۔

جناب سپیکر! ہم عوامی نمائندے ہیں اور عوام کے مسائل حل کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔ سیکرٹری صاحب کا اس طرح میری بات نہ سننے سے نہ صرف میرا بلکہ اس ایوان کا استحقاق مجروح کیا ہے لہٰذا میری اس تحریک کو مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: منسٹر سکولز ایجوکیشن موجود ہیں تو یہ repeated دوسری تحریک استحقاق ہے۔ ایک تو بلال یامین صاحب نے during the Question Hour جب یہ بات کی تو اس کو ہم نے convert کیا to Privilege Motion اب راجہ شوکت عزیز بھٹی صاحب دوسرے معزز ممبر ہیں سیکرٹری سکولز ایجوکیشن کے اس رویے سے جو ایک بڑا important initiative ہے جو PEMA کے سپرد سکولز کو آپ کر رہے ہیں۔ لامحالہ جو لوگ اس سے effect ہوں گے یا اس سے benefit لیں گے either ways ان کے concerns ہوں گے اور اگر سیکرٹری سکولز ایجوکیشن کے ساتھ عوامی نمائندے کوئی بات کرنا چاہیں تو وہ ٹیلی فون کال کا جواب نہیں دیتے اور اگر وہ ملنے جائیں تو وہ ملتے نہیں ہیں۔ میں یہ matter تو پہلے ہی کمیٹی کو refer کر چکا ہوں but this is no state of affairs آپ اپنے محکمہ کے سیکرٹری کو how can you leave it like this sir?

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا سکندر حیات): جناب سپیکر! I would like to request again sir that I would stand with the House on this. This is very important issue so I will stand with the members of this House in this because other than these two I have also gotten multiple complains on that front. I will stand with them and ensure that this doesn't happen again and if it continues than we will altogether find a solution because this House is the most important

institution for the MPAs, be it for the opposition or for the government party or the alliances because some allies have also shared some similar concerns. I would like to assure that whatever the findings of the committee that you will constitute, I will independently not side with the department but make sure that everything comes out transparently and I stand with the honorable members. Again in front of the House that this should not happen, I condemn this and I will take action sir

جناب سپیکر: جی، شوکت راجہ صاحب!

جناب شوکت راجہ: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ بہت ساری complaints ہیں اور بہت دنوں سے سوالات کے جوابات کے سلسلے میں بھی محکموں کے روّیے اسی طرح کے آ رہے ہیں۔ اس ہاؤس کے ساتھ، اس 12 کروڑ عوام کے ساتھ، آپ کی چیئر کے ساتھ اور اِن چیئرز کے ساتھ ظلم و زیادتی کی یہ انتہا ہے۔ اگر اس قسم کا رویہ رہے گا تو میری گزارش ہے کہ سب سے پہلے یہ direction فرمائی جائے کہ جس آدمی یا جس آفیسر کا معاملہ Privilege Committee کے پاس جائے وہ suspend ہو اور جب تک وہ معاملہ Privilege Committee کے پاس ہو اسے اس صوبے میں کام کرنے کا اختیار نہیں ہونا چاہئے۔ He should be OSD till the proceeding pending with the Privilege Committee.

جناب سپیکر: شوکت بھٹی صاحب! We are constrained by the Rules of Procedure. منسٹر صاحب! It has been brought to my notice کہ ایک Adjournment Motion pending since months اس کا جواب آپ کے محکمے سے پوچھا گیا، repeated reminders بھیجے گئے لیکن آج تک سیکرٹری سکولز کی طرف سے اُس کا جواب نہیں آیا۔ میرا یہ خیال ہے کہ یہ breach commit ہو رہی ہے جو continuous ہے and we are taking a very serious exception to this. آپ کو ہم اس معاملے

میں instruct کر رہے ہیں "instruct" I am reemphasizing the word باقی before the 7th Privilege Committee تو matter کا privilege دیکھے گی آپ پلیز June اس پر رپورٹ submit کریں گے کہ یہ within time بھیجے ہوئے بزنس کا جواب کیوں نہیں دیتے؟ This is repeated third time

MINISTER FOR SCHOOLS EDUCATION (Rana Sikandar Hayat): Mr Speaker! I would like to assure again the honorable House that I will act transparently and never side with the department because this House is more important to me, and sanctity of this House is even more important. I assure the honorable Chair that before the 7th June I will personally conduct a hearing and identify where the corrections need to be made. This House has been elected by the people of Punjab and nothing is more important.

جناب سپیکر: رانا صاحب! I really appreciate you اور یہ آپ کا فرض منصبی بھی ہے۔ آپ کی responsibility towards this House is primary and foremost. Now, I am referring this to the Committee headed by the Minister for Parliamentary Affairs جس کے آپ بھی ممبر ہیں، Leader of the Opposition and all Parliamentary Leaders اور یہ پورے ہاؤس کی کمیٹی ہے۔ اب اس کمیٹی کے پاس چار subject matters چلے گئے ہیں۔ ان subject matters میں ہاؤس کے بزنس کا جواب نہ دینا، giving wrong answers to the questions اور Question Hour کی اہمیت کو نہ سمجھنا، 12 کروڑ لوگوں کے سوالات اور تحفظات کا جواب نہ دینا ہے۔ یہ TORs آپ کے پاس لکھ کر آجائیں گے۔ شکریہ۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا سکندر حیات): جناب سپیکر! All the honorable members who share their concerns must be part of the committee.

جناب سپیکر: جی، ہاں۔ They are part of the committee. They referred to the House Committee

جناب شوکت راجہ: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: اگلی تحریک استحقاق نمبر 24/15 جناب حسن ذکاء کی ہے۔

سیکرٹری سکولز ایجوکیشن کا معزز رکن اسمبلی سے فون پر بات نہ کرنا

جناب حسن ذکاء: جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرنا چاہتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میں نے سیکرٹری سکولز ایجوکیشن کو ایک عوامی نوعیت کے معاملے کے لئے ٹیلیفون کیا۔ موصوف نے میرا فون attend نہیں کیا اور آج تین دن کے بعد بھی مجھے اُن کی طرف سے call back نہیں آئی۔ چیئر کی ruling بھی ہے کہ کوئی بھی سرکاری آفیسر کسی وجہ سے عوامی نمائندے کا فون attend نہ کر سکے تو بعد میں call back کرے تاکہ عوام کا مسئلہ حل ہو سکے لیکن سیکرٹری سکولز ایجوکیشن کی عوامی نمائندے کا فون سننے کی زحمت گوارا ہی نہیں کرتے۔ سیکرٹری سکول کے اس رویے سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہٰذا میری اس تحریک کو باضابطہ قرار دیتے ہوئے اسے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! I left speechless جناب وزیر پارلیمانی امور! I am left speechless. These Privileges Motions are coming in bundles. اگر گورنمنٹ اس چیز کا نوٹس نہیں لیتی تو this House will take it. جناب رانا سکندر حیات! a correction needs to be provided as soon as possible میاں مجتبیٰ! صاحب اس کو serious لیا جائے۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! بالکل اس کو take up کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: دیکھیں، members from opposition benches, members from treasury benches and the Secretary Schools does not even pay any attention to the problems of the people of Punjab. I am referring the matter again to the Privilege Committee.

وزیر خزانہ وپارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ٹھیک ہو گیا۔

MINISTER FOR SCHOOLS EDUCATION (Rana Sikandar Hayat): Mr Speaker! One more thing I want to bring to your notice sir. Whenever I receive applications from the honorable parliamentarians, I access them at night and 90% of those applications are based on facts, be it the opposition or the government party or the alliances. I want to again assure you that before the 7th I will do the independent inquiry and whoever is responsible will have to face the consequences and I will stand with the honorable members of the House.

جناب سپیکر: دیکھیں، یہ مجھے willful لگ رہی ہے اور Willful obstruction of the procedure of the House is a criminal offence. آپ ایک عوامی نمائندے ہیں، آپ کی بڑی اچھی political training ہے ، ہم سب جانتے ہیں اور آپ کا background جانتے ہیں۔ ہم آپ سے یہ توقع کرتے ہیں کہ آپ اس کو ensure کریں گے with such like secretary business of Assembly یہ بڑا مشکل مسئلہ ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا سکندر حیات): جناب سپیکر! میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اِن شاء اللہ this will be address before a 7th as instructed by you sir.

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ اب ہم Adjournment Motions لیتے ہیں۔ یہ جناب احمد اقبال صاحب کی ہے۔

جناب محمد اقبال: جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میرا نام ہی غلط لکھا ہے۔

جناب سپیکر: اچھا I am sorry

جناب محمد اقبال: اس تحریک پر ہی غلط لکھا ہوا ہے، آپ غلط نہیں بول رہے۔

جناب سپیکر: پلیز، ان کے نام کی correction کی جائے۔ اقبال صاحب! I beg you a pardon یہ اسمبلی سیکرٹریٹ سٹاف کی طرف سے ایسا ہو گیا ہے آپ اس تحریک کو پڑھیں ہم اس کو correct کر لیتے ہیں۔

عیسیٰ خیل اور میانوالی میں واپڈا کا واٹر سپلائی کے کنکشن منقطع کرنے سے عوام کو پینے کے پانی کا مسئلہ

جناب محمد اقبال: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ عیسیٰ خیل اور میانوالی میں عام آدمی کے پینے کے پانی کا واحد ذریعہ واٹر سپلائی سکیمیں ہیں۔ 136 واٹر سپلائی سکیمیں ضلع کونسل میانوالی چلا رہی ہے جبکہ بقیہ تمام سکیمیں وہاں کی کمیونٹی اپنی مدد آپ کے تحت چلا رہی ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ ضلع کونسل کے ذمہ بجلی کے بلوں کی مد میں 12 کروڑ روپے واجب الادا ہیں۔ ضلع کونسل مالی حالات کمزور ہونے کی وجہ سے اتنی بڑی رقم فوری ادا نہیں کر سکتی۔ جو واٹر سپلائی سکیمیں کمیونٹی خود چلا رہی ہیں ان کے ذمہ بھی 15 سے 20 کروڑ روپے ہیں جبکہ غریب عوام میں اتنی سکت نہیں کہ وہ بل ادا کر سکیں۔ واپڈا نے واٹر سپلائی سکیموں کے کنکشن منقطع کر دیئے ہیں۔ موسم گرما شروع ہے اور عوام الناس پانی جیسی نعمت سے محروم ہیں اس وجہ سے یہاں کے لوگوں میں حکومت کے خلاف شدید غم و غصہ پایا جا رہا ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! پلیز، آپ اس کا جواب منگوا لیجئے گا۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جی، جناب سپیکر! میں اس کا جواب منگوا لوں گا۔

جناب سپیکر: اگلی تحریک التوائے کار نمبر 214 جناب احمد خان کی ہے۔

لاہور میں فلٹریشن پلانٹس بند ہونے کی وجہ سے شہری صاف پانی سے محروم

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ معاملہ یہ ہے کہ روزنامہ دنیانیوز مورخہ 21۔مئی 2024 کی خبر کے مطابق۔ " فلٹریشن پلانٹس بحال نہ ہو سکے لاکھوں شہری صاف پانی سے محروم " گرمی کی حدت لاہوریوں کے سر چڑھ کر بولنے لگی دوسری طرف شہر میں صاف پانی کا معاملہ حل نہ ہو سکا جس کے باعث انہیں مشکلات کا سامنا ہے لاہور کے مختلف علاقوں میں لگے 282 واٹر فلٹریشن پلانٹ غیر فعال ہیں کمشنر آفس رپورٹ کے مطابق مختلف محکموں کے زیر انتظام 206 فلٹریشن پلانٹ مناسب دیکھ بھال نہ ہونے سے ناکارہ ہو گئے۔ میٹروپولیٹن کارپوریشن کے زیر انتظام 8 محکمہ لوکل گورنمنٹ کے 79 میں سے 61 ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے 5 فلٹریشن پلانٹ ناکارہ ہیں جس کی وجہ سے مختلف علاقوں کے رہائشی صاف پانی کی سہولت سے محروم ہیں بیشتر آپریشنل واٹر فلٹریشن پلانٹس بھی اپنی معیاد پوری کر چکے اور صاف پانی کی فراہمی کے قابل نہیں۔ اس حوالے سے عوام الناس میں بڑی تشویش پائی جاتی ہے اور ان کا حکومت سے مطالبہ ہے کہ ان واٹر فلٹریشن پلانٹس کو فعال کرنے کے لئے جلد از جلد فنڈز فراہم کئے جائیں تاکہ لوگوں کو صاف پانی میسر ہو سکے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اس کا جواب منگوا لیں۔ محترمہ زرناب شیر!

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! منسٹر صاحب توجہ نہیں فرما رہے۔ انہوں نے میری کوئی بات نہیں سنی۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ وہ جواب منگوا لیتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میں نے گوش گزار کرنے کی کوشش تو کی ہے۔ میں زبانی بتا دیتا ہوں، اگر آپ کہیں تو مجھے مسائل زبانی یاد ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! انہوں نے clean drinking water کے متعلق لاہور اور میانوالی کے حوالے سے بات کی ہے۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ بات کریں۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میں یہ request کروں گا کہ اس میں time matter کرتا ہے۔ اس وقت میانوالی میں یہ position ہے کہ ہماری لوکل گورنمنٹ کی تقریباً 79 واٹر سپلائی سکیمز ہیں اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی ادھر تقریباً 125 واٹر سپلائی سکیمز موجود ہیں۔ actually ہوا یہ ہے کہ وہ جو User Committee تھی ان کی استعداد اتنی نہیں رہی جس محکمہ نے acquisition کی ہے تو انہوں نے یہ User Committee کے سپرد کر دیں۔ اب پہلے بھی وہاں پر bill آتے رہے ہیں۔ اب اس کا طریقہ بھی میں منسٹر صاحب کے گوش گزار کر دیتا ہوں کہ وہاں پر جو یہ پیسے بھیجتے ہیں خصوصاً ڈسٹرکٹ میانوالی کے حوالے سے یا جو آپ کا hard area ہے اس کے حوالے سے تو ادھر ایک principle set ہو گیا تھا کہ پہلے جتنے بھی اس واٹر سپلائی کے bills ہیں بلکہ جتنے بھی representatives جس دور میں بھی رہے ہیں چاہے اِن کے دور میں رہے ہیں یا چاہے ہماری حکومت کے دوران رہے ہیں تو پہلے میانوالی میں یہ ہوتا تھا کہ ہم پہلے اپنے فنڈز سے bill دیتے تھے اس کے بعد جو پیسے بچتے تھے تو وہ ترقیاتی کاموں پر فنڈز لگ جاتے تھے۔ اب آپ اس میں یہ کر دیں کہ ہمارے جتنے بھی ادھر کے ترقیاتی فنڈز ہیں ان سے پہلے واٹر سپلائی کے bills pay کریں، جب کسی کے پاس پانی نہیں ہو گا تو وہ نالی، گلی اور سڑک کو کیا کرے گا؟

جناب سپیکر: جی، جائز ہے۔ منسٹر صاحب! اس پر جواب منگوا لیں۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ میانوالی کے حوالے سے خصوصاً مہربانی کریں۔

جناب سپیکر: As it has been put by the Leader of the Opposition اس کو preference دے دیں جو وہ suggest کر رہے ہیں۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو pend کیا جاتا ہے۔ جی، اگلی تحریک التوائے کار نمبر 216/24 محترمہ زرناب شیر کی طرف سے ہے۔

منڈی بہاؤالدین میں THQ اور چلڈرن ہسپتال دوبارہ بحال کرنے کا مطالبہ

محترمہ زرناب شیر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ معاملہ یہ ہے کہ سٹی ہاسپٹل THQ لیول منڈی بہاؤالدین جس کی منظوری 2022 میں ہوئی تاکہ عوام الناس کی صحت کی بہتر سہولیات میسر آسکیں لیکن 2024 میں اس کو DHQ ہاسپٹل میں ضم کر دیا گیا ہے اور ایمرجنسی کا بھی مکمل خاتمہ کر دیا گیا ہے اسکے علاوہ چلڈرن ہاسپٹل جو کہ الگ حیثیت میں چل رہا تھا اور سینکڑوں مریض روزانہ علاج کروا رہے تھے اس کو بھی DHQ میں ایک وارڈ بنا کر ختم کر دیا گیا۔ ان اقدامات سے DHQ ہاسپٹل مریضوں کا رش بڑھ گیا ہے اور علاج معالجہ کے لئے آنے والوں کو شدید پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ عوام الناس کا حکومت سے مطالبہ ہے کہ اس ہاسپٹل THQ لیول اور چلڈرن ہاسپٹل کو دوبارہ سے انکی پرانی حالت میں بحال کیا جائے تاکہ عوام الناس کو علاج معالجہ میں آسانی ہو۔ اس حوالے سے ضلع منڈی بہاؤالدین کی عوام میں بڑی تشویش پائی جاتی ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اس کا جواب منگوالیں۔ اس تحریک التوائے کار کو pend کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار جناب آفتاب احمد خان صاحب کی ہے۔ اب آپ کیا prefer کرتے ہیں؟ آپ ایک ہی تحریک التوائے کار پڑھ سکیں گے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میں نے ابھی ایک تحریک التوائے کار جمع کرائی تھی تو وہ میں پڑھ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کی تحریک التوائے کار نمبر 24/230 لیبر سے متعلق پرانی ہے۔ آپ جو پڑھنا چاہیں وہ تحریک التوائے کار پڑھ لیں۔

فیصل آباد: پینسرہ چک 67ج۔ب میں عرصہ دراز سے کرپٹ پٹواری کی تعیناتی کی وجہ سے لوگوں کو پریشانی کا سامنا

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ معاملہ یہ ہے کہ "روزنامہ ایکسپریس" 13۔ مئی 2024 کی خبر کے مطابق چک نمبر 67ج ب تحصیل فیصل آباد میں محمد ریاض عرصہ دس سال سے بطور پٹواری تعینات ہے ۔ جبکہ پنجاب گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق کوئی ملازم عرصہ تین سال سے زیادہ کسی ایک سرکل میں ڈیوٹی سرانجام نہیں دے سکتا۔ مذکورہ پٹواری 2017 کی مردم شماری کے دوران بھی ریڈ ہینڈڈ گرفتار ہوا تھا اور جیل گیا تھا۔ اس دوران جو مردم شماری کے کاغذات تیار ہوئے وہ محمد ریاض پٹواری کے دستخط شدہ تھے۔ جبکہ اس وقت وہ جیل میں تھا جس کی تحقیقات ہونا ضروری ہے مگر ان معاملات کو پس پشت ڈالتے ہوئے مذکورہ پٹواری کو کھلے عام چھٹی دے دی گئی ہے۔ اب خلاف قانون بطور پٹواری ڈیوٹی سرانجام دے رہا ہے اور اس کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں نہیں لائی گئی۔ تحصیل فیصل آباد میں زمینوں کے حوالے سے لوگوں کے بے شمار مسائل حل طلب ہیں مگر ان کی جانب سے کوئی توجہ نہیں دی جا رہی۔ اس طرح ایک قطعہ زمین 7 کنال 13 مرلے، کیلہ نمبر 2، کھیوٹ نمبر 1316، مربع نمبر 51، واقع چک نمبر 275ج ب پینسرہ، تحصیل و ضلع فیصل آباد جو کہ سرکاری زمین تھی اسے

بھی اس ریاض پٹواری نے ملی بھگت اور جعل سازی کرتے ہوئے فضل احمد ولد احمد بخش کے نام ٹرانسفر کیا اور اصل حقداران رانا محمد ارشد ولد دلدار خاں سکنہ چک نمبر275 ج ب پینسرہ، تحصیل و ضلع فیصل آباد کو اس کے جائز حق سے محروم کر دیا۔ رشوت کے بغیر کسی کی کوئی شنوائی نہیں ہو رہی۔ ریاض پٹواری کا اختیارات کا غلط استعمال پر فیصل آباد کے عوام میں عموماً اور مقامی لوگوں میں خصوصاً بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک باضابطہ قرار دے کر اس پر بحث کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اس کا جواب منگوالیں۔ مذکورہ تحریک التوائے کار pend کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار جناب شوکت راجہ کی ہے۔

ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ میں معطل شدہ ملازمین کو تنخواہیں بند ہونے کی وجہ سے پریشانی کا سامنا

جناب شوکت راجہ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ معاملہ یہ ہے کہ سیکرٹری ہیلتھ نے آج سے دو ماہ پہلے پنجاب بھر کے ہسپتالوں اور ہیلتھ دفاتر میں کام کرنے والے 62 ملازمین جن میں کلرکس، اسسٹنٹس وغیرہ شامل ہیں انہیں معطل کر کے پرائمری اینڈ سیکنڈری آفس لاہور close کر دیا، ساتھ ہی ان کی تنخواہیں بھی بند کر دی گئیں۔ ان ملازمین میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں جس کے خلاف کوئی شکایت، کوئی انکوائری یا کوئی کیس pend ہو۔ حالانکہ ریکارڈ پر ہے کہ تقریباً ہر ضلعی ہسپتال اور دفاتر میں ایسے اہلکار جن کے خلاف نا صرف شکایات ہیں بلکہ ان کے خلاف اینٹی کرپشن میں کیسز رجسٹرڈ ہیں، ان کی انکوائریاں چل رہی ہیں، جو آج بھی بغیر پیسے کے کسی کا کام نہیں کرتے، جو A-17 کے کیسوں میں بھی پیسے لئے بغیر فائل آگے نہیں چلاتے انہیں معطل یا ٹرانسفر نہیں کیا گیا چونکہ وہ بہت با اثر ہیں، وہ عوام کو دونوں ہاتھوں سے لوٹ رہے ہیں لیکن کوئی نہ کوئی تو ان کی پشت پناہی کر رہا ہے، جرائم کی اتنی لمبی فہرست کے باوجود ان کے خلاف کوئی اتھارٹی کارروائی کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتی۔ ایماندار اور بے گناہ ملازمین کو سزا دینا اور بے ایمان اور کرپٹ ملازمین کی سرپرستی کرنا کہاں کا انصاف ہے؟ سیکرٹری ہیلتھ کے

اس ناروا روّیے، ظلم اور بے انصافی کی وجہ سے 62 معطل شدہ ملازمین جن کی تنخواہیں تک بند ہیں، ان کی فیملیز متاثر ہو رہی ہیں، ان کے بچوں کی تعلیم رُک گئی ہے اور وہ دربدر کی ٹھوکریں کھانے پر مجبور ہیں لیکن ان کی کوئی شنوائی نہیں ہے۔ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ میں ایک عرصے سے کرپشن کا بازار گرم ہے، ادویات سے لے کر equipment اور ملازمین کی بھرتیاں حتیٰ کہ ہیلتھ کے ہر شعبے میں کرپشن کی داستانیں موجود ہیں۔ جب تک ہم اس کی fair انکوائری کروا کر culprits کو کیفر کردار تک نہیں پہنچائیں گے اس وقت تک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ میں یہی اُودھم مچا رہے گا۔ لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ اس معاملے کو probe کرنے کے لئے یہ تحریک پارلیمانی کمیٹی کے سپرد کی جائے جو ایک certain period میں انکوائری کر کے انصاف کے تقاضے پورے کرے۔ سیکرٹری ہیلتھ کے درج بالا اقدام کی وجہ سے نہ صرف ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے ملازمین بلکہ پنجاب بھر کی عوام میں بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! اس تحریک التوائے کار کا جواب منگوالیں۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

جناب شوکت راجہ: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو سپیشل کمیٹی کے سپرد کیا جائے اس کے متعلقہ بہت ساری چیزوں کا میرے پاس بھی ریکارڈ موجود ہے۔۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! let the answer come اس تحریک التوائے کار کے concern minister کو بتاتے ہیں let him come with the answer اور جو آپ کہہ رہے ہیں یہ تشویش ناک بات ہے اگر یہ اسی صورت میں ہوئی تو we will open the debate in the House.

جناب شوکت راجہ: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، اگلی تحریک التوائے کار نمبر 24/238 محترمہ نیلم جبار صاحبہ کی ہے۔ جی، محترمہ نیلم جبار صاحبہ!

ایڈن گارڈن ہاؤسنگ سکیم گجومتہ لاہور کے مالکان کالوگوں کے ساتھ فراڈ

محترمہ نیلم جبار چودھری: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ معاملہ یہ ہے کہ ایڈن گارڈن ہاؤسنگ سکیم فیروز پور روڈ، گجومتہ لاہور اسلامی جمہوریہ پاکستان کی تاریخ کا سب سے بڑا فراڈ پراجیکٹ ہے جس کے باعث 10 ہزار سے زائد سادہ لوح پنشنرز، غریب بیوہ یتیم اور مسکین لوگ اپنی زندگی بھر کی جمع پونجی، زیورات اور دوسری قیمتی اشیاء بیچ کر اپنی ذاتی رہائش یا پلاٹ کی خواہش میں گنوا بیٹھے ہیں۔ جناب سپیکر! 2009 سے شروع ہونے والی اس ایڈن گارڈن ہاؤسنگ سکیم کے مالکان نے 2013 تک تمام اقساط وصول کرنے کے بعد ڈویلپمنٹ مکمل کرنے اور پلاٹس کا قبضہ دینے کی یقین دہانی کروائی تھی۔ مذکورہ ایڈن سکیم کے متاثرین نے تمام اقساط تو 2013 تک ادا کر دیں لیکن سالہا سال کا عرصہ گزرنے کے باوجود وہاں ڈویلپمنٹ کا نام و نشان نہ ہے۔ ایڈن متاثرین نے تمام متعلقہ محکموں میں اپنی دادرسی کے لئے ہزاروں درخواستیں جمع کرائیں لیکن کسی قسم کی شنوائی نہیں ہوئی۔ گزشتہ سالوں میں اکثر غریب متاثرین پلاٹس اور اپنے گھر کا خواب آنکھوں میں لئے ساری زندگی کرایوں کے مکانوں میں دھکے کھا کر کسمپرسی کی حالت میں اس دارِ فانی سے رخصت ہو چکے ہیں۔ حکومت کی بنیادی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ اپنے عوام کے جان و مال کا تحفظ کرے۔ ایڈن متاثرین میں بیشتر کو تو پلاٹس کا قبضہ ہی نہیں دیا گیا جبکہ چند ایسے بھی ہیں جن کے پاس کاغذی قبضہ موجود ہے لیکن وہ اپنے پلاٹس پر مکان تعمیر نہیں کر سکتے اور جب وہ تعمیر شروع کرتے ہیں تو انہیں ایڈن انتظامیہ زبردستی روک دیتی ہے۔ جناب سپیکر! یہ ایک سلگتا ہوا معاملہ ہے جو گزشتہ کئی سالوں سے حل طلب ہے لیکن نادیدہ قوتیں اس معاملہ کو حل کرنے میں دلچسپی نہیں رکھتیں اور اس کی چنگاریوں کی تکلیف اور جلن نا صرف ایڈن کے متاثرہ شخص کو بلکہ اس سے جڑے ہوئے ہر شخص کو محسوس ہو رہی ہے۔ اس معاملہ کی سنگینی اور متاثرین کو فوری انصاف دلانے کے لئے یہ ایوان اپنا کردار ادا کرے۔ عوام میں انتہائی بے چینی،

اضطراب اور غم و غصہ پایا جاتا ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! یہ as a matter of fact matter is pending before the NAB Authorities یہ مختلف judicial proceedings میں بھی ہیں لیکن اس کا جواب تو ضرور آپ کے محکمہ ہاؤسنگ سے آنا چاہئے کہ وہ لوگ جنہوں نے اتنے سالوں سے پیسے دیئے ہوئے ہیں، وہ بہت بڑا طبقہ ہے، ہزاروں کی تعداد میں لوگ ہیں اور یہاں تک بھی ہوا کہ وہاں پر کوئی ایسے incident بھی ہوئے کہ انہوں نے کسی فوتیدگی پر scene create کئے تو اس کا جواب ضرور آنا چاہئے۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، سمیع اللہ صاحب!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! معزز رکن نے جو مسئلہ اٹھایا ہے اُس کے بارے میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ کسی ایک ہاؤسنگ سوسائٹی کا ایشو نہیں ہے۔ اب کم از کم پنجاب کی حد تک بات کریں تو یہاں جس انداز سے ہماری ایگریکلچر لینڈ کو یہ ہاؤسنگ سوسائٹیوں کی نذر کیا جا رہا ہے وہ ایک الگ موضوع ہے لیکن جس سنگینی کی طرف اس تحریک التوائے کار میں ہماری توجہ مبذول کروائی گئی ہے میری request ہے کہ اس کو صرف ایڈن تک specific نہ رکھا جائے بہت ساری ہاؤسنگ سوسائٹیز کے جو متاثرین ہیں جن سے سالہا سال سے پیسے لے لئے جاتے ہیں لیکن اُن کو پلاٹ کی شکل بھی دیکھنا نصیب نہیں ہوتی اور یہ جو ہاؤسنگ سوسائٹیز کا بزنس ہے اس میں اچھے لوگ بھی ہیں لیکن یقین مانیے یہ اب زیادہ تر ایک لینڈ مافیا کی شکل اختیار کر گیا ہے اور شاید پورے پاکستان کی تو ہماری ذمہ داری بھی نہیں ہے۔ اب بحریہ ٹاؤن کراچی میں کیا کر رہا ہے وہ ہمارے ڈومین میں نہیں آتا۔ لیکن پنجاب کے اندر جو کچھ ہو رہا ہے میری آپ سے گزارش ہے کہ اس پر ایک دن debate رکھیں اس کے دو رُخ ہیں پہلا رخ ہے کہ ہماری ایگریکلچر لینڈ کو ختم کیا جا رہا ہے پنجاب کے اندر اس کے اعداد و شمار سامنے آنے چاہیے کہ پچھلے 10 سال میں، 15 سال

میں، 20 سال میں پنجاب کی کتنی قیمتی ایگریکلچر لینڈ تھی جس کے سینے کے اندر ہم نے سریہ اور سیمنٹ ٹھوک دیا ہے اور وہ فصل اُگانے کے قابل نہیں ہے اور دوسرا رخ جو اس تحریک التوائے کار میں کہ جو مظلوم اپنی فائلیں پکڑ کے دربدر کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں، یہ صرف ایک سوسائٹی تک اس کا دائرہ اختیار نہیں ہے یہ بحث اس ہاؤس میں پورے پنجاب کی ہاؤسنگ سوسائٹیز کے متعلق ہونی چاہئے اس میں ایسے تمام کالے چہرے والے لینڈ مافیا کو یہاں بے نقاب بھی کریں اور ان کو نکیل ڈالنے کا بھی کوئی بندوبست کیا جائے بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، وزیر پارلیمانی امور!

جناب احسن رضا: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، رائے صاحب پھر discussion start ہو جائے گی۔ میرے پاس ٹائم تھوڑا رہ گیا ہے تحریک التوائے کار کا میرا constraint ہے ابھی کچھ اور معزز ممبرز کی تحریک التوائے کار رہتی ہیں تو میں اس کو ریفر کر رہا ہوں جواب آتا ہے۔۔۔

جناب احسن رضا: جناب سپیکر! ایک منٹ۔

جناب سپیکر: رائے صاحب! ایک دفعہ کہنا کافی ہوتا ہے۔ جی، منسٹر صاحب! اس کا جواب منگوالیں۔ we are referring it جواب آنے دیں جس دن جواب آئے گا پھر ان شاءاللہ اس پر بات کریں گے۔ جی، اگلی تحریک التوائے کار جناب عدنان ڈوگر صاحب کی طرف سے ہے۔ جی، عدنان ڈوگر صاحب!

جنوبی پنجاب سیکرٹریٹ کا قیام نہ ہونے کی وجہ سے سائلین کو پریشانی کا سامنا

جناب محمد عدنان ڈوگر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ انتہائی اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کاروائی کو معطل کیا جائے۔ معاملہ یہ ہے کہ جنوبی پنجاب کی عوام تخت لاہور کی غلامی سے کبھی بھی آزادی حاصل نہیں کر سکے گی۔ جنوبی پنجاب secretariat کے قیام کے لئے قانون سازی کی گئی اربوں کے فنڈز مختص کئے گئے، بجٹ میں باقاعدہ علیحدہ اکاؤنٹ کھولا گیا اور وہاں پر 1 سے لے کے 18 تک کے ملازمین کے

معاملات کو دیکھا جاتا تھا ان کے مسائل کو موقع پر حل کیا جاتا تھا، اب بے چارہ ملازم کہاں جائے سائل بھکر سے لے کر رحیم یار خان تک، رحیم یار خان سے پھر لاہور کا سفر کرے گا۔ آخر کب تک یونہی جنوبی پنجاب کی عوام کو دلاسے دیتے رہیں گے۔ کبھی صوبہ جنوبی پنجاب کے نام پر، کبھی بہاولپور کے نام پر ہمارے ساتھ زیادتی ہوتی رہی۔ کیا ہم سب ممبران متحد ہو کر اور اختلافات سے بالاتر ہو کر عوامی مفادات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس مسئلے کو حل نہیں کر سکتے جب بھی کوئی فرد واحد آتا ہے اپنی مرضی سے محکموں کو پرائیویٹ کر دیتے ہیں اور ایک نوٹیفکیشن کے تحت تمام محکمہ جات کے secretaries کو واپس بلایا جاتا ہے کیا یہ معاملہ ایوان کی مشاورت اور ایوان میں زیر بحث لانے کے بعد نہیں ہو سکتا تھا اتنی عجلت اور جلدی کیوں تھی اس کے پیچھے کیا مقاصد تھے؟ میری استدعا ہے اس تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر! یہ ہمارے جنوبی پنجاب کے چھ کروڑ عوام کا مسئلہ ہے اس پر مہربانی کر کے ضرور نوٹس لیں اور اس کو ہاؤس میں open کریں، بے شک left کے لوگ ہیں، بے شک right کے لوگ ہیں ہمارے جنوبی پنجاب صوبہ secretariat پر بڑا کام ہوا ہے اس پر مہربانی کر کے فوراً action لیں۔

جناب سپیکر: جی ڈوگر صاحب! تشریف رکھیں۔ جی، وزیر پارلیمانی امور! یہ محمد عدنان ڈوگر صاحب کی ایک Adjournment Motion ہے اس پر بہت سے معزز اراکین نے اور بھی Adjournment Motions دی ہیں ہم آج صرف ایک لے رہے ہیں۔ اس میں concern چند روز قبل کیا گیا ایک فیصلہ ہے۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جی، ابھی آپ نے اس پر مجھے پہلے بالکل کہا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! پھر kindly آپ اس کا جواب منگوالیں۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جی، میں اس کا جواب منگواتا ہوں ہمارا جو اگلا اجلاس 7 تاریخ کو ہے اُس میں اس کا جواب۔۔۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! 7 تاریخ سے پہلے اس کا جواب منگوالیں۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور(جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! آپ نے مجھے پہلے بھی 7۔جون کا کہا تھا تو ان شاءاللہ next session 7th June تک اس کا جواب آ جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! 7 جون سے پہلے منگوا لیں۔

جناب محمد اسماعیل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: اس تحریک سے related ہی بات ہونی چاہئے۔

جناب محمد اسماعیل: جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، پھر آپ تشریف رکھیں اور مجھے کارروائی چلانے دیں۔ میں آپ کو بعد میں بات کرنے کا موقع دوں گا۔ اب چودھری محمد اعجاز شفیع اپنی تحریک التوائے کار پیش کریں۔

کیڈٹ کالج خان پور فعال نہ ہونے سے ہزاروں طلباء تعلیم سے محروم

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے، مسئلہ یہ ہے کہ جنوبی پنجاب کے واحد کیڈٹ کالج خان پور کے قیام کو عرصہ تقریباً پانچ سال گزر جانے کے باوجود نہ کسی عملے کی تعیناتی ہوئی ہے اور نہ ہی کلاسز کا آغاز ہو سکا، کروڑوں روپے کی لاگت سے اڑھائی سو ایکڑ رقبہ پر تعمیر کردہ کالج کی عمارت ویران پڑی ہے اور خستہ حالی کا شکار ہو رہی ہے، حکومت کا کروڑوں کا منصوبہ سیاست کی نذر ہو جانے کی وجہ سے جہاں قومی خزانے کا نقصان ہوا ہے وہاں اس کالج کے مکمل ہو جانے کے باوجود functional نہ ہونے سے ہزاروں طلباء تعلیم کے زیور سے محروم ہو رہے ہیں، جس کی وجہ سے صوبے کی عوام اور خاص طور پر ضلع رحیم یار خان اور خاص طور پر حلقہ پی پی۔258 کی عوام میں شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر! یہ کیڈٹ کالج 250 ایکڑ رقبہ پر بنا ہوا ہے، اب پتا چلا ہے کہ اس کا administrative control پاکستان نیوی کو دے دیا گیا ہے اور وہ اس کالج کو run کرنے کے لئے 200 ملین روپے ڈیمانڈ کر رہے ہیں اس کو بنے ہوئے چار سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔

جناب سپیکر: جی، شفیع صاحب! یہ بہت ضروری بات ہے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! اتنا بڑا کالج ہے جس پر اربوں روپے لگے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! یہ چودھری صاحب کی بہت ضروری بات ہے لہٰذا اس کا جواب منگوا لیں یہ اگر تو پنجاب گورنمنٹ کے زیر انتظام چل سکتا ہے یا پنجاب گورنمنٹ اس کو بنا کر دے سکتی ہے اور اس حوالے سے کیا بندوبست ہو رہے ہیں کیونکہ اڑھائی سو ایکڑ رقبہ پر تعمیر شدہ کالج چار سال سے abandoned پڑا ہے اس کا جواب منگوا لیں؟

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جی ٹھیک ہے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! کالج تو بنا ہوا ہے لیکن اس کو چلانے کے لئے فنڈز درکار ہیں۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! اس کا جواب آ لینے دیں۔

جناب محمد اسماعیل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، اسماعیل صاحب!

جناب محمد اسماعیل: جناب سپیکر! میں نے 20۔مئی کو کارپوریشن چیف آفیسر کے خلاف ایک تحریک پیش کی تھی اور آپ نے وعدہ کیا تھا کہ اس کا جواب منگوایا جائے چیف آفیسر فیصل آباد اپنے حق میں زبردستی جواب اکٹھے کر رہا ہے تو میری استدعا ہے کہ چیف آفیسر کو اس تحریک کا جواب آنے تک سیٹ سے معطل کیا جائے تاکہ وہ کسی پر بھی دباؤ نہ ڈال سکے۔

جناب سپیکر: اسماعیل صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ وزیر پارلیمانی امور صاحب! یہ جو میرے ہاتھ میں Adjournment Motions کے جوابات ہیں، یہ ان میں سے کئی تحاریک ایسی ہیں جو کہ 11۔مارچ سے pend چلی آ رہی ہیں۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جی۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ یہ ensure کریں کہ یہ تمام متعلقہ محکمہ جات اس کا فوری جواب دیں کیونکہ اگر چار، چار ماہ کی pendency ہو گی اور ہر سیشن میں ہم ان تحاریک کو ایجنڈے پر لائیں گے تو یہ ایک عذاب مسلسل ہو گا۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں ان شاءاللہ کوشش کرتا ہوں اگلے سیشن تک ان کے جوابات منگوالوں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! جن معزز منسٹر صاحبان کا یہ بزنس ہے They should act like government sir. They should come in the House.

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جی ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! اس میں ایک تحریک التوائے کار آپ کے محکمہ سے متعلقہ ہے اور کیا جم خانہ کلب والی تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے؟

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جی، اس وقت میرے پاس جواب نہیں ہے لیکن اس تحریک التوائے کار کا جواب موصول ہو گیا ہے، وہ میں آپ کو next sitting پر پیش کر دوں گا۔ آپ نے پھر پوچھا نہیں تھا لیکن میں اس سے اگلے دن جواب لے آیا تھا۔

جناب سپیکر: اگر آپ مناسب سمجھیں تو before the rising of this sitting آپ اس کا جواب منگوالیں اور آپ اس حوالے سے ہاؤس کو بھی apprise کر دیں۔ ہم دیکھتے ہیں کیونکہ اس Adjournment Motions کا بہت important matter ہے کہ آج کے دور میں 417 روپے میں ایک private entity کو پنجاب گورنمنٹ یہ زمین 417 روپے لیز پر دے سکتی ہے تو اس حوالے سے ہمیں پتا تو چلے۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں اس کا جواب منگوالیتا ہوں۔ شاید زمین کے حوالے سے وہ اتنے ہی پیسے دے رہے تھے، لیکن وہ انکم ٹیکس، سیلز ٹیکس اور پراپرٹی ٹیکس کی مد میں وہ کروڑوں روپے دے رہے ہیں انہوں نے مجھے ساری تفصیل بھیجی تھی وہ میں آپ کو دکھا دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! Let the House be apprised.

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! آپ کی بات بالکل درست ہے but If the matter is in the High Court, can you discuss that?

MR SPEAKER: No at all.

MR AFTAB AHMAD KHAN: That is already in the High Court. How can you discuss it? The matter is subjudice.

جناب سپیکر: رانا صاحب! تو مجھے بتائیں کہ وہ رپورٹ کس کیس کے تحت ہے؟

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! یہ تو میں بتا رہا ہوں۔

MR SPEAKER: The House needs to be informed with exact information unless this matter is subjudice.

MR AFTAB AHMAD KHAN: I agreed that.

MR SPEAKER: Rana Sahib, I need to know whether the matter of 417 rupees lease is subjudice. If it is, please bring in the record.

MR AFTAB AHMAD KHAN: The issue is if anything is relating to Gym Khana...

جناب سپیکر: No sir no, that could not be the case. اگر یہ matter subjudice ہے that the matter of Rs. 417 on lease than yes, it is subjudice we will not discuss it. If it is just about the Gym Khana for any other purpose...

MR AFTAB AHMAD KHAN: This is not my issue I say this matter relates to....

جناب سپیکر: Let the minister Sahib come and reply. جی، سمیع اللہ خان! آپ کچھ بات کرنا چاہ رہے تھے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں کہہ رہا تھا کہ اس تحریک التوائے کار کا جواب آجائے کیونکہ رانا آفتاب کی statement پر تو اس کا فیصلہ نہیں ہو سکتا۔

جناب سپیکر: جی، بالکل فیصلہ نہیں ہو سکتا تو. I outright rejected his contention.

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں بس یہی بات کرنا چاہتا تھا۔

جناب راشد طفیل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، راشد صاحب!

جناب راشد طفیل: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ رائیونڈ سے کوڈ کشن روڈ اور چھانگا مانگا ایک سڑک ہے جو کہ میرے حلقہ پی پی۔175 سے گزرتی ہے، اس کے دو ایشو ہیں ایک تو یہ ہائی وے سنگل سڑک ہے اور دوسرا ٹرانسپورٹ کا ایشو ہے۔ یہ بہت چھوٹی سڑک ہے اور وہاں پر رش زیادہ ہے چونکہ انڈسٹری ایریا ہے، وہاں پر تقریباً روزانہ ایکسیڈنٹ کی وجہ سے کم از کم ایک سے دو جانیں ضائع ہو جاتی ہیں۔ میری ہائی وے ڈیپارٹمنٹ سے گزارش ہے کہ اس پر فوری طور پر ایکشن لیا جائے، ایک تو سڑک کو مرمت اور دوسرا ڈبل کیا جائے۔ دوسری genuine گزارش ٹرانسپورٹ کی ہے، وہاں سڑکوں پر انڈسٹریز کی بسیں اتنی زیادہ تیز سپیڈ سے چلتی ہیں کہ اس کا کوئی اندازہ ہی نہیں ہے، یہ بسیں خستہ حالت ہیں، ان کی وجہ سے بہت سے accidents ہوئے ہیں جس کے نتیجے میں کئی گھروں کے بچے، کسی کا باپ اور کسی کا بیٹا اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھا ہے۔ وہاں پر روزانہ ایکسیڈنٹ ہوتے ہیں، آپ بے شک 1122 ادارے سے اس بابت رپورٹ منگوالیں کہ کتنی اموات روزانہ ہو رہی ہیں؟ آپ بھی وہاں کے رہائشی ہیں تو میری گزارش ہے کہ آپ اس حوالے سے کوئی ایکشن لیں۔

جناب سپیکر: راشد صاحب! میں آپ کو suggest کرتا ہوں کہ آپ اس حوالے سے آج ہی اسمبلی سیکرٹریٹ کو ایک Adjournment Motion move کریں کیونکہ یہ بہت اہم ایشو ہے۔ آپ نے بہت اہم نکتے پر پوائنٹ آف آرڈر پر بات کی ہے لیکن پوائنٹ آف آرڈر پر ہم کچھ کر نہیں سکتے لہٰذا آپ اس حوالے سے ایک Adjournment Motion move کریں جس پر گورنمنٹ سے proper answer لیتے ہیں۔

جناب راشد طفیل: جناب سپیکر! دوسرا میں نے پہلے آپ سے ایک گزارش کی ہوئی تھی کہ میں گیٹ پر کھڑا تھا۔

جناب سپیکر: راشد صاحب! وہ we will internally deal it اجلاس کے بعد آپ میرے پاس چیمبر میں تشریف لائیں we will properly enquire it اس حوالے سے مجھے ڈپٹی سپیکر نے communicate کیا ہے، اس کو enquire کرتے ہیں لہٰذا آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد اویس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی اویس صاحب! کیا آپ کا پوائنٹ آف آرڈر اس سے relevant ہے؟

جناب محمد اویس: جناب سپیکر! میرا ایک emergency matter ہے لہٰذا آپ مجھے ایک منٹ بات کرنے کا موقع دے دیں۔ میرے حلقے سے ابھی ایک میسج آیا ہے کہ ایک معصوم بچہ گٹر کے hole میں گر گیا ہے کیونکہ گٹر کا ڈھکن موجود نہیں تھا اس بچے کی حالت بہت بُری ہے اس کو لاہور ایمرجنسی میں شفٹ کیا جا رہا ہے، وہاں میرے حلقے میں لیبر کالونی ظفر آباد جوئیاں والا موڑ ہے اس کے لئے کوئی اتنا فنڈ بھی نہیں چاہئے اس طرح کا ایک incident پہلے بھی ہو چکا ہے، لوکل ایڈمنسٹریشن ایک گھنٹے کے اندر اس کا حل نکال سکتی ہے۔ آپ منسٹر صاحب سے کہہ دیں کہ یہ مسئلہ فوری حل کروا دیں۔

جناب سپیکر: جی ٹھیک ہے۔

جناب محمد اویس: جناب سپیکر! اس بچے کی حالت بہت نازک ہے۔

جناب سپیکر: اویس صاحب! آپ اس حوالے سے ایک adjournment motion move کریں اور میں ہیلتھ منسٹر صاحب سے کہتا ہوں کہ اس بچے کا خیال کریں اور main holes کے مسئلے کو بھی دیکھتے ہیں۔

جناب محمد اویس: بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: اب ہم گورنمنٹ بزنس شروع کرتے ہیں۔

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! میری تحریک التوائے کار ہے۔

جناب سپیکر: آپ کی تحریک التوائے کار کا کیا نمبر ہے؟

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! میری تحریک التوائے کار نمبر 250 ہے۔ اگر اجازت ہو تو میں اسے پیش کر دوں۔

جناب سپیکر: جی۔

ڈاکٹر اے کیو خان ہسپتال ٹرسٹ کے معاملات پر قبضہ کرنے کی کوشش

جناب محمد بلال یامین: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ معاملہ یہ ہے کہ روز نامہ دی نیوز لاہور کی اشاعت مورخہ 30۔ مئی 2024 میں رپورٹ ہوا ہے کہ ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے نام سے منسوب ڈاکٹر اے کیو خان ہسپتال ٹرسٹ کے معاملات پر فراڈ کے ذریعے قبضہ کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ ڈاکٹر اے کیو خان ہسپتال ٹرسٹ کی اس وقت نگرانی ان کی صاحبزادی محترمہ ڈاکٹر دینہ کر رہی ہیں۔ لاہور کا ایک منظم گروپ بار بار ایک جعلی ڈیڈ کے ذریعے ٹرسٹ پر قبضہ کرنا چاہتا ہے۔ پاکستان کے طول و عرض میں ڈاکٹر اے کیو خان کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور عوام میں ان کے نام سے منسوب ٹرسٹ ہسپتال پر قبضہ کی متعدد کوششوں پر عوام میں شدید اضطراب پایا جاتا ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: وزیر خوراک آپ متعلقہ منسٹر کو communicate کر کے جواب منگوالیں۔

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جی ٹھیک ہے۔

سرکاری کارروائی

عام بحث

صوبہ میں امن وامان اور گنے کی خریداری پر عام بحث

جناب سپیکر: اب ہم گورنمنٹ بزنس شروع کرتے ہیں آج کے ایجنڈے پر Law and Order situation in the Province and Procurement of Sugarcane پر عام بحث ہے۔ بحث کا آغاز متعلقہ وزیر کی تقریر سے ہو گا تاہم دیگر اراکین جو اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ

اپنے نام مجھے بھجوا دیں۔ پہلے procurement of sugarcane سے شروع کر لیتے ہیں let's take the first item وزیر پارلیمانی امور ایوان سے باہر گئے ہیں وہ واپس آ کر لاء اینڈ آرڈر پر بات کرتے ہیں۔ حکومتی بنچز سے بھی جو معزز ممبران بات کرنا چاہتے ہیں وہ اپنے نام دے دیں۔ Time is extended for one hour please. جی، وزیر خوراک!

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ پنجاب میں 47 شوگر ملز ہیں، ابھی جو 24-2023 کا کرشنگ سیزن گزرا ہے اس میں 41 شوگر ملز نے participate کیا ہے۔ انہوں نے جو گنا خریدا ہے اس کی ٹوٹل amount تقریباً 500۔ ارب روپے بنتی ہے۔ اس کی proper monitoring صوبائی کین کمشنر کا آفس کر رہا ہوتا ہے کہ جو کسان گنا شوگر ملز کو دیتا ہے اس کی payment 15 دنوں کے اندر ensure کروانے کے لئے اور معاملات کو دیکھنے کے لئے شوگر کین کمشنر کی ڈیوٹی ہوتی ہے اور جتنے بھی ڈسٹرکٹس کے ڈپٹی کمشنرز ہوتے ہیں وہ ایڈیشنل شوگر کین کمشنر کے طور پر act کرتے ہیں۔ تقریباً 97 فیصد کے قریب payments کو ensure کیا گیا ہے کہ وہ growers تک پہنچا دی جائیں لیکن ابھی بھی 2.5 فیصد payments due ہیں ensure کریں گے کہ وہ بھی اسی running month میں ہر صورت میں growers تک پہنچیں۔

جناب سپیکر! 11 کے قریب شوگر ملز کی payments due ہیں ان کے خلاف maximum legal action کے لئے recommendations گئی ہیں، ان کے پاس جو سٹاکس موجود ہیں ان کے against ڈپٹی کمشنر کے پاس اختیار ہے وہ ان کی hearing کرے گا اور وہاں مقامی سطح پر چیزوں کو resolve کرنے کی کوشش کرے گا۔ کرشنگ کا ٹائم اور duration کیبنٹ اور گورنمنٹ منظور کرتی ہے، اس دفعہ نگران حکومت نے اسے end of November announce کیا تھا اور مارچ تک کرشنگ ٹائم ہوتا ہے۔ اس کے بعد payments onwards start ہوتی ہیں اور میں confidently یہ کہہ سکتا ہوں کہ جب سے ہماری گورنمنٹ آئی ہے تقریباً 20۔ ارب روپے کی payments کو ensure کروایا گیا ہے۔ ابھی جو 12 billion کی remaining amounts ہیں میں ان کے حوالے سے ایوان میں آنے سے پہلے کین کمشنر اور اپنے ڈیپارٹمنٹ کے لوگوں سے پوچھ رہا تھا تو انہوں نے یہ کہا ہے کہ ہم اسے running month

میں ensure کروادیں گے کہ payments مل جائیں۔ جن شوگر ملز کے خلاف action ہوا ہے میں نے ڈیپارٹمنٹ سے کہا ہے کہ follow up کریں اور بجٹ سیشن کے دوران جن جن ایریاز میں شوگر ملز default میں ہیں، میں default تو نہیں کہہ سکتا بلکہ جن کی payments delay ہیں وہ بجٹ اجلاس کے دوران ان کی payments کو ensure کرائیں گے۔

جناب سپیکر! میں یہاں ایوان میں بیٹھوں گا معزز ممبران کی طرف سے جو بھی تجاویز آئیں گی میں انہیں note کر کے ضرور کوشش کروں گا کہ متعلقہ ڈپٹی کمشنرز کو communicate کروں، ان سے رپورٹ لوں اور اسے ensure کروں کہ میں نے یہاں پر کہا ہے کہ ہم دو تین ہفتوں میں payments کو minimize کروادیں گے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، قائد حزب اختلاف!

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میں نے دونوں subjects پر بات کرنی ہے لہٰذا اگر وزیر پارلیمانی امور بھی بات کر لیں تو بہتر ہو گا۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں مناسب ہو گا کہ آپ procurement of sugarcane پر بات کر لیں۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! پھر اتنی دیر میں جنید افضل ساہی صاحب یا اعجاز شفیع صاحب بات کر لیتے ہیں۔ جب وزیر پارلیمانی امور بات کر لیں گے تو پھر میں دونوں subjects پر بات کر لوں گا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ جب وزیر پارلیمانی امور ایوان میں آتے ہیں تو وہ اپنی سٹیٹمنٹ دے لیں پھر اس کے بعد آپ بات کر لینا۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، اعجاز شفیع صاحب!

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! شکریہ، ایاک نعبد وایاک نستعین۔ وزیر خوراک نے شوگر کین پر جو سٹیٹمنٹ دی ہے مجھے سمجھ نہیں آتی کہ انہوں نے کہاں سے یہ information gather کی ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب سمیع اللہ خان کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

(اذان مغرب)

جناب چیئرمین: جی، اعجاز شفیع صاحب!

جناب آفتاب احمد خان: خان صاحب! مبارک ہو۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: ایاک نعبد وایاک نستعین۔

معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے آوازیں: آپ بار بار کیوں پڑھ رہے ہیں؟

چودھری محمد اعجاز شفیع: میں نے ایاک نعبد وایاک نستعین پڑھا ہے۔ کیا آپ مسلمان نہیں ہیں؟ آپ کو پسند نہیں ہے؟

معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے آوازیں: اذان ہوئی ہے آپ نماز پڑھیں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: آپ نماز کا وقفہ کروالیں۔

جناب چیئرمین: اعجاز شفیع صاحب! آپ بات کریں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایاک نعبد وایاک نستعین۔ جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے opening speech میں کہا ہے کہ مجھے نہیں معلوم کہ یہ کہاں سے facts لے کر آئے ہیں۔ پنجاب میں 41 actual شوگر ملز ہیں ان میں سے 14 شوگر ملز ایسی ہیں جنہوں نے ابھی تک payments نہیں کیں اور تقریباً 20 بلین روپے کی رقم outstanding ہے۔

جناب سپیکر! The Punjab Sugar Factories Control Act, 1950 کے Section14(10) کے تحت اگر شوگر ملز والے پندرہ دن کے اندر payment نہ کریں تو اس outstanding رقم پر انہیں گیارہ فیصد مارک اَپ دینا ہوتا ہے۔ آج گنّے کا season close ہوئے چار مہینے ہو چکے ہیں۔ شوگر مافیا گروپ نے غریب کاشتکاروں کے 20 بلین روپے روکے ہوئے ہیں۔ اس شوگر مافیا گروپ میں دو ہی خاندان ہیں جن میں ایک شریف خاندان اور دوسرا زرداری خاندان ہے۔ ان لوگوں نے تمام شوگر ملز پر قبضہ کیا ہوا ہے اور یہ گروپ غریب کاشتکاروں کا خون چُوس رہا ہے۔ جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ پندرہ دن کے بعد اگر شوگر ملز والے ادائیگی نہ کریں تو انہیں کاشتکار کو گیارہ فیصد مارک اَپ دینا ہوتا ہے۔ یہاں تو کاشتکاروں کو ان

کی original payment بھی آج تک نہیں کی گئی۔ میرے ضلع کے اندر چھ شوگر ملز ہیں اور ان کے ذمے کاشتکاروں کی 4 بلین روپے کی رقم outstanding ہے۔ رحیم یار خان کی شوگر ملز نے کاشتکاروں کے 4۔ ارب روپے کی ادائیگی کرنی ہے۔

جناب سپیکر! The Punjab Sugar Factories Control Act, 1950 کے Section 13(a) کے تحت اگر شوگر ملز والے پندرہ دن کے بعد کاشتکاروں کے پیسے نہیں دیتے تو متعلقہ ضلع کا ڈی۔ سی جو کہ ڈسٹرکٹ شوگر ملز کنٹرول آفیسر بھی ہوتا ہے اس کے پاس اختیار ہے کہ وہ متعلقہ شوگر ملز کا stock یا ان کی پراپرٹی کو ضبط کر لے۔ آج 3 جون 2024 ہے۔ منسٹر صاحب مجھے بتادیں کہ کیا انہوں نے کسی شوگر ملز کے خلاف اس طرح کا کوئی ایکشن لیا ہے؟ چونکہ یہ شوگر ملز مافیا ہے اس لئے ان کے خلاف کوئی ایکشن نہیں لیا جاتا۔ غریب کاشتکار اس حکومت کی priority نہیں ہے۔ زراعت اس حکومت کی priority نہیں ہے۔ گندم کی فصل کا انہوں نے جو حشر کیا ہے وہ آپ کے سامنے ہے۔ کاشتکاروں کے ساتھ جو ظلم اور زیادتی ہوئی ہے اس کی وجہ سے کاشتکار خون کے آنسو رو رہا ہے۔ اس کی گندم آج کوئی -/2400 روپے فی من کے حساب سے بھی خریدنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ یہی حال گنّے کے کاشتکاروں کا ہے۔

جناب سپیکر! شریف برادران کی حکومت ہے اور یہ خود ہی شوگر ملز مافیا ہیں۔ میرے ضلع رحیم یار خان میں انہوں نے تین شوگر ملز لگائی ہیں۔ رحیم یار خان میں انہوں نے شوگر ملز کیوں لگائی ہیں؟ اس لئے کہ سنٹرل پنجاب میں recovery کم تھی اور یہ رحیم یار خان چلے گئے ہیں۔ یہ سنٹرل پنجاب میں defaulter بھی تھے۔ رحیم یار خان میں چودھری شوگر مل کی سب سے زیادہ outstanding amount ہے جو کہ شریف برادران کی ملکیت ہے۔

جناب چیئرمین! پچھلے دنوں ایک statement آئی ہے کہ ہمیں چینی export کرنے کی اجازت دی جائے۔ شوگر ملز مافیا کی طرف سے یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ ہمیں چینی export کرنے کی اجازت دی جائے۔ یہ دو تین خاندان ہیں جو کہ ساری شوگر ملز کو کنٹرول کر رہے ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا ہے کہ ہمیں چینی export کرنے کی اجازت دی جائے کیونکہ ہمارے پاس سٹاک بہت زیادہ ہے۔ یہ ان کی ایک planning ہے۔ حکومت نے کہا کہ اچھا دیکھتے ہیں۔ ایک ہفتے کے بعد حکومت کی statement آگئی کہ ہم چینی export نہیں کرنے دیں گے کیونکہ اس کی وجہ سے

یہاں ہمارے ملک میں چینی کی قیمت بڑھ جائے گی۔ شوگر ملز کی طرف سے یہ statement صرف اس لئے دی گئی ہے تاکہ غریب کاشتکار کے گنّے کی قیمت کو کم کیا جائے۔ میں آج on the floor of the House کہہ رہا ہوں کہ کاشتکار مکاؤ پروگرام والی حکومت اور کسان دشمن حکومت کی اگلی planning یہ ہے کہ یہ اگلے سیزن میں گنّے کی قیمت -/300 روپے فی من پر لے جائیں گے۔ دوسری طرف fertilizers کی prices بہت زیادہ بڑھ گئی ہیں۔ آج بھی کھادیں کنٹرول ریٹس پر نہیں مل رہیں۔ ہر کھاد دو یا تین ہزار روپے اصل قیمت سے مہنگی مل رہی ہے۔ پہلے یوریا کھاد کی بوری -/1200 روپے میں ملتی تھی اور آج پانچ ہزار روپے میں مل رہی ہے۔ اسی طرح ڈی۔اے۔پی کھاد کی بوری پہلے -/2600 روپے میں ملتی تھی جبکہ آج -/14000 روپے میں مل رہی ہے۔ موجودہ حکومت نے گندم کے کاشتکار کو تباہ و برباد کر دیا ہے اور اب یہ لوگ گنّے کے کاشتکار کو تباہ کرنے کے در پے ہیں۔ آج بھی گنّے کے کاشتکاروں کی اربوں روپے کی payments شوگر ملز والوں نے روکی ہوئی ہیں۔ اگر اس وقت کرسئ صدارت پر جناب سپیکر بیٹھے ہوتے تو ان کو بہتر idea ہونا تھا کہ کاشتکاری کتنا مشکل کام ہے۔ پہلے کاشتکار زمین کو تیار کرتے ہیں، پھر فصل کی بوائی کرتے ہیں، پھر اس کو پانی لگاتے ہیں اور دن رات اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ اگر بارشیں زیادہ ہو جائیں تو اس کا effect زمیندار پر، اگر بارش نہ ہو تو اس کا اثر زمیندار پر، گرمی زیادہ ہو جائے اس کا اثر زمیندار پر اور اگر گرمی نہ ہو تو اس کا اثر بھی زمیندار پر پڑتا ہے۔ ہر چیز ہم زمینداروں کو effect کرتی ہے کیونکہ ہم مظلوم لوگ ہیں۔ ہمارا کاشتکار مظلوم ہے۔ ہماری 70 فیصد آبادی کا انحصار کاشتکاری پر ہے۔ زراعت ہماری backbone ہے۔ میں دیانت داری سے کہتا ہوں کہ اگر کسی حکومت نے کاشتکار کا کوئی فائدہ کیا تھا تو وہ عمران خان کی حکومت تھی۔ یہ قیدی نمبر 804 کی حکومت تھی کہ جس نے سب سے زیادہ focus زراعت کے شعبے پر کیا تھا۔ جب ہم نے 2023 کا بجٹ پاس کیا تھا تو اس وقت بھی میں نے کہا تھا اور اب نیا بجٹ آنے والا ہے لیکن موجودہ حکومت نے 2019 کی ہماری سکیمیں cap کی ہوئی ہیں اور آج بھی ان سکیموں کے لئے funds نہیں دیئے جا رہے۔ ہمارے دور حکومت میں سب سے زیادہ بجٹ agriculture کا تھا۔

جناب چیئرمین! میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب سے گزارش کروں گا کہ کسانوں کے 20۔ارب روپے اور خاص طور پر میرے ضلع کے 4۔ارب روپے شوگر ملز والوں سے

release کروائے جائیں۔ یہ کہا جاتا ہے کہ 96 فیصد کسانوں کی رقم ادا کر دی گئی ہے۔ بھائی! کیا یہ ہمارے اوپر آپ نے احسان کیا ہے؟ یہ کسانوں سے raw materials پہلے لیتے ہیں اور اس کو استعمال کرنے کے بعد profit لینے کے بعد زمیندار کو ادائیگی کی جاتی ہے۔ آج چار مہینے گزر چکے ہیں اور یہ شوگر ملز مافیا والے غریب کاشتکاروں کے 20۔ارب روپے کھا رہے ہیں۔ پچھلے سال گنّے کی قیمت -/420 روپے فی من تھی۔ اگلے سیزن میں اس کی کم از کم قیمت -/600 روپے فی من مقرر کی جائے۔ جس حساب سے بجلی، کھاد، ڈیزل اور زرعی ادویات کی قیمتیں بڑھی ہیں اسی حساب سے آنے والے سیزن میں گنّے کی قیمت کم از کم -/600 روپے فی من مقرر کی جائے۔ آج شوگر ملز والے چینی export کرنے کا جو ڈرامہ رچا رہے ہیں حکومت اس سے محفوظ رہے۔ منسٹر صاحب جب اپنی windup تقریر کریں تو یہ ضرور بتائیں کہ اب تک کتنی شوگر ملز کے خلاف کسانوں کو payments نہ کرنے کے حوالے سے ایکشن لیا گیا ہے اور کتنے لوگوں کو The Punjab Sugar Factories Control Act, 1950 کے تحت مارک اَپ دے کر compensate کیا گیا ہے؟ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: اب راؤ کاشف رحیم صاحب بات کریں گے۔

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! میں ایک correction کے لئے کھڑا ہوا ہوں۔ مجھے پتا ہے کہ میں نے windup کرنا ہے۔ میں صرف ایک correction کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! مجھے آپ کی وساطت سے اپنے انتہائی قابل احترام حزب اختلاف سے تعلق رکھنے والے معزز ممبر سے گزارش کرنی ہے کہ وہ جوش خطابت میں اپنے جذبات کا اظہار ضرور کیا کریں مگر figures درست quote کیا کریں۔ میرے بھائی چودھری اعجاز شفیع صاحب نے اپنی تقریر میں کئی مرتبہ 20۔ارب روپے کی outstanding amount کا ذکر کیا ہے۔ میں بھی غلط ہو سکتا ہوں کیونکہ میں معمولی سی عقل رکھنے والا بندہ ہوں لیکن میں challenge کرتا ہوں کہ اعجاز شفیع صاحب 20۔ارب روپے کی غلط figures quote کر رہے ہیں۔ اسی پر ہی آج کی discussion کو موڑ لیں۔ یہ 20۔ارب روپے کہہ رہے ہیں جبکہ میں 12۔ارب روپے کہہ رہا ہوں۔ میں بھی غلط ہو سکتا ہوں مگر اس کو test case بناتے

ہیں۔ مجھے محکمہ کے لوگوں نے یہ information دی ہے۔ ان سے اس بابت انکوائری کر لیتے ہیں۔ ہم نے information شوگر ملز والوں سے لی ہے اور ان کے حساب سے یہ رقم 12۔ ارب روپے ہے۔ اگر میں غلط ہوا تو ہم محکمہ کے ان لوگوں کے خلاف ایکشن لیں گے جو حکومت کو ایوان میں غلط معلومات دیتے ہیں۔

جناب چیئرمین: بلال یاسین صاحب! معزز رکن اعجاز شفیع صاحب نے 20۔ ارب روپے کی رقم کا کہا ہے تو اس حوالے سے آپ کی figures کیا ہیں؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! میں کہہ رہا ہوں کہ 12۔ ارب روپے کی رقم outstanding ہے۔

جناب چیئرمین: یہ تو بہت بڑا یعنی 5۔ ارب روپے کا difference ہے۔

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! میں نے بتایا ہے کہ 2 فیصد ادائیگی رہتی ہے۔ میں آپ کو exact amount بتاتا ہوں کہ 497۔ ارب روپے کا گنّا شوگر ملز والوں نے لیا ہے اور اس میں سے 12۔ ارب روپے کی amount رہتی ہے۔ یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ واحد انڈسٹری ہے جس کا پہلے raw material لیا جاتا ہے اُس کے بعد raw material کی payment ہوتی ہے۔ ان کی حکومت چار سال رہی ہے یہ تو عقلِ کُل ہیں اُس وقت انہوں نے اس سسٹم کو reverse کر دیا تھا؟ اُس وقت یہ پہلے payments دے رہے تھے؟ آپ سے میری یہ درخواست ہے اور میں point scoring میں نہیں جاتا۔ ہر دفعہ یہ ہوتا ہے کہ wrong figures quote کرتے ہیں اور اُس کے بعد جب میں نے discussion close کرنی ہوتی ہے تو اُس وقت ان کی سُننے کی ہمت نہیں ہوتی تو یہ یہاں پر موجود نہیں ہوتے۔ آپ کے توسط سے قائد حزب اختلاف سے میری یہ درخواست ہے کہ میں غلط ہونا چاہتا ہوں میں چاہتا ہوں کہ محکمہ نے مجھے یہ جو figures لکھ کر دی ہیں اور اب میں دو مہینے میں تمام کی تمام شوگر ملز سے جا کر اُن کا data تو نکال کر نہیں لا سکتا ناں۔ انہیں future کے لئے یہ مشورہ ہے کہ یہ جو figures دیا کریں گے براہ مہربانی اس پر کام کر کے آیا کریں گے۔

جناب چیئرمین! میری آخری بات یہ ہے کہ انہوں نے specifically رحیم یار خان کی بات کی ہے اور وہاں کی ایک شوگر ملز کا نام لیا ہے کہ وہاں پر 4 billions کی amount pending ہے میں اس کو بھی چیلنج کرتا ہوں وہ بھی غلط amount quote کر رہے ہیں۔ میرا بات کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے point scoring میں صرف کیچڑ اُچھالنا ہی سیکھنا ہے؟ ہم نے direction ٹھیک نہیں کرنی؟ میں تو پھر کہہ رہا ہوں کہ یہ لکھی ہوئی چیزیں آسمان سے نہیں آئیں وہاں گیلری میں محکمہ کے لوگ بیٹھے ہیں انہوں نے مجھے یہ سارا data دیا ہے۔ ہم دونوں ایک برادری سے ہیں ہمارا اختلاف ضرور ہے میں جو figures دے رہا ہوں اور جو figures یہ دے رہے ہیں اس پر ایک کمیٹی بنالیں اگر یہ چیزیں غلط ہیں تو مجھے خوشی ہوگی کہ آپ نے ٹھیک بات کہی ہے تو میں محکمہ کے لوگوں کو .They should take to task میرا یہ point ہے۔ ہر وقت ایک ہی بات چل رہی ہوتی ہے اور جھوٹ پر جھوٹ، غلط بیانی یا شاید ان کی misinformation ہوتی ہے۔ یہ جو miss quote کرتے ہیں شاید ان کی misunderstanding ہو مگر کبھی تو direction کو سیدھا کرنے کے لئے ہمیں بیٹھنا چاہئے۔ یہاں پر آکر ان کا جو دل چاہے وہ کہتے جائیں، کہتے جائیں اور جب ان کی بات ختم ہوتی ہے تو یہ اُٹھ کر چلے جاتے ہیں اور میں یہاں پر چار چار گھنٹے بیٹھ کر discussion سُنتا رہتا ہوں جب میں wind up کرتا ہوں تو ان کا کوئی بندہ موجود نہیں ہوتا تو براہ مہربانی اس کی تھوڑی سی correction کر لیں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! وزیر موصوف جو کہہ رہے ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: چودھری محمد اعجاز شفیع صاحب! تشریف رکھیں میں آپ کو موقع دیتا ہوں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اگر آپ sweeping statement دیں یعنی کوئی غلط اعداد و شمار دیں تو کسی ممبر کے لئے کوئی سزا نہیں ہے لیکن اگر کوئی وزیر موصوف یہاں پر کھڑا ہو کر کوئی figures دے اور ظاہر وہ figures انہوں نے خود نہیں دینی بلکہ اپنے محکمہ سے لے کر وہ figures یہاں پر دینی ہے اگر وہ figures غلط ثابت ہو جائے تو اُس ممبر یا اس ایوان کا privilege motion کا حق بنتا ہے۔ اس لئے میری گزارش ہے کہ کسی بھی وزیر موصوف کی ذاتی statement نہیں ہوتی اور جو

ممبر کسی بحث میں حصہ لے رہا ہے وہ کہیں سے research کرتا ہے یا کہیں سے بھی اُسے جو information ملتی ہے ہم بھی بطور رُکن جب تقریر کرتے ہیں تو کہیں نہ کہیں سے figures لیتے ہیں لیکن اس معاملے میں ہمیں احتیاط کرنی چاہئے اور اگر کوئی غلط figures quote ہو جائے تو ماننے میں کوئی ہرج بھی نہیں ہے۔ ہم لوگ جہاں سے figures لیتے ہیں بعض دفعہ وہ figures غلط ہو سکتی ہیں تو میرا خیال ہے کہ آپ اس debate کو آگے چلنے دیں۔ انہوں نے اپنی reservations اور اپنے محکمے کا مؤقف دیا ہے آپ اُن کی figures کو چیلنج کریں تاکہ ہم دُودھ کا دُودھ اور پانی کا پانی کر سکیں۔ اگر وزیر موصوف کی figures غلط ہیں تو privilege motion بنے گی اور اگر آپ نے ویسے ہی sweeping statement دے دی ہے تو میری تو یہی گزارش ہے کہ اپنی correction کرنی چاہئے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! میں personal explanation پر ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب چیئرمین! عرض یہ ہے کہ ان کے پاس فوج ظفر موج کی ایک پوری ٹیم ہے تو ایسی ٹیم ہمیں بھی دے دیں تو پھر ہم سے بات کر لیں۔ میرے پاس جو information gather ہوئی ہے میں اُس information کی base پر بات کر رہا ہوں اور میں اب بھی اُسی information پر کھڑا ہوں۔ ہاں، یہ ہو سکتا تھا کہ میں blame کر رہا ہوں اور outstanding amount ہے ہی نہیں۔ ہو سکتا ہے انہوں نے کل ہی payments کر دی ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ میرے پاس دس دن پہلے کی information ہو۔۔۔

جناب چیئرمین: چودھری محمد اعجاز شفیع! آپ تشریف رکھیں۔ اس بحث میں باقی اراکین نے بھی حصہ لینا ہے تو آپ کی مہربانی ہے۔ ٹھیک ہے figures میں فرق آ گیا ہے اور آپ نے کسی سے figures لی ہیں اور آپ کو اس کا realize ہو جائے تو یہ کوئی بُری بات نہیں ہے۔ محترم راؤ کاشف رحیم صاحب!

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! یہ انتہائی سنگین مسئلہ ہے۔ میرا حلقہ پی پی-105 ضلع فیصل آباد ہے اور یہ حلقہ سمندری، جڑانوالا اور تاندلیانوالا تین تحصیلوں پر مشتمل ہے۔ میں بڑے افسوس کے ساتھ کہتا ہوں کہ فیصل آباد کی ان تین تحصیلوں میں جتنی شوگر ملز ہیں کسی ایک شوگر ملز کا نام بتا دیں جس نے payment 100 فیصد کی ہو؟ پنجاب کی 41 شوگر ملز میں سے صرف 13 شوگر ملز نے 100 فیصد payments کی ہیں۔ مجھے بڑا افسوس ہے کہ میں AC کے پاس گیا، DC کے پاس گیا اور کین کمشنر پنجاب کے پاس بھی گیا لیکن میں سمندری سے لے کر لاہور تک کسی زمیندار کو اُس کے گنے کی payment نہیں کروا سکا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ ان سب کے ہاتھ کھڑے ہو چکے ہیں۔ مجھے نہیں پتا کہ ان شوگر ملز کے کون مالک ہیں کوئی پاکستان مسلم لیگ (ن) سے ہے یا کوئی پاکستان تحریک انصاف سے ہے۔ زمیندار بیچارے مجھے لاہور بھی ساتھ لے کر آئے لیکن میں بے بس ہو گیا۔ جب crushing season شروع ہوا تو سمندری کی انتظامیہ نے زبردستی ایک شوگر ملز میں گنا پہنچوایا اور جب payment کی باری آئی تو کہتے کہ payment کوئی نہیں ہے۔ وزیر موصوف سے میری یہی گزارش ہو گی کہ آپ 11 فیصد کو چھوڑیں اُنہیں اصل رقم ہی دلوا دیں۔ سب سے بڑا ظلم یہ کیا گیا کہ payment adjust کرنے کے لئے چینی کا سٹاک دے کر سب سے بڑا دھوکا دیا گیا، پھر کھاد کا دھوکا دیا گیا۔ میری گاڑی میں papers پڑے ہوئے ہیں کھاد کے sample کروائے گئے جو دو دفعہ unfit ہوئے ہیں۔ محکمہ زراعت شور ڈالتا رہا کہ گنے کی payment کے alternate جو کھاد مہیا کی جا رہی ہے اس کھاد کا sample ہی unfit ہو گیا ہے اور اُس کی FIR اس لئے نہیں ہوئی کہ ایک بہت بڑے سابقہ پولیس آفیسر پولیس والوں کے colleague ہیں۔ ہم ممبران صوبائی اسمبلی میں سے 70 فیصد دیہی علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں لیکن ہم اتنے بے بس ہو چکے ہیں۔ آپ گورمے شوگر ملز میں چلے جائیں، چنار شوگر ملز میں چلے جائیں، تاندلیانوالا شوگر ملز میں چلے جائیں، جڑانوالا شوگر ملز میں چلے جائیں کسی ایک شوگر ملز نے payment 100 فیصد کی ہو تو میں اس پورے ایوان کے سامنے معذرت کروں گا۔ میں AC سے لے کر کین کمشنر پنجاب تک گیا، 41 شوگر ملز میں سے صرف 13 شوگر ملز نے 100 payments فیصد کی ہیں۔ اگر 13 شوگر ملز payments 100 فیصد کر سکتی ہیں تو باقی 28 شوگر ملز کے خلاف کیا ایکشن ہوا؟ خدا کی قسم اُٹھا کر کہتا ہوں کہ تمام حکومتی ادارے ان شوگر ملز کے سامنے بے بس ہو چکے ہیں۔ فیصل آباد میں کسی وزیر، کسی وزیر اعلیٰ یا کسی وزیر اعظم کی کوئی شوگر ملز نہیں ہے۔

لوگ اپنی توقعات پوری کرنے کے لئے ہمیں ووٹ دیتے ہیں وہ جب ہمارے پاس آتے ہیں تو ہم اُن سے درخواستیں لکھوا کر کبھی کین کمشنر کے پاس، کبھی AC کے پاس اور کبھی DC کے پاس جاتے ہیں لیکن وہ سب بے بس ہیں۔ میری humble request یہ ہو گی کہ اس سلسلے کو روکنے کے لئے قانون میں amendment کر کے اسے non bailable offence قرار دیا جائے کیونکہ اس کے بغیر یہ کبھی ٹھیک نہیں ہو سکتے۔ خدارا! اس کو کسی کی انا کا مسئلہ نہ بنائیں۔ ہم کسی فاتحہ یا کسی خوشی کے موقع پر کسی گاؤں میں جاتے ہیں تو ہمیں وہاں جا کر پتا چلتا ہے کہ کیا حالات ہیں۔ میں وزیر موصوف کو دعوت دیتا ہوں کہ میرے ساتھ چلیں اور لوگوں کی باتیں سُنیں تو پھر انہیں حقیقت کا پتا چلے گا۔ محکمے کے data کو چھوڑ دیں میری گاڑی میں پورے پنجاب کا ریکارڈ پڑا ہوا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم سچ بولنے سے ڈرتے ہیں تو اس مسئلے کا کس طرح حل ہونا ہے؟ یہ مافیا اتنا مضبوط ہو چکا ہے کہ کین کمشنر پنجاب دن رات کی محنت کے باوجود کسی زمین دار کو payment نہیں دلوا سکے۔ 11 فیصد کو چھوڑیں یہ مجھے کسی شوگر ملز کی attachment کی چینی دِکھا دیں انہوں نے کاغذوں میں سٹاک اُٹھایا ہو گا لیکن یہ practically شوگر ملز کے اندر داخل ہی نہیں ہو سکتے۔ اگر انتظامیہ زبردستی کسی شوگر ملز پر گنا پہنچائے تو وہ اُس شوگر ملز کے خلاف کوئی ایکشن لے سکتی ہے؟ میری humble request ہے ہمیں سخت ایکشن لینا چاہئے۔ ہمیں قانون میں ترمیم کرنی چاہئے اور اسے ناقابل ضمانت جرم بنانا چاہئے۔ Payments چیک کے ذریعے ہونی چاہئیں۔ یہ صرف کاغذوں کا ہیر پھیر اور گورکھ دھندا ہے کہ payments کے بدلے اتنی چینی دے دو اور چینی بھی سٹاک میں پڑی ہوئی ہے۔ یہ عملی طور پر چینی بھی نہیں دیتے۔ چینی کی قیمت جب بڑھ جاتی ہے تو پھر یہ کہتے ہیں کہ کھا دلے لیں۔ وہ کھاد جو unfit ہو چکی ہے۔ کیا آج تک کسی شوگر مل کے خلاف کسی نے کوئی ایکشن لیا ہے؟ محکمہ زراعت والے بے چارے پیٹتے رہے کہ یہ اتنا بڑا ظلم ہے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ کسی کے پاس کوئی treatment plant نہیں ہے۔ ان کا سارا زہریلا پانی نہروں میں جا رہا ہے اور کوئی روکنے والا نہیں ہے۔ وہاں انتظامیہ بے بس ہے۔ یہ اسی وقت ہو گا جب تک سخت ایکشن نہیں لیا جائے گا۔ آپ صرف فیصل آباد کی ملوں کا ریکارڈ منگوا لیں۔ آپ پورے پنجاب کو چھوڑ دیں۔ اگر تحصیل تاندلیانوالہ، سمندری اور جڑانوالہ میں سو فیصد payment ہوئی ہو گی تو میں پورے ایوان کے سامنے معافی مانگوں گا۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ جناب جنید افضل ساہی!

جناب جنید افضل ساہی: جناب چیئرمین! شکریہ۔ یہاں پر منسٹر صاحب نے ہمیشہ کی طرح کہا ہے اور جون لیگ کا وتیرہ ہے کہ سارا قصور پچھلی گورنمنٹ کا ہے۔ یہ اب بھی کہتے ہیں پاکستان تحریک انصاف کی گورنمنٹ کا قصور ہے۔ میں مختصراً گوش گزار کرنا چاہوں گا اور آپ کے توسط سے ہاؤس کو بتانا چاہوں گا کہ Sugar Factories Control Act 1950 کے اندر جو ترامیم پاکستان تحریک انصاف کی حکومت نے کیں۔ اگر آج وہ impose کرائی جا رہی ہوتیں تو نتائج بہتر ہوتے۔ پچھلے دور حکومت میں کسانوں کو direct ان کے اکاؤنٹس میں payments کرنے کا قانون پاکستان تحریک انصاف نے enforce کرایا۔

جناب چیئرمین! پاکستان تحریک انصاف نے اسی قانون کے اندر سیکشن۔21 کے اندر سزائیں شامل کرائیں جس میں تین سال تک کی سزا اور 50 لاکھ تک کا جرمانہ رکھا گیا۔ اگر انکوائری کرائی جائے اور اس انکوائری میں ثابت ہو جائے کہ یہ payment pending ہے اور مل نے وقت پر payment نہیں کی تو تین سال کی سزا اور 50 لاکھ روپے تک جرمانہ کیا جا سکتا ہے۔ اس دور میں 11 فیصد interest کی بات جو جناب اعجاز شفیع صاحب نے بھی کی تھی۔ اس قانون میں اس دور میں ترمیم کی گئی کہ 11 فیصد interest بھی دیا جائے گا اگر شوگر مل پندرہ دن کے بعد payment نہیں کرتی۔ اس حوالے سے ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ یہ گورنمنٹ تھوڑا سا خوف خدا کرتی ۔ اگر بنک کا کم از کم interest rate kibor 22 سے 23 فیصد پر چلا گیا ہے تو اس کو اس کے ساتھ متوازن کیا جاتا کہ یہ payment کی جائے۔ اگر پندرہ دن سے زیادہ payment default ہوتی ہے تو interest rate بڑھایا جائے۔ اس قانون کے اندر جو قباحتیں تھیں ان کو دور کرنے کی کوشش کی جاتی لیکن عملی طور پر یہ ہو رہا ہے کہ جو کسان ہیں، جس نے ایک سال اپنی خون پسینے کی کمائی لگا کر، محنت کر کے یہ فصل اگائی اور پھر ٹرانسپورٹ کے اخراجات برداشت کر کے ملوں کو گنا فراہم کر دیا تو شوگر مل والوں کی محنت اور کاوش دیکھئے کہ mud جو میل ہوتی ہے اس کی قیمت بھی ایڈوانس وصول کر کے بیچ دی۔ ان کو بوائلر چلانے کے لئے متبادل energy source چاہئے تھا۔ انہوں نے اپنی کرشنگ کے بعد وہی چورا جلایا اور اپنی cost پوری کر لی۔

جناب چیئرمین! Molasses کے نام پر ہماری distilleries جو الکوحل بناتی ہیں۔ ان سے ایڈوانس payments لے کر انہیں چیزیں دے دیں۔ آج حیرانی کی بات ہے کہ منسٹر صاحب نے جس طریقے سے یہاں پر فرمایا کہ یہ payments 20۔ارب نہیں 12۔ارب کی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس گورنمنٹ کے لئے باعث شرمندگی ہونا چاہئے کہ اگر ایک روپیہ بھی pending ہے۔ یہاں ہم اس بات پر فخر کر رہے ہیں کہ ایک ممبر نے 20۔ارب کا ذکر کیا ہے تو وہ 12۔ارب ہے تو کیا یہ ان کی فخریہ کارروائی ہے۔ آج crushing season بند ہوئے تین ماہ سے اوپر ہو گئے ہیں۔ آپ مجھے بتائیں کہ اگر ہم نے اڑھائی تین ماہ میں وہ recovery نہیں کروائی جو پندرہ دن کے اندر کروانا سرکار کا کام تھا۔ آپ مجھے بتائیں کہ جو غریب کسان ایک سال کی محنت کرنے کے بعد ان کو گنا بیچنے کے بعد آج لگ بھگ چھ ماہ ہونے والے ہیں۔ ہمارا crushing season نومبر میں شروع ہوا تھا اور مارچ میں بند کیا گیا تھا۔ آج ہم جون میں بات کر رہے ہیں کہ payments pending ہیں۔ یہ خوف خدا کریں اور اس غریب آدمی کو کم از کم جینے کا حق تو دے دیں۔ وہ غریب آدمی اپنے گھر کا خرچ کیسے چلا رہا ہو گا جس کے پاس اپنی کاشت کرنے والی فصل کے لئے پیسے بھی نہیں آئے۔ وہ اگلی فصل کیسے کاشت کرے گا؟

جناب چیئرمین! یہاں پر سمندری سے ن لیگ کے ایم پی اے صاحب نے بات کی کہ مل انتظامیہ اس آدمی کو مل میں داخل نہیں ہونے دیتے جس کی مل مقروض ہوتی ہے۔ میں مقروض کا لفظ دانستہ استعمال کر رہا ہوں کہ مل والوں نے یہ پیسے دینے ہوتے ہیں جسے وہ admit کرتے ہیں۔ اگر غریب کسان نے دس ہزار روپیہ کھاد والے کا دینا ہے تو وہ اس کا دروازہ توڑنے تک آ جاتا ہے۔ اس وقت قانون کے رکھوالے یعنی پولیس والے ان کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں۔ وہ انہیں کہتے ہیں کہ آپ نے پیسے دینے ہیں اس لئے آپ کی FIR نہیں ہو سکتی۔ یہاں پر tress passing کی دفعات نہیں لگ سکتیں لیکن مجھے بتائیں کہ ہمارے مقروض جو ہمارے پیسے پر عیاشی کرنے والے مل مالکان یا شوگر مافیا ہیں کیا ان کو نکیل ڈالنے کے لئے سرکار نے کوئی عملی اقدامات کئے ہیں؟

جناب چیئرمین! یہاں پر دوبارہ point scoring کے لئے مختلف چیزیں discuss کی جاتی ہیں اور ہر چیز کا ملبہ ہمارے اوپر ڈال دیا جاتا ہے۔ ہمارے دور میں تو کسان خوشحال تھا اور ہمیں دعائیں دیتا تھا۔ آج صرف اور صرف کسانوں سے بدلا لیا جا رہا ہے کہ انہوں نے پاکستان تحریک انصاف کو ووٹ کیوں دیا ہے۔ انہوں نے عمران خان کو ووٹ کیوں دیا ہے۔ ان کا صرف اس وجہ سے معاشی قتل کیا جا رہا ہے۔ یہاں جس طرح بتایا گیا ہے کہ جب سے یہ گورنمنٹ آئی ہے کسی فصل والے کو اس کی جنس کی proper price نہیں ملی۔ آپ یہاں پر بیٹھ کر glorified قسم کی باتیں تو کر سکتے ہیں کہ ہم عام آدمی کے لئے کام کر رہے ہیں، غریب آدمی کو روزگار مل رہا ہے، غریب آدمی کے پاس وسائل کم ہیں اور اس کو یہ چیزیں کم قیمت پر دی جا رہی ہیں۔ آپ مجھے اپنے ایمان سے بتائیے کہ کیا کسی غریب آدمی کو جس نے آج گندم لینی ہے اس کو سستی گندم مل رہی ہو۔ اگر ہم سے 22 سو یا 24 سو روپے فی من گندم لی جا رہی ہے تو یہ گندم اس غریب آدمی کو اس قیمت پر نہیں مل رہی۔ آپ آج بھی اپنا سرکاری ریٹ تو چیک کریں کہ گندم کس ریٹ پر فراہم کی جا رہی ہے۔

جناب چیئرمین! اسی طرح سے مل مالکان نے گنے کی payment کا جو فارمولہ بنایا ہے۔ میرے حلقہ میں میرا ایک اچھا سپورٹر تھا۔ اس کی کروڑوں روپے کی payment بنتی تھی۔ میں جڑانوالہ شوگر مل کا ذکر کر رہا ہوں کہ انہوں نے بڑا اچھا فارمولہ دیا۔ انہوں نے سب سے پہلے option دی کہ آپ ہم سے pesticides spray لے لیں۔ جس بندے کی ساڑھے تین کروڑ کی payment ہے آپ اس کو pesticides spray دے دیں اور اس کو ڈرون کے ساتھ باندھ دیں تاکہ وہ پورے پنجاب میں سپرے کرتا پھرے۔ اس بندے نے ساڑھے تین کروڑ روپے کی pesticides spray کا کیا کرنا ہے۔ اس option کو جب چھوڑا تو پھر ایک ماہ بعد اس کو کہا گیا کہ آپ کے پاس دوسری option یہ ہے کہ یہ پانچ ساڑھے پانچ کروڑ کا گھر ہے۔ آپ یہ لے لیں جو حقیقت میں تین کروڑ کا گھر تھا جو ساڑھے پانچ کروڑ میں اس کو کٹوایا جا رہا تھا کہ آپ دو کروڑ کی اضافی payment یہاں پر کر دیں۔ یہ عجیب قسم کا مذاق اس قوم کے ساتھ کیا جا رہا ہے۔ ہمارے اوپر جو حکمران مسلط کئے گئے ہیں ان کو کچھ تو خیال کرنا چاہئے۔ اگر کچھ نہیں کر سکتے تو اقتدار سے چپکے رہنے کے لئے اس طرح کے اوچھے ہتھکنڈے استعمال نہ کریں۔ یہ لوگوں کو مرنے اور مارنے پر مجبور نہ

کریں۔ میں آپ کو خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں جو چیزیں یہاں پر بتا رہا ہوں۔ اگر منسٹر صاحب اس کو refute کر دیں اور یہ چیز facts کے مطابق نہ ہوں اور یہ payments اسی طرح نہ ہوئی ہوں اور کسانوں کو اسی طرح ذلیل نہ کیا جا رہا ہو تو میں جیسے راؤ صاحب نے کہا ہے کہ میں معافی نہیں مانگوں گا اس پر میں یہ کہتا ہوں کہ میں استعفیٰ دے کر گھر چلا جاؤں گا۔ میں یہی چیلنج منسٹر موصوف کو بھی کرتا ہوں کہ تھوڑی سی غیرت کا مظاہرہ کریں۔ یہ یہاں کہتے ہیں کہ فلاں جھوٹ بولتا ہے اور فلاں جھوٹ بولتا ہے تو یہ بھی یہاں resign دینے کا commit کریں۔ کیا شوگر مل مالکان ہمارے ساتھ یہ زیادتیاں نہیں کر رہے؟

جناب چیئرمین! یہاں پر بیٹھ کر ان ٹھنڈے کمروں میں جو discussions ہوتی ہیں۔ یہاں پر منسٹر صاحب نے دوبارہ فرمایا تھا کہ ایک کمیٹی بنا دی جائے تو یہ کمیٹی کمیٹی ہم بڑی دیر سے کھیل رہے ہیں۔ آج تک جتنی کمیٹیاں بنی ہیں ان کا outcome کیا نکلا ہے۔ آپ خود اس چیز کے گواہ ہیں کہ یہاں پر اگر محکمہ غلط statement دیتا ہے تو ہم بیٹھ کر محکمہ کو defend کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ یہاں پر منسٹر صاحب نے جب اپنی opening speech کی تھی۔ یہ صرف اپنی گندم والی تقریر کا موازنہ کر لیں۔ منسٹر صاحب میرے بڑے ہیں میں انتہائی عزت کے ساتھ ہی بات کروں گا کہ انہوں نے خود فرمایا کہ ہمارے پاس لگ بھگ 27 لاکھ میٹرک ٹن گندم سٹوروں میں موجود ہے۔ اس کے دو دن بعد انہوں نے اجلاس میں جو closing statement دی اس کے اندر 22 لاکھ میٹرک ٹن گندم کا بتایا گیا۔ آپ مجھے بتائیے کہ اگر میں ان کی یہ بات بھی مان لوں کہ ہو سکتا ہے کہ ہفتہ دس دن کے اندر پانچ لاکھ میٹرک ٹن consumption کے لئے انہوں نے مارکیٹ میں گندم release کر دی ہو۔ یہ مجھے سال کے 56 ہفتوں کو پانچ لاکھ کے ساتھ ضرب دے کر خود حساب لگا کر بتا دیں۔ یہ 40 لاکھ میٹرک ٹن یا دوسری کہانیاں جو ہمیں سنائی جاتی تھیں کہ اتنی گندم ہمارے پاس وافر ہو جاتی ہے۔ ہماری گندم خریدنے کی یہ capacity ہے تو ہم 56 کے ساتھ جب 5 کو ضرب دیں تو جو actual production ہے لگ بھگ اس کے برابر پہنچ جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جنید صاحب! Wind up کریں۔

جناب جنید افضل ساہی: جناب سپیکر! میں صرف اس کے اوپر ہی بات کرنا چاہ رہا ہوں۔ دو دوست اور ہیں انہوں نے مجھے اپنا ٹائم دیا ہے۔ اگر آپ شفقت کریں گے تو میں دو منٹ اور لینا چاہوں گا۔

جناب چیئرمین: آپ wind up کر لیں باقی دوست بھی ہیں انہوں نے بھی بات کرنی ہے۔

جناب جنید افضل ساہی: جناب سپیکر! اس کے اندر ایک جو سب سے مضحکہ خیز چیز ہے جس کی طرف اعجاز شفیع صاحب نے بھی پوائنٹ آؤٹ کیا ہے۔ جب شوگر سے سرکار sugarcane development cess چارج کرتی ہے۔ اس کے لئے بھی وہی mechanism اور payment procedure ہے۔ پہلی بات اس کو اگر ہم پڑھیں گے تو جو انہوں نے طریق کار واضح کیا اس کے مطابق اگر ہم payment کو دیکھیں تو payment ویسے ہی بہت کم ہے۔ آج آپ ایک من پر شوگر مل اور کسان دونوں کو ملا کر پانچ روپے چارج کر رہے ہیں۔ جو آج کے دور میں انتہائی کم رقم بنتی ہے۔ اس کو سن 78 کے اندر جب implement کیا گیا تو اس وقت یہ 56 پیسے تھا۔ اگر آپ اسی rate کو اسی حساب سے آج کی inflation کے ساتھ دیکھیں تو وہ کہاں پہنچتی ہے یہ مذاق انہی cartels نے انہی شوگر مافیا نے ہمارے ساتھ کیا ہوا ہے وہ لکھ کر دیتے ہیں کہ اس کا rate کیا لگانا ہے وہ لکھ کر دیتے ہیں کہ کرنا کیا ہے وہ لکھ کے دیتے ہیں کہ آپ نے کسانوں کا استحصال کرنا ہے آپ ہمیں protect کرنے کے لئے بیٹھے ہیں۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ imprisonment کی سزا تین سال کی ہے۔ آج کے دن تک یہ بتائیں کتنے لوگوں کے اوپر ایف آئی آر ہوئی ہیں لیکن کسان تو خودکشی کرنے پر مجبور ہو گیا ہے۔ اس سارے scenario میں اس کا ساتھ دینے والا کوئی نہیں ہے۔ لہٰذا کم از کم ہمیں یہ بتایا جائے کہ کسانوں کے ساتھ یہ جو ظلم رواں رکھا جا رہا ہے۔ ان کا کوئی پرسان حال یہاں پر نہیں ہے۔ پنجاب کی کسان community لگ بھگ ہم سات کروڑ کے قریب بنتے ہیں۔ مجھے صرف یہ بتا دیا جائے کہ کیا ہمارے شناختی کارڈ پر لکھا ہے کہ ہم پاکستانی ہیں یا ساری زندگی آل شریف کے غلام رہیں گے۔ ہم چاہے ووٹ پاکستان تحریک انصاف کو عمران خان کو ڈالیں لیکن حاکم کے طور پر یہی ہمارے اوپر مسلط رہیں گے یہی ظلم

اور جبر کی داستان رقم کرتے رہیں گے۔ کسانوں سے لے کر ہر غریب آدمی کا یہ استحصال کریں گے اور کیا ہمیں جینے کا حق نہیں دیا جائے گا۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی جناب قاضی احمد سعید صاحب!

جناب قاضی احمد سعید: جناب چیئرمین! الحمدللہ رب العالمین الصلوۃ والسلام علی خاتم النبیین۔ آج سے ایک مہینہ پہلے میں نے اس ہاؤس میں شوگر payment کے حوالے سے اپنی چند گزارشات پیش کی تھیں۔ افسوس اس بات کا ہے کہ ایک مہینہ گزر گیا ہے لیکن ابھی تک مکمل payment کی جو شوگر ملز کی ادائیگی ہے اس کو ensure نہیں کیا گیا۔ میں کوئی point scoring کرنے نہیں آیا ہوں یہاں پر ممبران نے اپنے اپنے حلقوں کی ملوں کا ذکر کیا ہے۔ میں نے بھی اپنے حلقے کی ایک RYK شوگر مل کا ذکر کیا تھا جس نے ہمارے کسانوں کی payment نہیں کی ہے۔ میرے ایک فاضل دوست ابھی بات کر رہے تھے انہوں نے زرداری صاحب کا بھی ذکر کیا اور چوہدری شوگر مل کا بھی ذکر کیا تو کاش جو میرے حلقے میں ان کے پی ٹی آئی کے لیڈر کی شوگر مل ہے اس کا بھی ذکر کر دیتے میں حلفاً کہتا ہوں اس شوگر مل نے کسانوں کا جتنا استحصال کیا ہے کسی اور مل نے نہیں کیا اور ان کو یہ بات بھی میں ensure کر دوں ان کے اعداد و شمار کے مطابق شوگر مل کے حوالے سے JDW گروپ نے مکمل ادائیگی کر دی ہے کوئی ایک پیسا بھی باقی نہیں ہے اور یہ RYK شوگر مل جو ہے اس میں زیادہ شیئر چودھری پرویز الٰہی صاحب کے ہیں اور جو پی ٹی آئی کے حمایتی ہیں وہ لوگ ہیں۔ یہ وہ مل ہے کہ جس نے کیونکہ اس وقت الیکشن کی گہما گہمی تھی پہلے تو 40 من 50 من انہوں نے گنے کی کٹوتی کی اس سے کسان نکلا تو payment ہو گی میں وزیر صاحب کی اس بات سے بھی اتفاق نہیں کرتا کہ دو فیصد یا اڑھائی فیصد payment رہ گئی ہے payment کا ٹائم گزر گیا ہے۔ کسان کو payment کرنے کا کتنا ٹائم ہوتا ہے؟ جب اس کی ٹرالی چلی جاتی ہے۔ کسان ہر دور میں مظلوم رہا ہے انہوں نے زرداری صاحب کا ذکر کیا تو زرداری صاحب کے ساتھ پیپلز پارٹی کا بھی ذکر کر دیتے پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت جب آئی ہے کسان خوشحال ہوا ہے۔ ان سے پوچھیں ڈیڑھ سو فیصد ملازمین کی تنخواہیں کس نے بڑھائی، گندم کا rate کس نے بڑھایا پاکستان پیپلز پارٹی نے اس دفعہ سندھ میں 420 یا 400 سے زیادہ گنے کا rate کس نے بڑھایا وہ

زرداری صاحب نے ہی اعلان کیا ہے۔ اس ٹولہ کو زرداری صاحب کا سمجھ لیں ایک قسم کا phobia ہو گیا اور کچھ نہیں ہے میری صرف اتنی سی گزارش ہے کہ کوئی بھی دور ہو کسان کو اس کی اجناس کی ادائیگی ہو اور ملز کا جو ٹائم frame ہوتا ہے اس میں ادائیگی کی جائے۔ اسی طرح یہ سابقہ حکومت کا ذکر کر رہے تھے یہ بھی حقیقت ہے کہ گندم کا جو بحران آیا ہے وہ کیا care taker گورنمنٹ کی وجہ سے ہوا میں سمجھتا ہوں ان کے پاس صحیح اعداد و شمار نہیں تھے جس کی وجہ سے انہوں نے گندم import کی آپ یقین جانیے کسان ختم ہو گیا ہے کسان مر گیا ہے۔ جو rate کھاد کا ہے تیل کا ہے پانی کا ہے۔ اس حوالے سے کسان گندم کو صحیح rate پر نہیں بیچ سکا یہ جو کسان کو ڈنٹ پڑا ہے میں سمجھتا ہوں یہ کئی سال اس کو لگ جائیں گے یہ بات بھی میں ضروری سمجھتا ہوں وزیر اعظم پاکستان نے initiative لیا PASCO کے حوالے سے اور یہ بات بھی میں حلفاً کہتا ہوں کیونکہ ہمارے ضلع میں ایک تحصیل خانپور وہاں PASCO ہے میں GM کو ملا MD, کو ملا اللہ گواہ ہے انہوں نے 5 سو سے بوری شروع کی اور دو ہزار تک انہوں نے بوریاں بیچی ہیں ایک بوری بھی زمیندار کو نہیں ملی ساری بوریاں انہوں نے بیوپاری کو دی ہیں۔ کسان رُل گیا بعد میں انہوں نے initiative لیا کہ اور لے لیں پھر criteria میں آ گئے انہوں نے کسان کو criteria میں پھنسایا اور بوریاں نہیں دی وہ بوریاں بھی تقریباً انہوں نے 70 فیصد بیچی ہیں ۔ میری گزارش ہے گورنمنٹ initiative لیتی ہے لیکن جو مافیا پچھلے دور کا بیٹھا ہوا ہے جو اس گورنمنٹ کو ناکام کرنا چاہتا ہے جو پنجاب گورنمنٹ کو ناکام کرنا چاہتا ہے ان کے جو کارندے بیٹھے ہیں ان کا استحصال ہو ان کی انکوائریاں ہوں ان کو کیفر کردار تک پہنچائیں تب میں سمجھتا ہوں کوئی خوشحالی کے عناصر یا ثمرات عوام کو ملیں گے۔ میں آخر میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ باقی باتیں بجٹ میں کریں گے payment کا وقت گزر گیا ہے عید الفطر گزر گئی ہے عید الاضحیٰ آ گئی ہے اب یہ کہیں کہ میں ان کو ensure کراؤں گا کہ payment ہو جائے گی یہ ٹائم دیں کہ اتنے ٹائم میں اتنے دنوں کے اندر یہ شوگر ملز سے ادائیگی کروائیں گے۔ میں پنجاب کی بات کر سکتا ہوں لیکن میں اپنے حلقے کی اعداد و شمار کی بات کروں گا یہ ensure کرے کہ RYK شوگر مل جو میرے حلقے میں آتی ہے یہ 10 دن میں پانچ دن میں عید سے پہلے یہ ensure کریں کسانوں تک ان کا پیسا جائے گا تاکہ کسان اچھے طریقے سے عید منا سکیں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی بہت شکریہ۔ جی محترمہ نادیہ کھر صاحبہ! ایگریکلچر پر یعنی شوگر کے حوالے سے اپوزیشن میں کسی اور نے بات کرنی ہے؟

محترمہ نادیہ کھر: جناب سپیکر! میں نے لاء اینڈ آرڈر پر بات کرنی ہے میں چار مہینوں سے request کر رہی ہوں۔

جناب چیئرمین: آپ کو ہی floor دیا ہے آپ بات کریں۔ جی اپوزیشن لیڈر کھڑے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! میں یہ عرض کروں گا کہ اگر پارلیمانی امور کے وزیر بھی ہوتے تو اکٹھی ہی windup ہو جاتی تو بہتر ہوتا کیونکہ اس طرح تو ایک ممبر پہلے ایک issue پر بات کریں گے پھر وہ لاء اینڈ آرڈر پر دوبارہ بات کریں گے۔

جناب چیئرمین: میری اپنی رائے یہی ہے کہ ان دونوں issues کے اوپر اکٹھی بات کر لیں لاء اینڈ آرڈر پر بھی اور شوگر کے حوالے سے بھی بات کر لیں۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان) جناب چیئرمین! یہ زیادہ بہتر ہے۔

جناب چیئرمین: لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ لاء اینڈ آرڈر پر بات کرنے کے لئے منسٹر صاحب opening statement دے دیں بھلے وہ ایک منٹ کے لئے ہی دے دیں تاکہ ہم باضابطہ بات کر سکیں کیونکہ اصول یہی ہے کہ منسٹر صاحب پہلے opening statement دیں تاکہ سب کے لئے ہاؤس کھل جائے اور دونوں issues پر اکٹھی بات کر لیں۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان) جناب چیئرمین! منسٹر صاحب کو اس ایوان میں آ کر اپنی statement دینی چاہئے اور اگر وہ آ کر اپنی statement دے دیں تو اس کے بعد ارکان اسمبلی اپنی بات شروع کر لیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر پارلیمانی امور کو بلائیں۔ بھچر صاحب! آپ کی طرف سے جن ارکان نے بات کرنی ہے ان کے نام بھجوا دیں۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! ممبران کے نام بھیج دیئے گئے ہیں۔

جناب چیئرمین: اگر کوئی رکن لاء اینڈ آرڈر اور شوگر پر اکٹھی بات کرنا چاہتے ہیں تو اپنا نام لکھ کر مجھے بھیج دیں۔

(اس مرحلہ پر وزیر خزانہ و پارلیمانی امور جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن ایوان میں تشریف لے آئے)

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب! یہاں پر ایک consensus ہوا ہے کہ ارکان دونوں issues پر ایک ہی بار بات کر لیں کیونکہ وقت کافی ہو چکا ہے اور ابھی وقت کو extend پھر کریں گے۔ اس کے لئے آپ کی opening statement چاہئے اور debate کے آخر میں دونوں وزراء کرام نے جو نکات note کئے ہوں گے اس پر detail statement دے سکیں گے۔

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جناب چیئرمین! مجھے ایک منٹ کے لئے بات کرنے کا موقع دیں۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جناب چیئرمین! یہاں پر دونوں sides سے ہمارے معزز ارکان نے شوگر کین پر discussion میں حصہ لیا۔ میری خواہش ہے کہ معزز قائد حزب اختلاف بھی اس پر بات کریں، مجھے صرف یہی کہنا ہے کہ میں یہاں پر بیٹھوں گا اور لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے discussion کا بھی حصہ بنوں گا but اپنی side سے مجھے اس کو conclude اس طرح کرنا ہے کہ میں شاید سمجھا نہیں سکا تھا اور کچھ لوگ جو سمجھنا نہیں چاہتے کہ اسے سمجھئے گا کہ 497۔ارب روپے کی millers نے گنے کی buying کی اور according to my department میں یہاں پر دوبارہ repeat کر رہا ہوں کہ 12۔ارب روپے کی payments due ہیں جو میں نے کہا ہے کہ ان شاء اللہ ہر ممکن کوشش کریں گے کہ چند دنوں میں رواں مہینے میں اس کو صفر کروائیں۔

دوسری میں نے گزارش کرنی ہے کہ ارکان کہتے ہیں payment نہیں ہوئی، جب ڈیڑھ دو مہینے پہلے یا مجھے exact پتا نہیں کیونکہ یہاں پر slip of tongue کو بھی وہ کہہ دیتے ہیں، ادھر سے 50 لوگ بولتے ہیں کہ بڑی تفصیل کے ساتھ انہوں نے calculate کر کے بتا دیا ہے کہ میں نے 22 نہیں بلکہ 27۔ارب روپے کہا۔ جب یہاں پر حکومت establish ہوئی تو 30 Billions روپے کی payments due تھیں جسے ہم 12۔ارب روپے پر لے کر آئے ہیں۔ یہ تو department کی طرف سے ہے یہ percentage wise 2 point something بنتی ہے تو میرا خیال ہے بالکل

اس پر کوئی excuse نہیں ہے۔ میں اپنی ذمہ داری کو سمجھتا ہوں but government and department اس کے پیچھے لگا ہوا ہے تو ایک چیز کا جواب جب میری side سے تو یہ conclude ہوا لیکن ایک چیز کا مجھے ضرور جواب چاہئے ہو گا۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب! جب آپ wind up کرنے لگیں تو اس وقت بتائیں۔

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جناب چیئرمین! میری طرف سے تو کہنے کو یہی ہے کہ 2 percent کو ensure کریں گے اور باقی میں ضرور ادھر موجود رہوں گا اور ان کی باتیں سنوں گا لیکن میں نے conclude بھی یہی کرنا ہے ناں۔ میں نے آپ کو بتا دیا ہے کہ 497 بلین روپے کی amount outstanding تھی جو اب 12۔ارب روپے according to my department رہ گئی ہے۔ میں نے خوش دلی کے ساتھ کہا ہے کہ یہاں سے لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ بہت زیادہ payments دینی ہیں تو میں خدانخواستہ یہ نہیں کہہ رہا کہ مجھے ناراضی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ ساتھ آئیں اور ثابت کریں کہ department نے جو figure دی ہے وہ غلط ہے تاکہ میں آپ کے ساتھ مل کر ان کی accountability کر سکوں۔ میرا point of view یہ ہے اور میں یہاں پر بیٹھوں گا اور لیڈر آف دی اپوزیشن کو بھی سن کر جاؤں گا۔

جناب چیئرمین: منسٹر پارلیمانی امور نے opening statement دینی ہے بھلے ایک منٹ کی ہی دیں اور آغاز کر دیں جو ایک روایت ہے۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! شکریہ، لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے میں یہی کہوں گا کہ میرے پاس figures ہیں کہ پنجاب میں اس وقت Law & Order situation پچھلے سال کے مقابلے میں خاطر خواہ چیزیں بہتر ہوئی ہیں۔ ہماری پنجاب پولیس کی دہشت گردی پر no tolerance ہے اور دہشت گردی کے خلاف بہت زیادہ کام ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ منشیات فروشوں کے خلاف بڑا major crackdown ہو رہا ہے، بجلی چوری کے خلاف ہماری پولیس بڑی active ہے اور یہ ہمارا بڑا issue ہے جس کی وجہ سے بہت سارے اضلاع میں لوڈشیڈنگ کی problem بھی آ رہی ہے۔ Chinese security کے اوپر بہت زیادہ اور دیگر foreigners پر ہماری پولیس کام کر رہی ہے، پتنگ بازی کے خلاف

کارروائی کی جارہی ہے کیونکہ اس میں ڈور سے لوگوں کے گلے کٹ جاتے ہیں اور کئی لوگوں کی جانیں بھی گئیں۔ اس کے علاوہ کچے کے علاقوں میں ڈاکوؤں کے خلاف major operation ہو رہا ہے جس کے facts & figures آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ اسی طرح overall پچھلے سال کے مقابلے میں اس سال چوری، ڈکیتی، گاڑی چوری، موٹر سائیکل / گاڑی چھیننے جیسے واقعات کے بارے میں ساری details ہیں۔ منی لانڈرنگ کے حوالے سے پنجاب پولیس نے کافی کنٹرول کیا ہے، province to province ہونے والی smuggling پر بھی کافی زیادہ ہماری پولیس نے کام کیا ہے اور 13 نئی بین الصوبائی چیک پوسٹیں بنائی گئی ہیں جو کہ دوسرے صوبوں کی سرحدوں کے ساتھ لگتی ہیں۔ اگر آپ مجھے ان کی detail کہیں تو میں پیش کر دیتا ہوں کیونکہ میرے پاس پچھلے سال اور اس سال کی figures موجود ہیں یہ جو ساری چیزیں میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ overall ہماری پولیس اور جیسے کہ چیف منسٹر مریم نواز شریف صاحبہ کی سربراہی میں پولیس کو latest equipment techniques و دیگر ضروری چیزیں انہیں فراہم کی جارہی ہیں جس سے ان شاء اللہ تعالیٰ لاء اینڈ آرڈر کی صورت حال میں further بہتری آئے گی۔ اس کے علاوہ سیف سٹی کیمرے جس طرح لاہور اور پنجاب کے کچھ شہروں میں لگے ہوئے ہیں تو حکومت پہلے phase میں تمام 9۔ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز پر اور اس کے بعد پورے پنجاب تک اس پروگرام کو لے کر جانا چاہتی ہے کیونکہ سیف سٹی پروگرام ہمیں لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال کو دیکھنے میں بہت زیادہ help کرتا ہے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب! شکریہ۔ جی، بھچر صاحب!

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! شکریہ۔ سب سے پہلے تو میں اس ہاؤس کے توسط سے کیونکہ یہ ساڑھے بارہ کروڑ عوام کا floor ہے یہاں سے میں بہت بڑی مبارکباد پوری عوام کو دوں گا کہ آج حق اور سچ کی فتح ہوئی ہے کہ عمران خان اور ہمارے وائس چیئرمین شاہ محمود قریشی اس وقت باعزت بری ہوئے ہیں مزید جتنے جھوٹے اور خود ساختہ مقدمات ہیں، ان میں ان شاء اللہ تعالیٰ ہمیں کامیابی ملے گی اور ہمیں کسی سے ریلیف مانگنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمیں حق اور انصاف ملے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! میں سب سے پہلے ایگریکلچر میں شوگر کین جو بنیادی cash crop سمجھی جاتی تھی، پر بات کروں گا۔ میں نے منسٹر صاحب کی باتیں سنی ہیں۔ بات یہ نہیں ہے کہ کتنے پیسے ہیں، کیا ہے کیا نہیں ہے، کتنے پیسے کس نے دینے ہیں؟ یہ جو موسم ہے جس موسم میں ہم جا رہے ہیں، میرا گنا تو کسی نے کاٹنے ہی نہیں دیا جو کہ ابھی تک ویسے ہی کھڑا ہے۔ میرا اس دفعہ تو کسی شوگر ملز سے واسطہ نہیں پڑا کیونکہ چھ مہینے کی جو فسطائیت کی حکومت تھی جس کو میں so-called Government کہوں گا اور اس کے بعد جو موجودہ حکومت تھی، میرے اوپر تو انہوں نے یہی ظلم کرنا تھا کہ ایک کاشتکار یعنی میرا تقریباً ڈیڑھ سو ایکڑ گنا اس وقت بھی کھڑا ہے جسے آپ میانوالی جا کر چیک کر سکتے ہیں۔ میں نے اپنی ذات کے لئے آج دن تک ادھر بات نہیں کی۔ ہم زمیندار یا کاشتکار لوگ بڑے حوصلے اور بڑے دل والے ہوتے ہیں۔ میں نے آج دن تک یہ شکایت نہیں کی۔ میری پارٹی کا ایک مؤقف تھا اور میں اپنی پارٹی کے ساتھ وفادار تھا۔ شرط ایک ہی تھی کہ اپنے لیڈر عمران خان کو چھوڑ دو، میں اپنے مؤقف پر قائم تھا، قائم ہوں اور ان شاء اللہ قائم رہوں گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! بنیادی بات یہ ہے کہ یہ جو موسم ہے تو اس معزز ایوان میں میرے کاشتکار اور زمیندار بھائی بیٹھے ہیں تو اس موسم تک اگر گنے کی payment due ہو گی تو گنے کا کاشتکار کیا کرے گا؟ پہلے جہاں سے یہ کام شروع ہوا ہے، مجھے یاد ہے کہ 15۔ نومبر کو ملیں چلنے کی ڈیڈ لائن ہوتی تھی۔ ہم اس مافیے سے اتنے مجبور ہیں کہ ٹائم بڑھتا بڑھتا اب یکم جنوری تک آ گیا۔ اس میں ان کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ اُس وقت جو ریکوری ہوتی تھی وہ کوئی 7 یا 8 فیصد ہوتی تھی۔ جب یہ جنوری میں آتے ہیں تو ان کی ریکوری 11,12,13 فیصد ہو جاتی ہے۔ آپ ایک کلو یا ایک من سے اس کی percentage لگا لیں۔ پھر پیسے ملنے شروع ہو گئے۔ کسی کو ملتے تھے، کسی کو کئی سال اچھے پیسے مل جاتے تھے لیکن اگر کسان گنا زیادہ کاشت کر دیتا تھا تو پیسے ذلالت سے ملتے تھے جس طرح اب ہو رہا ہے۔ ہوا یہ کہ کاٹن ایریا کو گنے میں convert کیا گیا۔ ہمارے اپنے ایریا میں ایک مل ہوتی تھی اور بڑا بیلنس ہوتا تھا کہ وہاں کاٹن کاشت ہوتی تھی اور گنا بھی کاشت ہوتا تھا۔ اِس وقت وہاں تین ملز لگی ہوئی ہیں۔

جناب چیئرمین: اجلاس کا وقت ایک گھنٹے کے لئے بڑھایا جاتا ہے۔ جی!

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! پوزیشن یہ ہوتی ہے کہ ہمیں پہلے سال کی نسبت دوسرے سال زیادہ خرچہ کرنا پڑتا ہے۔ اس وقت پوزیشن یہ ہے کہ گندم کا جو حال ہوا ہے، ہم نے یہاں بہت بحث کی، کسان مر گیا ہے، آپ خود دیکھ لیں کہ پاسکو نے پچھلے دنوں جو گندم نیلام کا اشتہار دیا تھا اُس کو بتایا گیا کہ اس میں سے 50 فیصد ہم کٹوتی میں دے رہے ہیں اور نیچے پاسکو کا نوٹ دیا ہے کہ یہ گندم انسانوں کے کھانے کے قابل نہیں ہے۔ گندم والا بحران پیدا ہوا۔ آپ کے پاس جس طریقے سے بھی گورنمنٹ آ گئی ہم تو یہ سمجھتے ہیں فارم 47 کی گورنمنٹ ہے اور ہے بھی صحیح۔ جعلی mandate ہے لیکن آپ کے پاس آ گئی اور آپ کو مسلط کر دیا گیا۔ کم از کم آپ کے پاس گورنمنٹ آئی تھی اور آپ تین نسلوں سے آ رہے ہیں تو آپ کسی ایک شعبے کا بتا دیں کہ آپ نے اُس کی بنیاد رکھی تھی اور اُس کا پھل کھا رہے ہیں۔ گندم کی خریداری کے حوالے سے یہ ہے کہ میں خود کاشتکار ہوں اور میرا کاشتکاری کے علاوہ کوئی ایسا وسیلہ اللہ کے بعد نہیں ہے۔ اس کے علاوہ میرا کوئی انکم کا ایسا وسیلہ نہیں ہے۔ ہم وہ لوگ ہیں جن کے assets، اِن کے تو assets آپ سیدھا سا فارمولہ لگا لیں کہ مسلم لیگ (ن) کے سربراہ نے بھی الیکشن لڑے ہیں اور ہم نے بھی لڑے ہیں۔ ہمارے assets بھی نکال لیں اور ان کے بھی نکال لیں، ہمارے تو آدھے بھی نہیں رہ گئے اور ان کے تو بڑھ کر پتا نہیں کہاں پہنچ گئے۔ ہمارا مکمل زمینداراپر concentrate ہے۔ اس وقت یہ جو پیسے کی بات کر رہے ہیں بیچارے زمیندار کو وہ پیسے ملیں گے لیکن اُس کی فصل کا بحران شروع ہو چکا ہے۔ اس وقت 20 فیصد کپاس کاشت نہیں ہوئی اور جو پہلے دو مہینے کے پیسے ہوتے ہیں وہ کسان کو نہیں ملتے۔ وہ لیبر والے، pesticides والے، inputs والے لے جاتے ہیں۔ کسان کا یہ پیسا ہوتا ہے جو اس کو نہیں مل رہا جو اُس نے اگلی فصل پر کاشت کرنا ہے۔ میں یہ عرض کروں گا کہ ابھی بھی آپ کے پاس وقت ہے اس رولے میں نہ پڑیں کہ آپ کے پاس figures ٹھیک ہیں یا غلط ہیں۔ کسان کو اس رولے سے کوئی مطلب نہیں ہے کہ اپوزیشن کو figures غلط ملے ہیں یا ٹریژری بنچوں اور منسٹر صاحب کو figures ٹھیک مل گئے ہیں۔ کسان کو چاہئے پیسا۔ اس وقت جو اس کا حق حلال کا پیسا ہے اور مل مالکان اس وقت اربوں روپے interest کی صورت میں کما چکے ہیں۔ آپ تین مہینے اگر ان کا پیسا، یہ پیسا تو اپریل کے پہلے ہفتے میں ختم ہو جانا چاہئے تھا جب آپ کا crushing season ختم ہوا۔ اب جون آ گیا ہے۔ آپ اندازہ لگا لیں کہ

جون تک انہوں نے interest کی مد میں کتنے پیسے لئے ہوں گے۔ یہ ظلم ہے۔ یہاں بیٹھ کر لاکھوں، کروڑوں روپے خرچ کر رہے ہیں۔ ہماری حالت یہ ہے اور میں بڑے افسوس کے ساتھ کہوں گا کہ ہمارے اس وقت دو اہم موضوع ہیں۔ ایک لاء اینڈ آرڈر اور دوسرا گنا جو ایگریکلچر سے related ہے۔ یہاں ہماری حالت یہ ہے کہ اس وقت سارا ہاؤس خالی پڑا ہے اور defamation bill پر ہم سب اکٹھے تھے، اُدھر سے بھی اور اِدھر سے بھی جب گورنمنٹ ہر کسی کا گلا دبا رہی تھی کہ کسی کے پاس آزادی رائے نہ ہو۔ اُس وقت ہم سارے اکٹھے تھے اور رات 11 بجے تک بیٹھے رہے اور آج دیکھیں پورا ایوان خالی پڑا ہے۔ میری دوبارہ اپیل ہے کہ اس بحث میں جانے کی بجائے کسان کو اس کے پیسے دلوائیں۔ گندم کا مارا ہوا کسان ہے، کپاس وہ کاشت نہیں کر رہا، مُونجی کا موسم آ رہا ہے اور وہ مُونجی کاشت نہیں کر سکے گا۔ اُس کے پاس اب جو پیسے پڑے ہیں وہ گنے کی شکل میں ہیں جس سے اُس نے گزارہ کرنا ہے۔

جناب چیئرمین! اب میں لاء اینڈ آرڈر پر آتا ہوں۔ پولیس والوں کا تو ہمارے ساتھ ویسے بھی بڑا پیار ہے۔ آئے روز پاکستان تحریک انصاف کے ورکرز کو پکڑا جا رہا ہے۔ آپ ستم ظریفی یہ دیکھیں، میں منسٹر صاحب کے نوٹس میں بھی یہ لانا چاہتا ہوں۔ خیر اُن کی ضمانت تو صبح ہو گئی ہے کیونکہ عدالتیں ہمیں انصاف دے رہی ہیں، میں ریلیف نہیں کہوں گا، عدالتیں اب انصاف دینے کی طرف چل پڑی ہیں۔ ہمارے ایک ایم پی اے تنویر اسلم راجہ صاحب جو راولپنڈی کے ہیں کل انہوں نے پُرامن ریلی نکالی ہے۔ اُس پُرامن ریلی پر اُن کو اٹھا کر لے گئے ہیں۔ رات اُن کو تھانے رکھا گیا اور صبح 8 بجے چھوڑ دیا گیا ہے۔ یہ آپ انتہا دیکھیں کہ آپ کا siting ایم پی اے ہے اُس نے کیا دہشت گردی کرنی تھی۔ اُس نے اپنے حلقے میں ایک ریلی نکالی ہے، اس کو نوٹ کیا جائے اور ہم اس کو condemn کرتے ہیں کہ اس قسم کی روایات کہ ایک ایم پی اے جس کے ساتھ سو دو سو بندہ ہو تو اُن کو اٹھا لیا جاتا ہے، اس سے بڑھ کر اور پولیس گردی کیا ہو گی؟ ہمارے سیکرٹری انفارمیشن پر حملہ ہوا تھا، ان کے منہ پر بلیڈ مارے گئے۔ اُن کی ایف آئی آر جو مدعی کا پہلا حق ہوتا ہے کہ وہ اپنی ایف آئی آر اپنی information کے مطابق درج کرائے ہماری وہ ایف آئی آر درج نہیں کی گئی۔ آپ خود لاء اینڈ آرڈر کی پوزیشن دیکھ لیں۔ جو سیشن کورٹ میں واقعہ ہوا ہے، ہمارے دو وکلاء علی اعجاز بٹر اور نعیم پنجوتھہ صاحب وہاں موجود ہی نہیں تھے اور اُن پر دہشت گردی کا پرچہ

ہو گیا۔ منسٹر صاحب کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ صوبے میں بڑا امن اور شانتی ہے۔ کل ہمارے لاہور میں پرچے ہوئے ہیں، میانوالی میں ایک پرچہ ہوا ہے وہاں چار دیواری کے اندر ہمارے دونوں ایم این اے موجود تھے ان کے خلاف ایف آئی آرز ہو گئی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ 9۔ مئی تو انڈے بچے ہی نکالے جا رہا ہے۔ ہر دوسرے تیسرے دن 9۔ مئی کو بہانہ بنا کر آپ لوگوں کو اٹھا رہے ہیں۔ ہر ایف آئی آر میں دو، دو سو اور تین، تین سو بندہ نامعلوم رکھا ہوا ہے۔ ہو یہ رہا ہے کہ آدھے چالان آپ بھیج دیتے ہیں اور جو نامعلوم ہوتے ہیں ان کے چالان علیٰحدہ ہوتے ہیں۔ ایک دو کو نامزد کر کے ان کے چالان علیٰحدہ کر دیئے جاتے ہیں۔ اس کی وجہ سے آپ عام شہری پر حملہ کر دیتے ہیں۔ کسی کے ساتھ ذاتی رنجش ہو تو اس کو 9۔ مئی میں ڈال دیا جاتا ہے۔ ایک ایس ایچ او اور ڈی ایس پی 20 ہزار روپے لیتا ہے کہ آپ 9۔ مئی میں شامل تھے۔ یہ ہو رہا ہے پنجاب میں۔ اس میں یہ خوش نہ ہوں، یہ ایسی بنیادیں پڑ رہی ہیں کہ پتا نہیں یہ کہاں تک جائیں گی۔ سائفر والا کیس کا آج فیصلہ ہوا ہے تو ہمارے پیچھے ٹویٹ لگ گئی ہے کہ آپ نے ویڈیو کیوں لگائی ہے۔ کیا وہ certified documents نہیں تھے؟ بالکل تھے۔ حمود الرحمٰن کمیشن نے ایک رپورٹ دی ہوئی ہے اُس وقت نہ آپ گورنمنٹ میں تھے نہ ہم تھے۔ ذوالفقار علی بھٹو اور یحییٰ خان نے وہ کمیشن بنایا۔ ذوالفقار علی بھٹو کمیشن رپورٹ ایک دفعہ شائع کرنے لگے تھے لیکن ان کو روک دیا گیا۔ اُس کے بعد پھر اُن کا judicial murder ہوا۔ پیپلز پارٹی والے تو کہتے ہیں کہ اب ہم نے ثابت کیا ہے یہ تو ہر پاکستانی کو پتا تھا کہ ذوالفقار علی بھٹو کا judicial murder ہوا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں تھا لیکن اس وقت جو ہو رہا ہے اس وقت سوائے پولیس کی کارکردگی، اس شرط پر ہے کہ آپ پاکستان تحریک انصاف کے ورکرز، ان کے representatives، ان کے لیڈرز اور ان کے electable کو جن کا تحریک انصاف سے تعلق بنتا ہے، ان کی کوشش ہے کہ ان کو یہ پکڑوا کر اس کو ذلیل کریں اور ان کو جعلی مقدمات میں جیل کے اندر ڈالیں۔ اس طرح پارٹیاں نہیں ٹوٹتیں۔ جہاں دو پارٹی سسٹم تھا وہاں تیسری پارٹی آئی ہے تو کیا دو پارٹیوں کو کوئی توڑ سکا ہے؟ کوئی نہیں توڑ سکا۔ آج دن تک کسی نہ کسی شکل میں دونوں پارٹیاں قائم ہیں۔ اگر یہ سمجھتے ہیں کہ ان باتوں سے پارٹی ٹوٹ جائے گی، پاکستان تحریک انصاف کے 108 ممبرز ہیں اور آج ہمارے ایک اور ممبر نے حلف لیا ہے جو کہ 107 سے 108 ہو گئے ہیں تو یہ 108 ممبرز آگ کے دریا عبور کر کے

آئے ہیں۔ آپ اندازہ لگائیں کہ ہماری ہر دفعہ law and order پر کیوں requisition ہوتی ہے؟اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کو اندھیرے میں رکھا جارہا ہے یا ان کی mala fide شامل ہے کیونکہ بقول ان کے ان کی 4۔مارچ کو گورنمنٹ آتی ہے لیکن ہم یہ سمجھتے ہیں کہ 9۔مئی کے بعد آج دن تک پاکستان تحریک انصاف کے معاملے میں، وہ نگران گورنمنٹ بھی مسلم لیگ(ن) کی تھی اور آج کی گورنمنٹ بھی مسلم لیگ(ن) کی ہی ہے اور جن کے کاندھے پر یہ بیٹھ کر آئے ہیں وہ بھی اس وقت بیٹھے ہیں اور ان کو استعمال کر رہے ہیں یہ اتنا زیادہ کیوں استعمال ہوتے ہیں؟ہم تو مقابلہ کر رہے ہیں ہمارا کیا مطالبہ ہے؟ہمارا مطالبہ یہی ہے کہ judicial commission بنا کر 9۔مئی کی تحقیقات کریں۔ حکومت کیوں نہیں initiative لیتی 9۔مئی پر کمیشن بنا کر حکومت کیوں initiative نہیں لیتی کیونکہ Judicial Commission بنانے کا ان کے پاس اختیار ہے۔ چار ATC ججز آئے ہیں اور اس سے اگلے دن 100،100 بندے کی ضمانتیں ہو گئی ہیں۔ غریب لوگ اندر تھے وہ 9،9 ماہ سے اندر تھے اور ان کے cases کو delay کرنے کا مقصد یہ تھا کہ یہ اندر پڑے رہیں اگر جج نہیں ہوں گے تو ان کے cases کوئی نہیں سنے گا جب وہ ججز ہائیکورٹ کی مداخلت کی وجہ سے آئے تو دوسرے دن ان کی ضمانتیں ہو گئیں۔ اس میں، میں یہاں پر کوئی سیاسی point scoring نہیں کر رہا ہوں۔ ان کے مطابق law and order کی position ٹھیک ہو گی۔ انہوں نے سب کچھ کر لیا ہو گا، انہوں نے منشیات کو بھی کنٹرول کر لیا ہو گا لیکن انہوں نے جو ٹارگٹ اپنے IG کو دیا ہوا ہے جس IG کو انہوں نے صرف اس مقصد کے لئے بٹھایا ہوا ہے کہ پاکستان تحریک انصاف کا ورکرز ہو یا کوئی بندہ ہو وہ جہاں پر ہو وہ ملے تو آپ اس پر FIR ڈالیں یا اس کو ویسے اٹھا کر اس پر تشدد کریں۔ میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے یہ بھی پوچھوں گا کہ آج دن تک اتنا ہمیں بتا دیں کہ 9۔مئی کے بعد انہوں نے ہمارے کتنے بندے چالان کئے، ہماری تحریک انصاف کے کتنے بندے اس وقت ان کو چاہئیں، کس کس FIR میں کتنے نامعلوم ہیں؟ یہ calculation ہمیں بتا دیں اور آپ کو بھی بتا دیں تو آپ کو پتا چل جائے گا کہ ادھر کتنا امن و امان قائم ہے؟ کل پرچے ہوئے ہیں، راولپنڈی میں پرچے ہو رہے ہیں، پچھلے دنوں ملتان میں الیکشن ہوا ہے تو دو پرچے ادھر ہو گئے ہیں۔ بات یہ ہے کہ اپنے تک یہ سمجھتے ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ جو ہمارا کیس ہے یہ اپنا حق سمجھتے ہیں کہ ان کے لوگوں اور ان کے ورکرز کو رگڑا لگاتے

رہو، چادر اور چار دیواری کو پامال کیا جارہا ہے ہم سب ماؤں اور بہنوں والے ہیں۔ اس دفعہ ماؤں اور بہنوں کو اتنا ذلیل کیا گیا ہے کہ لوگوں کے گھروں میں داخل ہوتے ہیں، میں اپنا ذکر پھر بھی نہیں کروں گا کہ ہمارے ساتھ جو کچھ ہوا ہے لیکن میں عام ورکرز کی بات کر رہا ہوں۔ میرا خاندان 1923 سے اسمبلی میں آرہا ہے اور میرا یہ تیسرا tenure ہے، آپ ریکارڈ دیکھیں۔ اس 9۔ مئی میں میرے اوپر 6 ایف آئی آر ہوئی ہیں حالانکہ میں ادھر نہیں تھا۔ جو لوگ میرے خاندان کو جانتے ہوں گے تو وہ ضرور یہ کہیں گے کہ ہم اس قماش کے لوگ نہیں ہیں۔ میرے اوپر 6 ایف آئی آر ہیں اور 9۔ مئی سے پہلے دفعہ 144 کی ایف آئی آر بھی کی گئی ہے اس طرح ہر بندے کے ساتھ ہوا ہے۔ انہوں نے کوئی بندہ نہیں دیکھا تو میں اپنے منسٹر صاحب سے یہ کہوں گا کہ آپ law and order کی جو position سمجھ رہے ہیں وہ on ground ایسی نہیں ہے۔ یہ لوگ daily لوگوں کے گھروں میں جارہے ہیں اور ان کے گھروں میں جا کر ان کی ماؤں اور بہنوں کی چادر اور چار دیواری کو پامال کر رہے ہیں اور آڑ آپ کی بنا رہے ہیں۔ آپ کا IG ظلم کر رہا ہے جو انہوں نے پچھلے ظلم کئے ہیں ایک Interior Minister بن گیا ہے، اس کو reward ملا ہے، دوسرا ادھر سینیٹر بنا دیا گیا ہے اور ایک چیف منسٹر بنا دیا گیا ہے یعنی ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ جتنا کوئی ہم پر بدمعاشی کرے گا تو اس کو اتنا reward ملے گا۔ میں اس لئے زیادہ لمبی بات نہیں کرتا اور میں اپنے منسٹر صاحب سے یہ کہتا ہوں کہ آپ ہمارے معزز منسٹر ہیں اور آپ ہمیں ریکارڈ منگوا کر دے دیں کہ 9 مئی کی جتنی ایف آئی آرز ہیں اور اس کے بعد آج دن تک جتنی FIRs پاکستان تحریک انصاف کے لوگوں پر ہوئی ہیں تو کیا کسی جماعت کو پرامن احتجاج کرنے کا حق نہیں ہے؟ ہم ڈپٹی کمشنر کو درخواست دیتے ہیں اور ڈپٹی کمشنر ہفتہ ہفتہ ہمیں ملتے نہیں ہیں، دوڑا پھر رہا ہے اور اس کے بعد ہمیں ہائی کورٹ آنا پڑتا ہے کس چیز کی درخواست ہوتی ہے؟ وہ ایک عام جلسے کی درخواست ہوتی ہے آپ کو کوئی منع ہے، آپ کتنے جلسے کر چکے ہیں؟ پاکستان تحریک انصاف کے دور میں آپ نے کتنے جلسے کئے، آپ کو کسی نے منع کیا تھا؟ یہ آپ کے گلے پڑیں گے۔ آج میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ یہ چیزیں گلے پڑیں گی اور ہمیں دو تین چیزیں ان سے چاہئیں کہ یہ ہمیں تفصیل دے دیں اور ہم پھر law and order پر بحث میں ان کو جواب دیں گے۔ Thank you very much.

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ اب میں دعوت خطاب دوں گا کہ جناب عارف محمود گل!

جناب عارف محمود گل: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین!شکریہ۔منسٹر خوراک تو تشریف لے کر جارہے ہیں،میں شوگر ملوں کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں جس طرح راؤ صاحب نے بات کی تھی تو میرے حلقے میں بھی تین شوگر ملیں ہیں۔ تاندلیانوالہ، کنجوانی اور گورمے شوگر مل ہیں۔

جناب چیئرمین!آپ اندازہ کریں کہ منسٹر صاحب نے جو بھی figures دی ہیں۔ میں اس سے agree کرتا ہوں اور میں یہ نہیں کہتا کہ وہ غلط کہہ رہے ہیں لیکن ہم کہاں جائیں؟ہم ایک چھوٹے زمیندار ہیں اور اتنے بڑے زمیندار نہیں ہیں۔ ہمارے ساتھ پہلے گندم والا scene ہوا، بار دانے والا scene ہوا تو ہم نے حلقے کی عوام کو دائیں بائیں کرکے اس سے گزارہ کیا کہ یہ نہیں ہوا پچھلی گورنمنٹ نے گندم خرید لی اس لئے بار دانہ نہیں مل سکا اور ہمارے لئے مشکل ہوا۔۔۔

جناب چیئرمین: میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن!جو ایگریکلچر اور شوگر کے حوالے سے کچھ points آرہے ہیں تو آپ مہربانی کرکے نوٹ کرلیں تاکہ پھر متعلقہ منسٹر صاحب کو دے سکیں۔جی، آپ بات کریں۔

جناب عارف محمود گل: جناب چیئرمین!میں یہ کہنا چاہوں گا کہ ملز مالکان نے اپنے ٹھیکیدار ملوں کے اندر رکھے ہوئے ہیں ان کی تو انہوں نے payment پوری کردی،وہاں پر بھی انہوں نے اپنا فائدہ اٹھایا اور جو چھوٹے زمیندار تھے ان کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہے سارا دن حلقے میں لوگ اپنی چٹیں لے کر آتے ہیں،پہلے ایک وقت تھا جب ایک CPR بنا کر دیتے تھے اور اب انہوں نے صرف ایک چٹ کا نظام نکال لیا ہے لوگ پہلے کورٹ میں چلے جاتے تھے اس میں لکھا ہوتا تھا کہ اتنے دن میں ان کو payment ہونی چاہئے تو کورٹ آرڈر کردیتا تھا پھر زمیندار کی بات سنی جاتی تھی لیکن اب انہوں نے ایک سسٹم ایسا نکال لیا جس سے ان کو کوئی بھی پوچھنے والا نہیں ہے۔ایک زمیندار جو اپنے چھوٹے زمیندارہ سے،ان پیسوں سے اپنی بچی کی شادی کرانا چاہتا ہے،کوئی مکان بنانا چاہتا ہے وہ بیچارہ بے بس ہے۔ پہلے ہم گندم کے سوالوں کا جواب نہیں دے سکے،ہمارے علاقے میں دو فصلیں ہوتی ہیں گنے کی فصل اور اس کے بعد گندم کی فصل ہوتی ہے۔پہلے گنے کی payment کے حوالے سے ہمارے ساتھ یہ ہوا اور اس کے بعد آپ دیکھ لیں بار دانے والا

scene ہوا تو وہ بھی ایسا ہی ہوا۔ ہم اپنے حلقے کے عوام کو کسی سوال کا جواب نہیں دے سکے وہ اس لئے کہ ہماری جو پالیسیاں ہیں ان میں کافی چیزیں change کرنے والی ہیں۔ میں اتنا زیادہ وقت نہیں لوں گا اور صرف یہی کہوں گا کہ کوئی قانون سازی ایسی ہونی چاہئے، یہ ہاؤس کے ممبران بیٹھے ہیں، یہ سب ایم پی ایز بیٹھے ہیں اس ہاؤس کے پاس ایسی طاقت ہے، ہم ایسا کوئی قانون لے کر آئیں کہ جس میں لکھا ہو کہ ملز مالکان اتنے ٹائم میں اس کی payment کریں۔ کوئی کین کمشنر، کوئی ڈی سی اور کوئی اے سی ہمیں payment نہیں دلا سکا، نہ دلا سکتے ہیں۔ انہوں نے صاف انکار کیا کہ ہمارے بس کی بات نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! یہ اختیار ہے آپ بیٹھے ہیں تو سب مل کر کوئی ایسی قانون سازی کریں جس میں زمینداروں کو بھی ان کا حق مل سکے۔ دوسری بات لا اینڈ آرڈر کی ہے اس میں یہ کہوں گا کہ سی ایم صاحبہ نے یہ straight forward کہا کہ ہم کسی کے کہنے پہ سیاسی postings نہیں کریں گے، کوئی ایس پی، ڈی پی او، نہ ایس ایچ او۔ ہمارے کہنے پر کوئی سپاہی لگتا ہے نہ ہم اُن کو کہتے ہیں لیکن اس کے باوجود بھی ہمارے علاقے میں ڈکیتیاں اور وارداتیں اتنی زیادہ بڑھ گئی ہیں کہ دن کے وقت، میرا ایک تھانہ ترکھانی ہے دن کو 12 بجے ایک شخص کی بھینسیں ایک ٹرک میں لے کر کوئی چلا گیا لیکن آج تک ہم اُس کی بھینسیں اُس کو واپس نہیں دلا سکے۔ ایک تھانہ مرید والا وہاں پہ عثمان لاشاری ایک ڈاکو بن کر بیٹھا ہے اُس کو فون کریں، وہ فون نہیں سنتا اور اس کے علاقے میں روز ڈکیتیاں ہوتی ہیں۔ ہم کسی کو جا کر شکایت لگاتے ہیں وہ کہتے ہیں جی بڑا اچھا افسر ہے آپ ریکارڈ دیکھیں اُس کے وہاں ہوتے ہوئے ایک نہیں، دو نہیں سو کے حساب سے ڈکیتیاں اور وارداتیں ہوئیں وہ لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ ایس ایچ او ہمیں تحفظ دے رہا ہے۔ وہ بندے پکڑتا ہے حوالات میں ڈالتا ہے اور جو جو پیسے دیتا ہے اس کو چھوڑتا جاتا ہے میں نے سی پی او صاحب کو پہلے بتایا تھا انہوں نے اُس کی انکوائری کی اور موقع پر پکڑ لیا پھر بھی نہیں نکالا، پھر اُس نے بندوں کو پکڑا خود اے ٹی ایم پر لے گیا، اے ٹی ایم پہ جا کر کہتا ہے پیسے نکال کر دو گھر چلے جاؤ۔ میرے پاس ان باتوں کے ثبوت ہیں۔

جناب چیئرمین! ہم اِدھر بیٹھے ہیں لوگوں کے تحفظ کے لئے کہ اُن کو انصاف مل سکے اگر انصاف ایک ایم پی اے کو نہیں مل سکتا اور ایم پی اے اپنی عوام کو انصاف نہیں دلا سکتا تو ہم یہاں

پہ کیا کر رہے ہیں؟ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی عوام کے لئے کوئی ایسا قانون لے کر آئیں کہ ہم کم از کم ایم پی ایز اپنے حلقوں میں، اپنے لوگوں کی بات سنیں اور اُن کے مسئلوں کو حل کر سکیں۔

جناب چیئرمین میں آخر میں یہ کہوں گا کہ ہم زمیندار گھرانے کے لوگ ہیں، چھوٹے زمیندار ہیں۔ ہمیں زمیندار کے لئے گورنمنٹ کہہ رہی ہے کہ ہم بہت کچھ کر رہے ہیں، اب بجٹ میں دیکھ لیں گے ماشاءاللہ وزیر صاحب بیٹھے ہیں تو مجھے کسان کارڈ پر بڑی خوشی ہے وزیر صاحب بتا رہے تھے کہ گورنمنٹ 400۔ارب روپے کا پیکج کسان کارڈ میں لے کر آ رہی ہے تو جو کسان کارڈ کا اجراء ہو رہا ہے میں اُس پر بھی حکومت پنجاب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ کسانوں کی طرف اُن کا دھیان گیا اور ہمارے لئے کوئی اچھی خوشخبری لے کر آئیں گے شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ باقی تمام مقررین، معزز اراکین سے بھی درخواست ہے کہ 9 بجے تک اجلاس چلنا ہے تو اگر بڑی مختصر بات کریں اور جامع بات کریں تو سب کو بات کرنے کا موقع مل جائے گا۔ محترمہ نادیہ کھر صاحبہ!

محترمہ نادیہ کھر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایاک نعبد وایاک نستعین۔ میں صرف تیری عبادت کرتی ہوں اور تجھ ہی سے مدد مانگتی ہوں۔ By the grace of almighty Allah and my guidance leader Imran Khan Sahib. Alhamdulillah, I am elected member چیئرمین صاحب ساڑھے پانچ لاکھ کے حلقے کی عوام کے جب آپ mandate بن کر اس ایوان میں آتے ہیں تو آپ سمجھتے ہیں کہ لوگ آپ سے توقعات رکھتے ہیں آپ سے اُمیدیں رکھتے ہیں اُن کے مسائل اگر آپ اس ایوان میں نہیں بول سکتے، implement نہیں کر سکتے تو آپ کو اس ایوان میں بیٹھنے کا کوئی حق نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! آج لاء اینڈ آرڈر کا topic ہے میں اس پر بات کرنا چاہوں گی، یہ مسئلہ میرے حلقہ پی پی۔277 ڈسٹرکٹ کوٹ ادو کا ہی نہیں، پنجاب کا ہی نہیں، بلکہ پورے پاکستان کا ہے crime sheet اس قدر بڑھ چکا ہے، اس کی ratio اس قدر بڑھ چکی ہے کہ اس میں کوئی چیک اینڈ کاؤنٹر نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! میں آج 31-05-2024 دو دن پہلے کی رپورٹ آپ کو بتانا چاہوں گی، یہ میں آپ کو اپنے حلقے کی رپورٹ دے رہی ہوں۔ abuse 33, murder 33,rape 68,children robbery 138, motorcycle snatching 143,vehicle theft 448, Burglary 690 یہ accurate figures ہیں۔ آپ اگر سپیشل برانچ سے رپورٹ منگوائیں تو figures اس سے زیادہ ہوں گے کم نہیں ہوں گے۔ ایک غریب مزدور آدمی اپنی روزی روٹی کما کر مزدوری کر کے چند پیسوں سے موبائل خریدتا ہے، ایک موٹر سائیکل خریدتا ہے کھلے عام اس کی چوری کی جاتی ہے اگر وہ نہ دے تو دن دہاڑے اس کا قتل کر دیا جاتا ہے اور تب یہ سارے موٹر سائیکلز دوسرے صوبوں میں smuggling کر کے ان کو کوڑیوں کے دام پر بیچا جاتا ہے۔ اس میں پستا غریب آدمی ہے اگر یہ FIRs کروانے کے لئے جائیں تو پچاس فیصد لوگوں کو ignore کیا جاتا 30 فیصد لوگوں کو سن کے واپس بھیجا جاتا ہے اور اگر غلطی سے 20 فیصد لوگوں کی FIRs ہو جائیں تو یقین کریں اُس کا کوئی حاصل وصول نہیں ہے وہ صرف نام کے لئے ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین! اگر میں murder اور rape کی بات کروں یہ کوئی عام بات نہیں ہے، یہ بہت بڑی بات ہے اگر ریپ کی بات کریں تو تین مہینے کے بعد ڈی این اے رپورٹ آتی ہے، murder کی پوسٹ مارٹم کی رپورٹ چھ ماہ کے بعد آتی ہے۔ دس دس لوگوں کو نامزد کیا جاتا ہے، پانچ پانچ لوگوں کو جیلوں میں ڈالا جاتا ہے لوگ تھانے کچہری کے چکر لگا لگا کر یا تو مایوس ہو جاتے ہیں، یا گھر بیٹھ جاتے ہیں، یا ہم جیسے لوگوں کے پاس آ کر کہتے ہیں کہ بی بی آپ فیصلہ کریں۔

جناب چیئرمین! ہم نے بھی اللہ کو جان دینی ہے آپ یقین کریں۔ یہاں پر پٹوار اور تھانے کا نام ہے اس ٹائم سسٹم اس کو دیکھے اس کو دیکھنے کی ضرورت ہے یہ فل مافیا بن چکا ہے جب تک یہ پیسا نہ لیں لوگوں کے کام نہیں کرتے۔ بات 10 ہزار یا لاکھ روپے کی نہیں لاکھوں روپے کی ہے میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ اس پر check and counter کریں کوئی پالیسی بنائیں۔

جناب چیئرمین! اب میں اپنی جماعت تحریک انصاف کی بات کرنا چاہوں گی۔ یہ کہتے ہوئے میرا دل بہت افسردہ ہے کیونکہ میں ایک ماں ہوں، ایک بیٹی ہوں، ایک بیوی ہوں، میں نے دیکھا ہے کہ 9۔ مئی کے بعد تحریک انصاف کی خواتین اس وقت تک جیلوں میں کئی کئی مہینوں سے پڑی ہیں ان کے اوپر کیس بھی ثابت ہو چکے ہیں کہ انہوں نے کچھ نہیں کیا۔ ٹرائل نہیں کیا جا رہا،

وہ ابھی تک جیلوں میں ہیں۔ آپ دیکھیں عالیہ حمزہ، ڈاکٹر یاسمین راشد صاحبہ 70 سالہ بزرگ خاتون ہیں کینسر کی مریضہ ہیں ابھی تک جیل میں پڑی ہیں۔ یہ کون سا انصاف ہے؟ آپ بتائیں بشریٰ بی بی جو شرعی پردہ کرتی ہیں یہاں پر سب مسلمان ہیں سب اسلام سے واقف ہیں۔ آپ اُن کا رتبہ اُن کا مقام اللہ کی نظر میں دیکھیں یہ کیا بہتان لگائیں گے۔

جناب چیئرمین! میں آپ سے گزارش کرتی ہوں کہ ان کے علاوہ بھی ہماری جتنی خواتین جو تحریک انصاف سے ہیں کسی اور جماعت سے نہیں ہیں یہ آپ کو صرف تحریک انصاف سے ملیں گی، جن پر جیلوں میں ظلم کیا جارہا ہے مہربانی کریں اس پر کوئی ٹرائل بنائیں، کچھ کریں ان کو باہر نکالیں۔ میرا لیڈر عمران خان صاحب یہ human right, law and order کی بات کرتے ہیں جو اس ٹائم پورے عالم اسلام کا لیڈر ہے اس کی صرف اتنی غلطی ہے اس کی اتنی غلطی ہے کہ وہ جُھکا نہیں ہے۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: order in the House معزز اراکین خاموشی اختیار کریں۔ جی، جناب احسن رضا صاحب! جب آپ بات کریں گے دوسری سائیڈ پر خاموشی ہوگی۔ یہ کوئی طریق کار نہیں ہے معزز ممبر کو جو کچھ کہنا ہے اُن کو کہنے دیں وہ اُن کا مؤقف ہے۔ جی، محترمہ نادیہ کھر صاحبہ!

محترمہ نادیہ کھر: جناب سپیکر! مجھے تو یہ بات سمجھ نہیں آتی کہ جب بات ایاک نعبد وایاک نستعین کی آتی ہے جب بات عمران خان کی آتی ہیں ان کو problem کیوں ہوتی ہے؟ ہم صرف اپنی بات کرتے ہیں، اپنے حق کی بات کرتے ہیں میرے لیڈر عمران خان کی صرف اتنی غلطی تھی وہ پیچھے ہٹا نہیں، وہ جھکا نہیں وہ بہادر ہے، وہ شیر ہے، وہ نڈر ہے۔ کہتے ہیں کہ وہ جیل میں بیٹھا ہے، جیل میں بیٹھا شخص کیا کر سکتا ہے؟ وہ جیل میں بیٹھا ہوا شخص آج پورے پاکستان کے دلوں پر راج کر رہا ہے ساتھ بیٹھے بینچوں پر میرے بھائی ہیں، ساری جماعتوں کے ذہنوں پر سوار ہیں، ان کے حواسوں پر سوار ہیں اگر مقابلہ کرتے ہیں تو جائیں جا کر مقابلہ کریں۔

جناب چیئرمین: جی بہت شکریہ۔ جناب امجد علی جاوید!

محترمہ نادیہ کھر: جناب چیئرمین! میں wind up کرنے لگی ہوں۔

جناب چیئرمین: اب میں نے دوسرے معزز ممبر کو کہہ دیا ہے۔

محترمہ نادیہ کھر: جناب چیئرمین! میں نے wind up کرنا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، جناب امجد علی جاوید ایک منٹ دے دیں۔ جی، محترمہ! آپ wind up کر لیں آپ کے پاس ایک منٹ ہے۔

محترمہ نادیہ کھر: جناب چیئرمین! میں wind up کرنے لگی ہوں کیوں کہ میرا مائیک بند کر دیا گیا ہے اب میں کوئی اور بات نہیں کروں گی جاتے جاتے ایک شعر بولوں گی جو میری تقریر میں تو نہیں تھا لیکن اب موقع ہے:

دبی ہے آگ جگر میں ابھی بجھی تو نہیں
جھکی ہے شاخ تمنا ابھی کٹی تو نہیں
جفا کی تیغ سے گردن وفا شعاروں کی
کٹی ہے بر سرِ میداں مگر جھکی تو نہیں

جناب سپیکر: جی، جناب امجد علی جاوید!

جناب امجد علی جاوید: جناب چیئرمین! شکریہ۔ یہاں پر کسان کے اور شوگر کین کے حوالے سے بات ہو رہی ہے اس بات میں کوئی دو رائے نہیں ہے کہ ہمارا کسان ہر دور میں ہی پستا چلا آ رہا ہے۔ آپ 2013 سے آج تک کا دور دیکھ لیں تو دور کوئی بھی ہو کسان کا یہی حال رہا ہے لیکن ہمارے اپوزیشن کے مہربان فاضل دوست سارا نزلہ حکومت پر گرانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ آپ 2013 سے آج تک کی debates نکال کر دیکھ لیں، کم و بیش یہی الفاظ ہر سال سنتے ہیں اور یہی سنتے آ رہے ہیں۔ میرے کچھ دوستوں نے اس طرف اشارہ کیا جو کہ اس ہاؤس کی ذمہ داری ہے تو ہم یہاں پر کیا کر رہے ہیں، ہم صرف یہاں پر point scoring کر رہے ہیں یا ان مسائل کا کوئی حل بھی پیش کرنے کی کوشش کر رہے ہیں؟ ہم ایک دوسرے پر الزام تراشی کر رہے ہیں تو میری یہ submission ہو گی، یہ کسان کے ساتھ جو ظلم ہو رہا ہے اور اس کا آج کے دن تک ازالہ نہیں ہو رہا، اس کی وجہ یہ ہے کہ جن اتھارٹیز کو آپ نے طاقت دی ہے یہ ہاؤس نے وہ طاقت فراہم کرنی ہے۔ ایک کین کمشنر جو کہ صوبہ پنجاب میں بیٹھا ہے، اس کے پاس محدود سے اختیارات ہیں جب آپ ایڈوائزری کونسل میں بیٹھتے ہیں، تو آپ وہاں پر دوسری باتیں کرتے ہیں تو یہ ایشو وہاں پر کیوں

نہیں اٹھایا جاتا ہے، یہ پورے پنجاب کا ایشو ہے اس کا کوئی حل تلاش کریں، اس پر بات کریں اور اس حوالے سے کوئی legislation لے کر آئیں، آپ کین کمشنر کے اختیارات کو مزید بڑھائیں، صرف اس کے اختیارات کو بڑھائیں ہی نہیں بلکہ اس کے اختیارات کو devolve کریں کیونکہ وہ پورے پنجاب کو cater نہیں کر سکتا، اس کو ضلعی سطح پر لے کر جائیں، ڈپٹی کمشنر یا کسی اور آفیسر کو یہ اختیار منتقل کریں کیونکہ یہ تو وہ ادارہ ہے باقی اداروں کے بارے میں تو آپ کہہ سکتے ہیں کہ ان کے پاس پیسے نہیں ہیں لیکن شوگر ملز والوں کے پاس تو سٹاک موجود ہوتا ہے، اگر ایک certain time میں وہ payment نہیں کرتے تو وہ سٹاک کیوں confiscate نہیں ہوتا، اس سٹاک کو باہر لا کر نیلام کریں اور اس نیلامی کے پیسے کاشتکاروں میں تقسیم کریں اور جو اس کے بعد بھی مال بچ جاتا ہے وہ مال اس مل کی ذمہ داری رہے تو یہ تمام مسائل اس طرح سے حل ہونے ہیں، اس پر قانون سازی کریں، جو متعلقہ ادارے ہیں ان کو مضبوط کریں، یہ اس ہاؤس کا کام ہے یہ ہم نے کرنا ہے؟ آئیں اس پر کام کریں اس طرح ہو گا تو مسائل کا حل نکلے گا ورنہ اسی طرح ہر سال ہم یہی تقریریں کر رہے ہیں اور یہی تقریریں کرتے رہیں گے اور ایک دوسرے پر ملبہ ڈالتے رہیں گے۔

جناب چیئرمین! اب میں لاء اینڈ آرڈر پر بات کرتا ہوں۔ لاء اینڈ آرڈر کی جو صورتحال پنجاب میں ہے اس میں بھی کوئی دورائے نہیں ہے کہ ہر طرف لوٹ مچی ہوئی ہے ہم کبھی آٹھ یا دس سال پہلے سنا کرتے تھے کہ کراچی میں اس طرح سٹریٹ کرائم ہوتے ہیں، اب چھوٹے شہروں اور دیہاتوں میں بھی یہی کام شروع ہو گیا ہے، راتوں کو چوری کا تصور ہی ختم ہو گیا ہے، اب ڈکیتیاں گروہ کی شکل میں کی جا رہی ہے، لوگوں کو پکڑ کر ان کا سامان بھی انہی سے لدواتے ہیں، ان پر تشدد بھی کرتے ہیں، ان کے ساتھ ظلم بھی کرتے ہیں اور ان کی خواتین کے ساتھ misbehave بھی کرتے ہیں، سڑکوں پر دن دہاڑے ڈکیتیاں ہوتی ہیں۔ اس کے تین پہلو ہیں۔ ایک طرف law enforcement کے ادارے ہیں جنہوں نے ان کو روکنا ہے اور دوسرا یہ ہاؤس ہے جس نے ان کو بااختیار کرنا ہے۔ جب Law Enforcement Agencies یا judiciary سے بات کرتے ہیں، ان کا ایک مؤقف ہے کیونکہ وہ ہاؤس میں تو اپنی بات نہیں کر سکتے لیکن ایسی کوئی قانون سازی، ایسی کوئی legislation کی جائے جس کے تحت تمام فریقین کا مؤقف سنا جائے۔ 2002 کے پولیس آرڈر کے تحت پولیس کو بے انتہا اختیارات دے دیئے گئے

ہم نے وہ اختیارات تسلیم کر لئے ہیں لیکن جب آپ بے محابا اختیارات کسی کو دیتے ہیں تو اس پر پھر کوئی چیک اینڈ بیلنس بھی ہونا چاہئے اور وہ چیک اینڈ بیلنس نہ ہونے کی وجہ سے ان اختیارات کا غلط استعمال ہوتا ہے۔ جب 2002 میں پولیس کو اختیارات دیئے گئے تھے تو اس پر ایک چیک اینڈ بیلنس کا طریق کار بنایا گیا تھا لیکن بدقسمتی سے اس پر چیک اینڈ بیلنس نہیں رکھا جا سکا تو آج اس ہاؤس کے پاس اختیار ہے کہ وہ قانون سازی کرے کہ جو پولیس مین یا پولیس آفیسر کسی کرائم میں ملوث ہوتا ہے جہاں اسے اختیارات دیئے جاتے ہیں وہاں پولیس کو چیک کرنے کا اختیار پولیس والوں کے پاس ہی نہیں ہونا چاہئے، اس حوالے سے ایک oversight system ہونا چاہئے اس حوالے سے ڈسٹرکٹ کے اندر ایک اتھارٹی بنائی جائے جس کے پاس یہ اختیار ہونا چاہئے جو کہ ایک سپاہی یا انسپکٹر کے خلاف شکایات ہوتی ہیں، آپ ریکارڈ نکال کر دیکھ لیں کہ کتنے لوگوں کے خلاف شکایات ہوتی ہیں جس کے نتیجے میں وہ نوکریوں سے بھی برخاست ہو جاتے ہیں لیکن ایک سال یا 6 ماہ بعد وہ دوبارہ بحال ہو کر وہاں اسی جگہ پر کھڑے ہوتے ہیں۔ جہاں آپ کسی کو اختیارات دیتے ہیں وہاں اس کی سزا بھی اتنی ہی سخت ہونی چاہئے۔ اگر کوئی شخص ٹریفک کا اشارہ کاٹتا ہے یا ون وے کی خلاف ورزی کرتا ہے تو عام آدمی کو آپ پکڑ کر دو ہزار روپے جرمانہ کرتے ہیں، اس کے برعکس ایک پولیس کی گاڑی میں ایس ایچ او صاحب بیٹھے ہوتے ہیں اور وہ قانون کا مذاق اڑاتے ہوئے ون وے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے چلے جا رہے ہوتے ہیں۔ میں صرف یہی کہنا چاہ رہا ہوں میں صرف اپنی تجاویز دے رہا ہوں۔ دوسری طرف عدلیہ ہے جب ہم پولیس والوں سے بات کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ دیکھیں ہم نے اپنی جان پر کھیل کر ایک ڈاکو کو پکڑا ہے، ایک دہشت گرد پکڑا ہے، وہ عدالت جاتا ہے اور عدالت جا کر جو ہمارے قانون میں سقم ہے اس کی وجہ سے وہ عدالتوں سے بری ہو کر باہر آ جاتا ہے۔ کیا آپ سمیت ہم سب کو پتا نہیں ہے کہ جتنے بھی قتل ہوتے ہیں، اس قتل کا کوئی موقع کا گواہ ہوتا ہے، ریپ یا زیادتی کے کیس میں کوئی موقع کا گواہ ہوتا ہے، یہ سب لوگوں کو پتا ہے کہ موقع کا کوئی گواہ نہیں ہوتا ہے تو پھر آپ کیوں ڈیڑھ سو سال پرانا قانون شہادت پکڑ کر بیٹھے ہوئے ہیں؟ آج مروجہ حالات کے مطابق اس میں قانون سازی کیوں نہیں کی جاتی، تو اس صورت میں پولیس والے کہتے ہیں کہ اگر عدالتوں نے ہی وہاں ان کو ریلیف دے دینا ہے، تو ٹھیک ہے پھر ہم اپنی جیب گرم کر کے ملزمان کو چھوڑ دیتے

ہیں۔ پولیس والے یہ logic پیش کرتے ہیں اس logic کو روکنا اس ہاؤس کی ذمہ داری ہے، اس پر ہمیں قانون سازی کرنی ہے۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ امجد صاحب!

جناب امجد علی جاوید: جناب چیئرمین! میں نے لمبی بات کرنی تھی لیکن میں اب اپنی بات کو سمیٹتا ہوں۔ اپوزیشن سمیت ہم سب کا یہ کرنے والا کام ہے، یہ یہاں پر ہلا گلا اور ہلڑ بازی کرتے ہیں، تو میں اپنے دوستوں کو معذرت کے ساتھ یہ بات کہوں گا کہ یہ اپنی تیاری کے ساتھ اس ہاؤس میں آئیں اور اس ہاؤس کو چلائیں اور جس بات پر تنقید کرنی بنتی ہے اس پر تنقید بھی کریں اور دوسرا راستہ نہ اختیار کریں، اسی سے ان کی بھی تحسین ہو گی کیونکہ باہر سے لوگ ہمیں دیکھ رہے ہیں کہ ہم کیا کر رہے ہیں اور اسی طرح یہ ہاؤس empower ہو گا اور ہم عوام کو ریلیف دینے میں کامیاب ہوں گے، legislation اس کا واحد حل ہے، میں روزانہ یہی پوائنٹ لے کر آتا ہوں کہ جہاں جہاں پر خامیاں ہیں، ان خامیوں کو دُور کرنے کے لئے legislation واحد حل ہے لہٰذا ان خامیوں کو دور کریں اور اپنے نظام کے hole بند کریں پھر ہی ہم کوئی بہتری کی طرف جا سکیں گے؟ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: امجد صاحب! یہ جو پرائیوٹ ممبر کے طور پر legislation کی ایک بہت بڑی opportunity ہے ابھی تک اس کو کسی ممبر نے avail نہیں کیا ہے تو امید ہے کہ آپ پرائیویٹ ممبر کے طور پر legislation لے کر آئیں گے تاکہ باقی دوستوں کی بھی حوصلہ افزائی ہو اور وہ بھی اس سمت میں آگے بڑھیں۔ سب دوست ٹائم کا خیال رکھیں تاکہ باقی دوستوں کو بھی بات کرنے کا موقع مل سکے۔ جی، شیخ امتیاز صاحب!

جناب امتیاز محمود: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایاک نعبد وایاک نستعین۔ جناب چیئرمین! آج گندم پر بات ہو رہی تھی اور منسٹر صاحب یہاں ایوان سے اُٹھ کر چلے گئے ہیں۔ ویسے تو ہم صبح سے ہی دیکھ رہے ہیں کہ اس حکومت کی کسی قسم کی کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ جب یہاں پر بحث شروع ہوئی تو اس وقت دونوں اطراف میں ایوان بھرا ہوا تھا اور سب نے اس حوالے سے اپنی اپنی تقاریر کیں

اور اپنا پورا زور لگایا کہ خدارا گندم خرید لو اور کسان کو بچالو، کسان کو بچالو۔ آج اسی طرح دونوں اطراف سے ممبران چیخ رہے ہیں کہ خدارا۔۔

جناب چیئرمین: شیخ صاحب! اِدھر سے بھی اور اُدھر سے بھی تمام ممبران گھروں کو چلے گئے ہیں۔

جناب امتیاز محمود: جناب چیئرمین! وہ اس لئے گھروں کو چلے گئے ہیں کہ انہوں نے میری طرح یہی سمجھا ہے کہ یہاں تو بھینس کے آگے بین بجانے والی بات ہے تو اس لئے ان بے چاروں نے گھروں کو جانا ہی مناسب سمجھا ہے تو میں پھر اس پر بات ہی نہیں کرتا۔

جناب چیئرمین: شیخ صاحب! پھر آپ یہاں پر کیوں بیٹھے ہوئے ہیں؟ آپ نے پھر بین بجانا ہی پسند نہیں فرمایا ہے۔

جناب امتیاز محمود: جناب چیئرمین! میں پھر گندم کے حوالے سے بات ہی نہیں کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: شیخ صاحب! چلیں، ہم آپ کی بین سنتے ہیں۔

جناب امتیاز محمود: جناب چیئرمین! انہوں نے میری طرح یہی سمجھا کہ بھینس کے آگے بین بجانے والی بات ہے تو پھر انہوں نے ایوان سے جانا ہی مناسب سمجھا۔

جناب چیئرمین: آپ نے یہ پسند فرمایا ہے کہ آپ نے بین بجانی ہے۔

جناب امتیاز محمود: جناب چیئرمین! چلیں میں کوئی بات ہی نہیں کرتا۔

جناب چیئرمین: چلیں ہم آپ کی بین سنتے ہیں۔

جناب امتیاز محمود: مان لیا کہ بھینس کے آگے بین بجانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: ہم آپ کی بین سن رہے ہیں۔

جناب امتیاز محمود: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔

(اس مرحلہ پر گیلری کی لائٹس بند ہوئیں تو معزز ممبران حزب اختلاف نے کہا کہ شادی ہال کی لائٹیں بند ہو گئیں)

جناب امتیاز محمود: جناب چیئرمین! شادی کے فنکشن کے آخر پر روٹی کا ٹائم ہوتا ہے تو لائٹیں بجھا دیتے ہیں یہاں بھی اسی طرح ہو رہا ہے۔

جناب چیئرمین: شیخ صاحب! آپ بات کریں۔

جناب امتیاز محمود: جناب چیئرمین! لاء اینڈ آرڈر پر بات کرتے ہیں ویسے تو آپ نے خود ہی کہہ دیا ہے کہ بات کرنے کا کوئی فائدہ ہی نہیں ہے اور سب گھروں کو چلے گئے ہیں۔ (مداخلت)

جناب چیئرمین! ان کو چپ کروالیں۔

جناب چیئرمین: شیخ صاحب! آپ بات کریں۔

جناب امتیاز محمود: جناب چیئرمین! رؤف حسن صاحب تحریک انصاف کے انفارمیشن سیکرٹری ہیں ایک نہایت شریف آدمی، ایک نہایت نفیس آدمی ہیں۔۔۔

معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے آوازیں: PTI میں شریف آدمی؟

جناب امتیاز محمود: بھائی جان! ایہہ نون لیگ نہیں اے جتھے سارے ای چور اچکے بھرتی کیتے ہوئے نیں، چور اچکے بیٹھے نیں جہڑے فارم 47 لے کے بیٹھے نیں۔

جناب چیئرمین: Order in the House, order in the House. پلیز۔

جناب امتیاز محمود: فارم 47 والے چور۔۔۔

جناب چیئرمین: شیخ صاحب! آپ Chair سے مخاطب رہیں۔

جناب امتیاز محمود: جناب چیئرمین! میرا منہ آپ کی طرف ہے لیکن میری انگلی چوروں کی طرف ہے۔ میری انگلی، میرا ہاتھ اور میرا گریبان آج بھی ان کی طرف ہے، روز حشر بھی جن جن کا یہ حق مار کر آئے ہیں وہ ادھر سے ان کو پکڑیں گے۔ ان کو چپ کروالیں نہیں تو مجھ سے یہی سنیں گے۔

جناب چیئرمین: یک منٹ۔

جناب امتیاز احمد: چور نہیں بولتے، چور چپ کر کے بیٹھتے ہیں۔ اگر چور بولیں تو ان کے منہ سے سچ نکلتا ہے۔

جناب چیئرمین: شیخ صاحب! ایک منٹ بات سنیں۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ یہ debate اسی انداز میں ہو تو پھر میں انہیں بھی منع نہیں کرتا اگر آپ چاہتے ہیں کہ یہاں پر کوئی اور بات نہ کر سکے۔ جس انداز سے آپ بات کر رہے ہیں یہ بالکل قابل برداشت نہیں ہے۔ آپ کے قائد حزب اختلاف نے تقریباً پندرہ سے بیس منٹ بات کی ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: میرے خیال میں we are nearing conclusion جی شیخ صاحب! اگر آپ شور شرابے کی نذر کریں گے تو وقت ضائع ہوتا رہے گا۔ گل صاحب آپ بھی شور شرابہ نہ کریں۔ شیخ صاحب! میری صرف ایک درخواست ہے۔

جناب امتیاز محمود: جناب سپیکر! آئین میں تو freedom of speech ہے لیکن یہاں مائیک بند کر کے freedom of speech کا ویسے ہی گلا گھونٹ دیا گیا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! ان کی freedom of speech کی حد وہاں ختم ہو جاتی ہے جہاں میری حد شروع ہوتی ہے، جہاں میرا ناک شروع ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: آپ صحیح کہہ رہے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: یہ بڑے champion بن رہے ہیں ان کو تو پتا ہی نہیں کہ freedom of speech ہوتی کیا ہے پھر درمیان میں بول رہے ہیں۔

جناب امتیاز محمود: جناب سپیکر! floor میرے پاس ہے، میں بول رہا ہوں کیا میری تقریر کی دوران پوائنٹ آف آرڈر ہو سکتا ہے؟

جناب سپیکر: شیخ صاحب! سن تو لیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! انہیں کچھ سمجھائیں۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! ایک سیکنڈ۔ بات تو سن لیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! اب میں سخت بات کروں ؟ ان کے لیڈر کے بارے میں ڈکشنری میں کونسا برے سے برا لفظ ہے جو میں نہیں بول سکتا اور ثابت نہیں کر سکتا لیکن میں نہیں بولتا۔ میں خود کہہ رہا ہوں کہ یہ freedom of speech نہیں ہے۔

جناب امتیاز محمود: تین کروڑ لوگوں نے ہمارے لیڈر کو ووٹ دیا ہے۔ نشان چھن گیا تھا لیکن لوگوں نے ڈھونڈ ڈھونڈ کر ووٹ دیئے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف نے نعرے بازی کی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبرن حزب اقتدار نے بھی نعرے بازی کی)

جناب سپیکر: سمیع صاحب! تشریف رکھیں۔ شیخ صاحب!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میرا صرف ایک جملہ ہے۔ میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ freedom of speech کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جو آپ کے منہ میں آئے آپ بک دیں۔ یہ کہاں لکھا ہے؟

جناب سپیکر: Order in the House please, order in the House, order in the House سمیع صاحب! میں آپ کے جذبات سمجھ سکتا ہوں۔ شیخ صاحب! ایک سیکنڈ میری بات سنیں۔ سمیع صاحب! ذرا ایک سیکنڈ تشریف رکھیں۔ شیخ صاحب! ایک سیکنڈ۔ تمام معزز ممبران سے میری درخواست ہے کہ آپ کے اپنی لیڈر شپ کے لئے اپنے اپنے sentiments ہیں اچھی بات ہے۔

(اذان عشاء)

جناب سپیکر: تمام معزز ممبران سے میری درخواست ہے کہ ایک تو یہ طریقہ ہو سکتا ہے کہ آپ اپنا جو بھی مافی الضمیر بیان کرنا چاہتے ہیں آپ بیان کریں، آپ سخت سے سخت بات کریں لیکن پارلیمانی زبان کے باہر مت جائیں۔ کوئی بھی ایسے الفاظ جو باعث تضحیک ہوں against the dignity ہوں ان سے اجتناب کریں۔ آپ اپنی لیڈر شپ کے حق میں دلائل دیں، آپ کے پاس اگر کسی کے خلاف کوئی ایسی بات کہنے کو ہے تو آپ پوری شدت کے ساتھ کہیں کوئی حرج نہیں ہے لیکن میری آپ سے درخواست ہو گی کہ اس ہاؤس نے کچھ روایات کی پاسداری

کرنی ہے، initially پہلے دو تین مہینے لگتے ہیں جب ممبر کی ایک excitement کا level ہوتا ہے اس میں چیزیں چل جاتی ہیں لیکن frankly speaking کچھ چیزیں جن کے متعلق رولز مجھے constraint کریں گے میں ان کو implement کروں گا۔ تو میری تمام معزز اراکین سے on the booth side یہ درخواست ہے کہ آپ صرف اپنی بات کہیں، cross talk سے اجتناب کریں، کچھ بھی سیاسی حالات ہوں اس ایوان کی حرمت اپنی جگہ قائم رہے اسے پامال نہ کریں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

آپ کے ساتھ ہاؤس میں جو لوگ بیٹھے ہیں یہ سب جانتے ہیں آج آپ جہاں پر بیٹھے ہیں انہی کرسیوں پر بیٹھ کر چاہے سمیع صاحب ہیں، چاہے احمد خان صاحب ہیں میں سب کے نام نہیں لیتا دونوں اطراف کے لوگ انہی کرسیوں پر بیٹھ کر اس کیفیت سے گزرے ہیں۔ We have a limitation of time also. آپ کے علم میں ہے کہ میں نے وزیر پارلیمانی امور صاحب کو ایک important issue کے حوالے سے ایک fixed time پر پانچ منٹ بات کرنے کے لئے وقت دینا ہے۔ آپ law and order پر بحث کر رہے ہیں تو مہربانی کر کے اسی پر precise رہتے ہوئے بتائیں کہ امن وامان کی خرابی کی وجوہات کیا ہیں؟ جی، امتیاز محمود صاحب!

جناب امتیاز محمود: جناب سپیکر! آپ ذرا late آئے ہیں۔ میری درخواست ہو گی کہ آپ یہاں پر بحث کرنے کی بجائے اس کی ریکارڈنگ نکال کر دیکھ لیں کہ زیادتی کس کی طرف سے ہوئی ہے۔ مجھے Chair کی طرف سے بھی دو مرتبہ ٹوکا گیا لیکن میں نے اس کا جواب نہیں دیا کیونکہ ہم اس Chair کی respect کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! امن وامان کی صورت حال پر بات ہو رہی ہے۔ ہمارے جتنے بھی قیدی ایک ایک سال بعد جیلوں سے باہر آ رہے ہیں ان کی صحت بہت خراب ہو چکی ہے۔ ان کے چالان بھی جمع نہیں کروائے جاتے حالانکہ قانون میں ہے کہ چودہ دن بعد ان کا چالان عدالت میں پیش کیا جائے۔ ان قیدیوں کی صحت انتہائی خراب دکھائی دیتی ہے۔ ہمارا ایک فیصل نامی لڑکا جب آدھا اپاہج ہو گیا تو تب اس کو ایک سال بعد ضمانت دی گئی اور اس کا چالان آج بھی عدالت میں جمع نہیں ہوا۔ اس کے ایک سال کا کون ذمہ دار ہے؟ اسی طرح میرے حلقے کا ایک بچہ مجاہد شاہ ہے۔ اس کا کوئی قصور نہیں ہے۔ جب ایک سال بعد وہ مرنے والا ہو گیا تو پھر اس کو ضمانت دی گئی اور اگلے دن وہ

ہسپتال داخل ہوتا ہے اور آٹھ دن بعد وہ شہید ہو جاتا ہے۔ میاں محمود الرشید اس اسمبلی کا حصہ رہے ہیں، وہ اس ایوان کے اپوزیشن لیڈر رہے ہیں اور وہ اس ایوان کے منسٹر رہے ہیں لیکن آج بھی جیل میں پڑے ہوئے ہیں۔ کل انہیں ہسپتال میں لایا جاتا ہے اور ان کا operation کیا جاتا ہے۔ سابق صدر پاکستان میاں محمود الرشید صاحب کو ملنے کے لئے جاتے ہیں تو انہیں ملنے نہیں دیا جاتا۔ یہ کس قسم کے human rights ہیں اور اس پر یہ ایوان خاموش کیوں ہے؟ اس ایوان کے معزز ممبران کو اپنے leaders کی تعریف کرنے کے علاوہ کسی اور کام کرنے کی فرصت ہی نہیں ملتی۔ یہ بات مد نظر رکھی جائے کہ میاں محمود الرشید صاحب ہمارے اس ایوان کا حصہ تھے۔ وکیل اور ڈاکٹرز اکٹھے ہو جاتے ہیں جب ان کی برادری پر کوئی تھوڑی سی بھی آنچ آجائے لیکن یہاں اس ایوان میں ایسا کوئی رواج نہیں ہے۔ یہاں پر جب حزب اختلاف کے کسی ممبر کی چادر اور چار دیواری کا تحفظ پامال ہوتا ہے تو حزب اقتدار کی طرف خوشیاں منائی جاتی ہیں اور اُدھر اُچھل اُچھل کر باتیں کی جاتی ہیں۔ کاش! اس ایوان کے لوگ بھی ایک برادری بن جائیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ آپ کے اور ہمارے نظریات مختلف ہیں۔ ہم اپنے نظریات پر چلیں اور آپ اپنے نظریات پر چلتے رہیں۔ اوپر اللہ تعالیٰ کی ذات دیکھ رہی ہے کہ کون فارم 45 پر elect ہو کر آیا ہے اور کون فارم 47 پر elect ہوا ہے۔ فارم 47 پر elect ہونے والوں نے اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر یہاں ایوان میں حلف اُٹھایا ہے۔ ہمارے ایک غریب انجینئر نے اپنی تنخواہ سے پیسے جمع کر کے الیکشن لڑا لیکن اسے ہروا دیا گیا۔ آپ فارم 47 کے ذریعے جیت کر یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ میرے لیڈر کے خلاف بات کرتے ہیں جبکہ تین کروڑ لوگوں نے اس کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر ووٹ ڈالے ہیں۔ ہمارے کسی امیدوار کا انتخابی نشان ہاتھی، کسی کا پریشر ککر، کسی کا چمٹا اور کسی کا جوتا تھا۔ لوگوں نے عمران خان کے امیدواروں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر ووٹ ڈالے ہیں۔ آپ اس لیڈر کی بات کرتے ہیں جو اس وقت جیل میں پڑا ہوا ہے اور اس کے انسانی حقوق معطل کئے جا چکے ہیں۔ جیل میں air conditioner مہیا کرنا اور اچھا کھانا دینا اس کا بطور سابق وزیر اعظم حق ہے لیکن اسے air conditioner نہیں دیا جاتا اور اس کو باہر سے کھانا منگوانے کی اجازت نہیں ہے۔ اسے اپنے وکیلوں، خاندان کے لوگوں، ورکروں اور پارٹی کے لوگوں سے نہیں ملنے دیا جاتا تو کیا یہ سب کچھ ہم سیاست دانوں کے لئے شرم ناک بات نہیں ہے؟ ہمیں

ڈوب کے مر جانا چاہئے کہ ہمارا ایک ساتھی آج بھی Services Hospital میں پڑا ہے اور وہ ہمارا انتظار کر رہا ہے کہ شاید اس کے حق میں یہاں سے کوئی آواز بلند ہو۔۔۔

جناب سپیکر: جناب امتیاز محمود صاحب! wind up کر لیں۔

جناب امتیاز محمود: جناب سپیکر! میں آخری بات کرنے کے بعد اپنی تقریر ختم کر دوں گا۔ جناب والا! کل ایک اور پرچہ ہوتا ہے۔ اس حکومت کو پہلے فارم 47 کی حکومت کہا جاتا تھا میرا خیال ہے کہ اب اس حکومت کا نام بدل کر "مقدمہ حکومت" رکھ دیا جائے۔ کل تیس یا چالیس لوگ احتجاج کے لئے باہر نکلتے ہیں اور انہوں نے صرف جھنڈے اُٹھائے ہوئے تھے۔ اسی دوپہر ان کے خلاف پرچہ درج ہو جاتا ہے اور شام کو وہ بندے پکڑ لئے جاتے ہیں لیکن آج تک رؤف حسن کے ملزمان نہیں مل سکے۔ اس حکومت کو یہ معلوم نہیں ہو سکے گا کہ کس نے رؤف حسن پر حملہ کیا تھا؟

جناب سپیکر! میرا دل تو بہت بھرا ہوا ہے کیونکہ جب میں ڈاکٹر یاسمین راشد، اعجاز چودھری اور سابق گورنر کو دیکھتا ہوں کہ وہ اس شدید گرمی میں قید میں ہیں تو میرا دل خون کے آنسو روتا ہے۔ اس وقت آپ فرعون بنے ہوئے ہیں۔ میں ایک شعر کے ساتھ اپنی تقریر کا اختتام کروں گا کہ:

لشکر بھی تمہارے سردار بھی تمہارے
تم جھوٹ کو سچ لکھ دو لفافہ صحافی اور اخبار بھی تمہارے
خون مظلوم کا زیادہ دن نہیں بہنے والا
ظلم کا یہ دور زیادہ دن نہیں رہنے والا
انہی اندھیروں کا جگر چیر کے نور آئے گا
تم ہو فرعون تو موسیٰ بھی ضرور آئے گا

جناب سپیکر: جی، بہت مہربانی۔ اب جناب احسن رضا خان بات کریں گے۔

جناب احسن رضا خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O جناب سپیکر! آج امن و امان اور Procurement of Sugarcane پر عام بحث ہو رہی ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ آج پنجاب کا کسان بہت پریشان ہے۔ گندم کی اور گنّے کی وجہ سے پنجاب کا کسان پریشان ہے۔ ہماری تحصیل چونیاں میں دو شوگر ملیں ہیں

اور وہاں پر کسانوں کے چھ ماہ یا ایک سال کے نہیں بلکہ چار یا پانچ سال کے بقایاجات رہتے ہیں۔ پہلے کسان گندم کی وجہ سے پریشان تھے اور اب گنّے کی فصل کی وجہ سے پریشان ہوں گے۔ مجھے یہ محسوس ہو رہا ہے کہ یہ حکومت پنجاب اور ہماری ریاست کے خلاف کوئی سازش ہو رہی ہے۔ زمیندار کو پریشان کیا جا رہا ہے تاکہ کل کو کسان یہاں پر گندم یا گنّے کی فصل کاشت نہ کریں۔ اس کا اثر ہماری ملکی معیشت پر پڑے گا اور پھر مہنگائی کا ایک دور برپا ہو جائے گا۔ اس کی وجہ سے چینی کا قحط برپا ہو گا۔ گندم کا قحط ہو گا اور لوگوں کو سستی روٹی نہیں مل سکے گی تو اس بارے میں ہمیں سوچ وبچار کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمارے ملک اور خاص طور پر صوبہ پنجاب کی معیشت کا انحصار شعبہ زراعت پر ہے۔ زراعت کے بغیر ہم نامکمل ہیں۔ اگر کسان خوشحال ہو گا تو پنجاب اور پاکستان خوشحال ہو گا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ محترمہ مریم نواز شریف صاحبہ نے وزارت اعلیٰ پنجاب کے منصب کو 100 دن پہلے سنبھالا ہے۔ وہ ایک عورت ہونے کے باوجود صبح آٹھ بجے اپنے دفتر میں آ جاتی ہیں۔ وہ دن رات محنت کر رہی ہیں۔ انہوں نے مختلف محکمہ جات میں کافی زیادہ اصلاحات کیں ہیں اور اس کا اثر ان شاءاللہ جلد نظر آئے گا لیکن میں کہتا ہوں کہ کسانوں اور زمینداروں کو priority پر رکھا جائے۔

جناب سپیکر! یہاں پر امن وامان کے حوالے سے کافی بحث اور گفتگو ہوئی ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ ہم 76 سال پہلے انگریز سے آزاد ہو گئے تھے لیکن آج تک ہماری بیوروکریسی اور پولیس کا نظام اسی طرز پر چل رہا ہے۔ آج بھی صوبہ پنجاب اور پاکستان پر وہی Acts مسلط ہیں جو کہ انگریز نے بنائے تھے۔ پولیس کا وہی style ہے۔ ہم انگریز سے تو آزاد ہو گئے تھے لیکن اپنی بیوروکریسی اور پولیس کے آج بھی ہم غلام بنے ہوئے ہیں۔ میں پوچھنا چاہوں گا کہ ہمارے ایک ممبر کا کیا تعلق ہے کہ وہ ایک SHO کو call کرے، وہ ایک بیوروکریٹ کو call کرے؟ یہ delivery کیوں نہیں کرتے؟ یہ کیوں نہیں relief دیتے؟ مزدور اور شریف لوگ ہمارے پاس اس لئے آتے ہیں کہ یہ سسٹم فیل ہو چکا ہے۔ اس پاکستان کے ساتھ کھلواڑ کیا گیا ہے جب جب یہاں پر جمہوریت آئی ہے اُسے چند سال ملے حتیٰ کہ صرف دو دو سال ملے۔ میں کہتا ہوں کہ اس سسٹم کو ٹھیک کرنے کا credit صرف اور صرف میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کو جاتا ہے کہ انہوں نے اس بگڑے ہوئے سسٹم کو ٹھیک کیا ہے۔ پولیس میں کوٹا سسٹم ہوا کرتا تھا تھانیدار کوٹے میں بھرتی ہوتے تھے، کانسٹیبلوں کے ممبران اسمبلی کو کوٹے دیئے جاتے تھے

لیکن میاں محمد شہباز شریف صاحب نے ہزاروں کی تعداد میں کانسٹیبل میرٹ پر بھرتی کئے۔ انہوں نے ASI سے لے کر DSP بھی میرٹ پر بھرتی کئے۔ میاں محمد شہباز شریف نے میرٹ کی writ قائم کی اور اُس کے اثرات آج بھی قائم ہیں۔ پھر ایک دَور آیا لیکن یہاں پر بڑی بڑی باتیں کی جاتی ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، اجلاس کا وقت آدھے گھنٹے کے لئے بڑھایا جاتا ہے اور تمام معزز اراکین سے میری درخواست ہے کہ بات کو مختصر کریں۔

جناب احسن رضا خان: جناب سپیکر! یہاں پر حزب اختلاف کے میرے دوست بیٹھے ہوئے ہیں یہ آج چِلاچِلا کر کہہ رہے ہیں ہم بھی چِلاتے رہے ہیں، پاکستان پیپلز پارٹی بھی چِلاتی رہی ہے ہمارے اوپر بھی تشدد ہوا ہے لیکن آج ہم سب کو سوچنا پڑے گا اور اس سسٹم کو ٹھیک کرنا پڑے گا۔ ہماری وزیر اعلیٰ صاحبہ اصلاحات لے کر آ رہی ہیں۔ یہاں پر روایات بنی ہوئی ہیں لیکن جب ایک روایت پوری ہو جائے تو پھر اُس کو ختم کرنا چاہئے۔ جیسے ایک روایت ہے کہ SHO and DSP کو MPA لگائے۔ مجھے یاد ہے کہ پچھلے پانچ سالوں میں DPO's and DCO's پانچ پانچ کروڑ روپے کے لگتے رہے ہیں۔ آج ہماری وزیر اعلیٰ صاحبہ خود AC's, DC's and DPO's کے انٹرویوز کر کے لگا رہی ہیں۔ یہاں میرے بھائی نے بات کی ہے کہ ہمارے کہنے پر ایک سپاہی نہیں لگتا میں کہتا ہوں کہ ہمارے پُرانے جو بُری روایات ڈال گئے ہیں محترمہ مریم نواز شریف صاحبہ اُن بُری روایات کو ختم کر رہی ہیں اور یہ ایک اچھی روایت ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ پولیس کو اپنا کام کرنا چاہئے، بیوروکریسی کو اپنا کام کرنا چاہیے اور ہمیں اپنا کام کرنا چاہئے کیونکہ ہمیں ہی اس سسٹم کو ٹھیک کرنا پڑے گا۔ آپ کی بڑی مہربانی کہ آپ نے مجھے اس ایوان میں بات کرنے کے لئے ٹائم دیا۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ جناب خالد زبیر نثار!

جناب خالد زبیر نثار: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ ابھی وزیر موصوف کہہ رہے تھے کہ law and order کے حوالے سے ہمارے صوبے کے حالات بہت اچھے ہیں۔ میں چار مہینے سے اس اسمبلی کا ممبر ہوں تو میں حیران ہوتا ہوں کہ ہم نے وزراء سے جتنے بھی سوال کئے اُن کا سب سے

پہلا جواب تو یہ ہوتا ہے کہ جو بھی ہوا وہ پچھلی حکومت کی وجہ سے ہوا۔ میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ 1982 میں وزیر خزانہ کون تھے؟ 1985 میں کس کی حکومت آئی؟ پھر 1990، پھر 1996، پھر 2008، پھر 2013، پھر 2022 اور پھر 2024 میں کس کی حکومت تھی۔ 30 سال آپ حکمرانی کرتے رہے اور ذمہ دار پاکستان تحریک انصاف ہے۔ 9۔ مئی کو جتنے بھی ظلم ہوئے ابھی میرے دوست نے بڑا ہی تفصیل سے بتایا کہ ریاست پر attack ہو گیا۔ میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آئین نے سب سے پہلے ریاست کس کو کہا ہے؟ وہ ادارہ جو ٹیکس لگاتا ہے، وہ پارلیمان ہے، وہ ہم ہیں، وہ قومی اسمبلی ہے باقی سب ریاستی ادارے ہیں جنہوں نے اس ریاست کی حفاظت کرنی ہے۔ اگر آپ قائد اعظم کی پہلی تقریر اُٹھا کر دیکھیں انہوں نے کہا ہے کہ اداروں کی عزت نہیں بلکہ اداروں کی ذمہ داریاں ہوتی ہیں۔ عزت عوام کی ہوتی ہے تو میں اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ ہماری عوام کے ساتھ ظلم ہو رہا ہے۔ پاکستان تحریک انصاف کے لوگ آج بھی جیلوں میں پڑے ہیں اور ہمارا لیڈر بھی جیل میں ہے۔ DG ISPR صاحب پریس کانفرنس میں کہتے ہیں کہ یہ ایک انتشاری ٹولہ ہے تو اس بات پر بڑا دل رنجیدہ ہے۔ میں Aitchisonian ہوں اور انگلینڈ سے law کر کے آیا ہوں میں اس لئے سیاست میں آیا ہوں کہ میں ایک پڑھا لکھا نوجوان ہوں تو ملکی حالات ٹھیک کروں اور ہمیں انتشاری ٹولہ کہا جاتا ہے۔ اُس کے اگلے دن ہمارے آرمی چیف صاحب کا بیان آ جاتا ہے کہ ہم سے معافی مانگیں اور آپ سے کوئی ڈیل نہیں ہو گی۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کس چیز کی ڈیل؟ آئین کس جگہ پر اجازت دیتا ہے کہ ہم ان سے ڈیل کریں یا ان سے معافی مانگیں؟ اگر ہم نے کوئی جُرم کیا ہے تو پاکستان میں عدالتیں بیٹھی ہیں وہ ہمیں سزا دیں یا جزا دیں تو ہم کسی سے معافی نہیں مانگیں گے اور ان شاء اللہ تعالیٰ سیاست بھی کریں گے۔ آپ بار بار کہتے ہیں کہ یہاں سے reaction کیوں زیادہ آتا ہے وہ اس لئے آتا ہے کہ ہمیں پتا ہے کہ ہمارے ساتھ کیا کیا ہوا ہے۔ آپ اسی ایوان میں اللہ کو حاضر ناضر جان کر قرآن پاک لے آئیں اور فیصلہ کر لیں کہ فارم 47 والے کون سے ہیں اور فارم 45 والے کون سے ہیں۔ چلیں ٹھیک ہے ہمیں عدالتوں پر یقین ہے ان شاء اللہ تعالیٰ عدالتیں فیصلہ کریں گی۔

جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے ایک گزارش یہ کروں گا کہ ہمارے علاقہ میں کچھ دن پہلے ایک 9 سال کی بچی پر تیزاب پھینکا گیا اور یہ کوئی پہلا واقعہ نہیں ہے۔ ہم نے اس پر قانون سازی بھی کر لی اور ہم نے اس پر موت کی سزا بھی دے دی لیکن آپ مجھے ایک بندے کا نام بتا دیں جس کو آج تک پھانسی کی سزا ملی ہو۔ تیزاب پھینکنے سے ایک 9 سالہ بچی کی زندگی تباہ ہو گئی ہے۔ ہم نے پولیس کو free hand دے دیا ہے جس کی وجہ سے وارداتیں اتنی زیادہ بڑھ چکی ہیں۔ آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ سیاسی مداخلت نہیں، ہمیں پتا ہے کہ کہاں سے آرڈرز آئے ہیں کہ تبادلے نہیں کرنے۔ پاکستان تحریک انصاف پر ظلم ہوئے ہیں جس کا آئی جی صاحب کو reward مل رہا ہے۔ ڈکیتیاں اور قتل اتنے بڑھ چکے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ پولیس fake encounters کر رہی ہے۔ پولیس بندے اُٹھاتی ہے اور کہتی ہے کہ DPO کا آرڈر ہے آپ کا encounter کر دیں گے اور دس دس، بیس بیس لاکھ روپے لے کر بندے چھوڑ دیتی ہے برائے مہربانی اس معاملے پر ایکشن لیں۔ اگر عدالتوں نے سزا و جزا کرنی ہی نہیں ہے اور یہ کام پولیس نے ہی کرنا ہے تو ہم عدالتوں کو ویسے ہی بند کر دیتے ہیں۔ پولیس نے تہیہ کیا ہوا ہے کہ جب تک پیسا نہ آئے ہم نے پرچہ نہیں دینا۔ ہم نے انہیں اختیارات دے دیئے ہیں کہ آپ encounters شروع کر دیں۔ یہ میری humble request ہے کہ ہمارے اوپر جو ظلم ہوا ہے اور ابھی بھی ہو رہا ہے اُس پر براہ مہربانی آپ غور کریں۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ مولانا محمد الیاس چنیوٹی صاحب!

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ آج دو موضوع تھے جن میں ایک زراعت اور دوسرا law and order تھا تو وزیر موصوف نے جو معلومات دیں وہ سب کے سامنے آئیں۔ پورے پنجاب کی حالت ایک جیسی ہی ہے میں اپنے ضلع چنیوٹ کے حوالے سے بتانا چاہتا ہوں کہ ہمارے ہاں بھی تین شوگر ملز ہیں پچھلے ہفتے میرے پاس 50 لاکھ روپے کے CPR's آئے ہیں کہ ہمیں پیسے نہیں مل رہے۔ افسوس یہ ہے کہ انہوں نے دسمبر اور جنوری میں گنا وصول کر لیا اور 6 مہینے بعد بھی انہوں نے گنے کے پیسے نہیں دیئے لہٰذا گنے کی ادائیگی کو یقینی بنایا جائے۔ ابھی تو وزیر موصوف موجود نہیں ہیں آپ کوئی ٹائم بنا لیں میں یہاں رُک جاتا ہوں اگر کل وزیر موصوف

سے ملاقات ہو جائے تو میں وزیر موصوف کو اُن CPR's کے نمبر دے دوں گا جو پچھلے ہفتہ کے میرے پاس ہیں۔ ہمارے بھائی ذوالفقار صاحب بھی بات کریں گے۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ مدینہ مل والوں نے مجھے سرٹیفکیٹ دے دیا ہے کہ ہم نے مکمل payments کر دی ہیں لیکن میں ثابت کروں گا کہ پچھلے ہفتہ کے CPRs ہیں جس کی انہوں نے payments نہیں کیں۔ وہ غلط بیانی کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! لاء اینڈ آرڈر کے مسئلہ کے حوالے سے میرے بھائیوں نے بتایا ہے۔ یقیناً صورتحال ناگفتہ بہ ہے۔ ہمارے پولیس والے بندے کو اٹھا کر لے جاتے ہیں، ایک کروڑ روپیہ دے دو، دو کروڑ روپیہ دے دو اور جب وہ ایسا نہیں کر سکتے تو FIA کے حوالے کر دیتے ہیں۔ FIA نے 23 لاکھ روپیہ لے کر ان بندوں کو چھوڑا۔ ان بندوں نے کہا کہ ہمارا گناہ کیا ہے؟ تو انہیں ایک FIR اڑھائی لاکھ روپے کی دکھا دی۔ اس مدعی سے پوچھا کہ کیا آپ ہمیں جانتے ہیں تو اس نے کہا کہ ہم تو نہیں جانتے۔ ان سے بغیر کسی گناہ کے 23 لاکھ روپے لے کر ان کی جان بخشی ہوئی۔

جناب سپیکر! ہمارے چنیوٹ کے دریا کے مغربی کنارے پر ایک قوم بستی ہے جو اپنے آپ کو ماورائے عدالت اور ماورائے قانون سمجھتی ہے۔ وہ پاکستان کے آئین اور قانون کو نہیں مانتی۔ وہ قادیانی لوگ ہیں۔ ان کو کسی طریقہ سے 1034 ایکڑ زمین 1947 میں دی گئی وہ چناب نگر کے احاطہ کے اندر ہے۔ انہوں نے یہ کوشش شروع کی ہے کہ جو چناب نگر کی زمین نہیں ہے بلکہ احمد نگر ہے جو الگ جگہ ہے۔ 1974 میں وہاں ذوالفقار علی بھٹو صاحب کے زمانے میں بھٹو کالونیاں بنی تھیں۔ وہ الگ زمین پرانا چمن عباس میں ہے اس کا موضع احمد نگر ہے۔ وہاں چنگڑ برادری کے پانچ سو خاندان بیٹھے ہوئے ہیں۔ اب وہ قادیانی وہاں جا رہے ہیں اور ان سے کہتے ہیں کہ یہ زمین ہماری ہے اسے خالی کرو۔ وہ ان کے مکانات گرا کر وہاں باڑ لگا کر قبضہ در قبضہ کئے جا رہے ہیں۔ محکمہ ہائی وے کا جو چنیوٹ سرگودھا روڈ ہے اس پر انگریز کے زمانے کا پُل بنا ہوا ہے۔ وہ ناکارہ ہو گیا ہے اور اب نیا بن چکا ہے۔ میرے والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ 1992 میں صوبائی اسمبلی پنجاب کے ممبر تھے ان کی کاوشوں سے وہ پل بن گیا لیکن جو لوہے کا پل ہے اس سے آگے روڈ جا رہا تھا۔ اب وہ پل موجود ہے لیکن سڑک غائب ہے۔ وہ سڑک کہاں گئی ہے؟ قادیانیوں نے ہائی وے جو right of way ہے 110 فٹ روڈ کے اوپر اپنی green belt بنا کر قبضہ میں

لے لی ہے۔ اس بھٹو کالونی کے کاغذات موجود ہیں لیکن وہ قبضہ کئے جا رہے ہیں اور انتظامیہ خواب خرگوش میں پڑی ہوئی ہے۔ اگر وہاں کوئی چھوٹا موٹا کام کرتا ہے تو فوری ایکشن ہو جاتا ہے لیکن ایکڑوں کے ایکڑ زمین جو حکومت نے دی ہوئی ہے آج ان کے چنگل میں جا رہی ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ آپ اس پر کمیٹی بنائیں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر صاحب Notice لے رہے ہیں۔ آپ کے معاملہ کا کچھ حل نکالتے ہیں۔

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! میں وزیر صاحب سے کہوں گا کہ کمیٹی بنائیں اور مجھے بھی کمیٹی کا ممبر بنائیں۔ کمیٹی وہاں کا visit کرے اور دیکھے کہ وہاں چناب نگر کے آس پاس کیا ہو رہا ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ جناب احسن رضا صاحب!

جناب احسن رضا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ میں دو حصوں میں بات کروں گا۔ میں پہلے شوگر ملوں کے حوالے سے بات کروں گا۔ میرا تعلق فیصل آباد سے ہے۔ وہاں پانچ چھ شوگر ملیں ہیں۔ میں ایک چھوٹا سا واقعہ سنانے لگا ہوں کہ وہاں سے ایک معزز صاحب نے ایم۔این۔اے کا الیکشن لڑا۔ انہوں نے بڑے وعدے وعید کئے اور لوگوں کے CPRs اکٹھے کئے اور اسی کی بنیاد پر انہوں نے ووٹ لئے کہ میں آپ کی payments کر دوں گا آپ مجھے ووٹ دیں۔ آپ یقین کریں کہ وہ لوگ ابھی تک CPRs لے کر پھر رہے ہیں اور ساتھ ساتھ بددعائیں بھی دے رہے ہیں کہ محترم ووٹ بھی لے گئے اور ہماری payments بھی نہیں ہوئیں۔ اس طرح کے حالات چل رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ جتنی سیر حاصل بحث گندم، شوگر اور زمیندار پر ہو چکی ہے بہت sufficient ہے لیکن حالات بدلنے والے نہیں ہیں۔ میں نے پہلے بھی ایک دفعہ یہ بات کی تھی کہ گورنمنٹ گندم نہیں خریدے گی۔ آپ حقیقت جانئے وہ بات آج سچ ثابت ہوئی کہ گورنمنٹ نے گندم نہیں خریدی۔ یہاں پالیسی پالیسی ہوتی رہی لیکن گندم نہیں خریدی گئی۔

جناب سپیکر! میں آج ایک اور بات کرنے لگا ہوں کہ یہ چینی export بھی ہو گی اور پھر بعد میں اس کو import بھی کیا جائے گا۔ اسی چینی کی قیمت بھی بڑھے گی اور اس میں سب کی دہاڑیاں بھی لگیں گی۔

جناب سپیکر! میرا تعلق شہر ٹیکسٹائل سے ہے۔ میرے حلقہ میں تقریباً پانچ سے چھ سو فیکٹریاں ہیں۔ میری پچھلے دنوں کافی ٹیکسٹائل سے وابستہ دوستوں سے ملاقاتیں بھی ہوئیں۔ ان کو جو بنیادی مشکل آ رہی ہے وہ یہ ہے کہ ایک تو انہیں لائسنس جاری نہیں کئے جا رہے۔ وہی پرانا سسٹم کہ ایک چوکیدار اور اس کے پاس gun ہو۔ آپ یقین کریں کہ میرے فیصل آباد میں جو ٹیکسٹائل کی main فیکٹریاں تھیں جن میں جوبلی ٹیکسٹائل، اتحاد ٹیکسٹائل، فردوس ٹیکسٹائل، شمع ٹیکسٹائل، نور فاطمہ ٹیکسٹائل، A-1 ٹیکسٹائل، کامران ٹیکسٹائل، AA ٹیکسٹائل، Best ٹیکسٹائل، غلام رسول ٹیکسٹائل، Nile ٹیکسٹائل اور Sunshine ٹیکسٹائل وغیرہ ہیں۔ یہ وہ فیکٹریاں ہیں جہاں پر ہزاروں نہیں لاکھوں مزدور کام کرتے تھے۔ یہ تمام کی تمام فیکٹریاں بند ہو چکی ہیں۔ وہاں پر منظم گروہ آتے ہیں ٹرانسفارمر اٹھا کر لے جاتے ہیں۔ وہاں پر چوکیدار کو باندھ دیتے ہیں اور اپنی کارروائی ڈال دیتے ہیں۔

جناب سپیکر! کھڑیانوالہ میں تقریباً تین سے چار سو فیکٹریاں ہیں۔ اسی طرح 77 گ ب میں ڈیڑھ سو فیکٹریاں ہیں جن میں سے پچاس فیصد سے زیادہ فیکٹریاں cotton waste کی ہیں۔ وہاں پچاس فیصد فیکٹریاں بند ہو چکی ہیں۔ وہاں نہ کوئی ڈسپنسری ہے، نہ ہی وہاں کوئی پولیس چوکی ہے اور نہ ہی وہاں کوئی گشت کرتا ہے۔ وہ تمام کی تمام فیکٹریاں مین روڈ پر ہیں۔ ان کا کوئی پرسان حال نہیں ہے۔ اگر وہ FIR کے لئے جاتے ہیں تو SHO ان کو ٹرخا دیتے ہیں۔ میرے خیال میں پنجاب میں یہ unbalance چیزیں ہو رہی ہیں۔ منسٹر صاحب سے جب بھی بات ہوتی ہے تو وہ ایک ہی بات کرتے ہیں کہ رپورٹ آ جائے گی اور میں ان شاء اللہ تعالیٰ کر دوں گا۔ آپ حقیقت جانئے کہ اس پر منسٹر صاحب کو خصوصی توجہ دینی چاہئے کیونکہ فیصل آباد وہ شہر ہے جہاں سے بہت export ہوتی ہے۔ اس شہر سے بہت زیادہ ٹیکس اکٹھا ہوتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ فیصل آباد کا ملک کی ترقی اور معیشت میں بہت بڑا حصہ ہے۔

جناب سپیکر! ہمارے شہر میں ایک سب سے بڑی مشکل یہ آ گئی ہے کہ رات کو جب مزدور باہر نکلتے ہیں تو وہاں بہت زیادہ ڈکیتیاں ہو رہی ہیں۔ اگر کسی کے پاس موٹر سائیکل ہے تو وہ موٹر سائیکل لے جاتے ہیں۔ اگر کسی کے پاس کوئی موبائل فون ہے تو وہ فون لے جاتے ہیں۔ اس وقت پورے

پنجاب میں یہ نرسریاں ہیں۔ یہ نرسریاں جب تک آپ ختم نہیں کریں گے یہ state within the state بنی رہیں گی۔

جناب سپیکر! ہر گاؤں اور ہر محلے کے اندر بڑی مقدار میں منشیات فروخت ہو رہی ہے۔ ہمارے نوجوان تباہ ہو رہے ہیں لیکن ہمارے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔ ہم یہاں پر تقاریر کر کے چلے جاتے ہیں اور اس کے بعد بات آئی گئی ہو جاتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے جو لوگ یہاں یہ بات کر رہے تھے کہ صبح 8 بجے سے لے کر رات تک کام ہوتا ہے۔ اگر وہ کام ہوتا ہے تو کدھر ہوتا ہے۔ ہمارے صوبہ پنجاب میں ساڑھے بارہ کروڑ کی آبادی ہے اور لوگ لُٹ رہے ہیں، گھروں میں بیٹھے لوگ لُٹ رہے ہیں۔

جناب سپیکر! لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال ایسی ہے کہ lawlessness بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ یہاں ایک heinous crime ہو رہا ہے جس میں ہماری police directly involve ہے۔ میں سب کو blame نہیں کر رہا ہوں ظاہری بات ہے ہر department میں اچھے لوگ بھی ہوتے ہیں اور برے لوگ بھی ہوتے ہیں۔ میرے تجربے میں ایک چیز آئی ہے ہمارے پولیس department میں ہی مختلف قسم کے گروپ بنے ہوئے ہیں جو لوگوں کو ٹارگٹ کرتے ہیں۔ اس کے بعد ان پر FIR بھی ہوتی ہیں میں یہ اس لئے پوائنٹ آؤٹ کر رہا ہوں کہ جن لوگوں کے ساتھ حقیقتاً یہ heinous crime ہوتا ہے۔ وہ لوگ پیچھے رہ جاتے ہیں اور یہ جو مخصوص قسم کے لوگ ہیں جو ٹارگٹ کرتے ہیں اب تو بعض تھانوں کے اندر حقیقت جانئے کہ یہ situation ہو گئی [**********]۔

جناب سپیکر: یہ الفاظ expunge کریں رائے صاحب آپ محتاط بات کریں۔ Is this a word to say? رائے صاحب نے جو الفاظ بولے ہیں ان کو expunge کریں رائے صاحب آپ تشریف رکھیں۔ I have constraint of time now جی، جناب سید عامر شاہ آپ اپنی بات کو مختصر رکھیں and brief I don't want to extend the time anymore

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

سید عامر علی شاہ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں پہلے تو sugarcane کے حوالے سے بات کروں گا۔ ابھی وزیر صاحب تو چلے گئے ہیں۔ 26۔ جنوری سے شوگر ملز بند ہوئی تھی ہمارے پاس اشرف شوگر مل، اتفاق شوگر مل اور RYK شوگر مل تین شوگر ملز میرے حلقے پی پی۔250 کو لگتی ہے اور تینوں نے 26 جنوری کے بعد آج 5 مارچ تک payment نہیں کی ہیں۔ جب peak season تھا تب سے انہوں نے کسانوں کی سوا مہینے کی payment روک کر رکھی ہے۔ جو ٹھیکیدار صاحب گنا لیتے ہیں اور اس کی payment میں سے بھی 10 فیصد کٹوتی کرتے ہیں وہ پہلے بنک کے اندر بٹھا کر ان سے چیک لیتے ہیں اور پھر وہ payment کرتے ہیں۔ اس کے بعد میں لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے بات کرنا چاہوں گا۔ جناب والا یکم تاریخ کو ہمارے پاس وہاں پر حاجی رسول صاحب ہیں وہ اپنا بائی پاس کا operate کروا کر آئے ہیں اور اپنے کامیاب operate پر انہوں نے خیرات کی ہے تو اسی رات ان کے گھر ڈکیتی کی واردات ہوئی ہے اور چور ان کے گھر سے سونا اور نقد رقم ساڑھے سات لاکھ لوٹ کر لے گیا ہے اور اسی طرح جمعہ کے روز مساجد میں جو لوگ نماز جمعہ کا فرض ادا کرنے جاتے ہیں ان کے وہاں سے motor bikes چوری ہو جاتے ہیں۔ جناب والا اس میں میری گزارش یہ ہے کہ بجائے PC میں ہماری جو فورس بیٹھی ہوئی ہے اس کو وہاں پر حرکت میں لایا جائے اور ہمارے حلقوں میں بلکہ ہر یونین کونسل اور دیہاتوں کے مواضعات میں انہیں motor bikes پر گشت کروایا جائے تاکہ بجائے وہ ریزرو فورس کسی incident کے انتظار میں جو بیٹھی ہوئی ہے ان کو فیلڈ میں لا کر کرائم پر کنٹرول کیا جائے اور اس کے بعد میں یہ کہنا چاہوں گا کہ ہماری جو forensic lab ہیں ان کو ڈویژن لیول سے ہٹا کر تحصیل لیول تک مہیا کیا جائے اور ان کا جو رزلٹ آتا ہے وہ تقریباً minimum اگر بہت جلدی بھی کیا جائے تو 21 days میں آتا ہے تو مہربانی کر کے اس میں کوئی بہتری لائی جائے جو geo forensic کا دورانیہ ہے اس کو ایک ہفتے تک کیا جائے۔ بہت شکریہ مہربانی۔

جناب سپیکر: thank you very much you were actually very brief. جی جناب سردار محمد علی خان! آپ اپنی بات کو ذرا مختصر اور کوئی تجاویز کی صورت میں آ جائیں۔

جناب سردار محمد علی خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ سر ساڈی واری آندی ہے تو مختصر کوئی پانچ چار منٹ ہی ہوتے ہیں۔ ہم کو شاہوں کی عدالت سے توقع تو نہیں تم جو کہتے ہو سر تم سے مراد وہ پسی ہوئی ماری ہوئی بھوک سے مہنگائی سے لاقانونیت سے ناانصافی سے مرے ہوئے صوبے کی عوام ہیں۔

ہم کو شاہوں کی عدالت سے توقع تو نہیں
تم جو کہتے ہو تو زنجیر ہلا دیتے ہیں
(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: سردار صاحب مقرر۔

جناب سردار محمد علی خان: جناب سپیکر!

ہم کو شاہوں کی عدالت سے توقع تو نہیں
تم جو کہتے ہو تو زنجیر ہلا دیتے ہیں

جناب سپیکر: واہ واہ!

جناب سردار محمد علی خان: جناب سپیکر! honourable منسٹر صاحب نے لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے introductory اپنی گفتگو میں یہ فرمایا کہ صوبے میں لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے بہت بہتری جناب آگئی ہے۔ اس بات پر بہت افسوس ہوتا ہے بخدا میں پوائنٹ سکورنگ نہیں کروں گا میں پاکستان تحریک انصاف کا الحمدللہ ڈسٹرکٹ اٹک کا برانڈ ہوں مجھے کسی تشہیر کی ضرورت بھی نہیں ہے مجھے کسی پوائنٹ سکورنگ کی ضرورت نہیں ہے میں آج سے 13 سال سے خان صاحب کے ساتھ ہوں اور مجھے اپنی شناخت اور اپنی وفاداری کے لئے کسی لائسنس کی بھی ضرورت نہیں ہے آج میں properly precised ہو کے صرف لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے اپنے ضلع اور اپنی دو تحصیلوں کے بارے میں آپ سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ قرآنی آیات کے سائے میں جب ہم غلط بیانی کرتے ہیں ہم جھوٹ بولتے ہیں بہت افسوس ہوتا ہے۔ اصل میں اس چکر میں نہیں پڑنا چاہتا کہ کس بنیاد پر کس فارم کے through یہاں پر حلف دیئے گئے لیکن at least یہ بڑا مقدس ایوان ہے اور اس ایوان کی طاقت کو دوبالا کریں یہاں پر ممبر کی جو تکریم

ہے ممبر کی جو عزت ہے اس کے لئے ہم سارے مل کر کام کریں۔ میری فتح جنگ تحصیل کے حوالے سے میں صرف بات کرتا ہوں بخدا الاء اینڈ آرڈر کی جو حالت اس وقت فتح جنگ تحصیل میں ہو رہی ہے وہ ناقابل بیان ہے آئے روز ڈکیتیاں ہو رہی ہیں آئے روز چوریاں ہو رہی ہیں آئے روز مویشی اٹھائے جا رہے ہیں دن دہاڑے ڈکیتیاں ہو رہی ہیں حال ہی میں ایک ہفتہ پہلے اور میں ایوان کا مشکور ہوں اور میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم سب کو اللہ تعالیٰ ہدایت دے کہ ہم ایوان کی عزت اور اس ایوان کی طاقت کو proper طریقے سے استعمال کر سکے۔ آپ کے نوٹس میں تھا میرے حسن ابدال سٹی میں ایک معذور بچیوں کے حوالے سے واقعہ ہوا تھا اور اس ایوان کی طاقت کی وجہ سے الحمدللہ آج وہ بندہ پابند سلاسل ہے میں نے یہاں پر Adjournment Motion پیش کیا تھا اور within one hour پولیس نے respond کیا اس میں نہ حکومت کیونکہ کارکردگی تھی اس ایوان کی طاقت تھی اللہ کا کرم تھا اور اس ایوان کی طاقت تھی۔ حال ہی میں ایک ہفتہ پہلے میرے حلقہ میں ایک شریف لوگوں کے گھر میں چوری ہوئی وہ خوش قسمتی سے کیمرے لگے ہوئے تھے ملزم کی نشاندہی ہو گئی ملزم کو اٹھایا گیا ڈالے میں بٹھایا گیا اور سنسان جگہ پر جا کر اس کو بھگا دیا گیا میں نے اسی وقت ڈی ایس پی کو online لیا میں نے کہا کل میرا اجلاس ہے میں جا رہا ہوں میں ایوان میں رگڑ کر رکھ دوں گا آپ کی اس کارکردگی اور الحمدللہ اس ایوان کی طاقت کی وجہ سے وہ ملزم برآمد بھی ہوا اور اس ملزم سے برآمدگیاں بھی ہوئیں اس کو پکڑا گیا اس کو پابند سلاسل کیا گیا اس بات کو کرنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ لاء اینڈ آرڈر کو ہم نے مل کر بہتر کرنا ہے۔ دیکھیں نا اگر لاء اینڈ آرڈر اس صوبے کا بہتری کی طرف جائے گا لوگ سکھ کا سانس لیں گے اور آپ کے حصے میں وہ تعریف جائے گی خدا کا واسطہ ہے کوئی تو ایسا کونہ کوئی تو ایسا روشندان جہاں سے ٹھنڈی ہوا آ سکے وہ قائم کر دیں مہربانی کر دیں۔ حال ہی میں حسن ابدال میں گھر کا ایک ہی واحد کفیل تھا وہ بجلی کا کرنٹ لگنے سے مر گیا اور وہ حادثہ نہیں تھا بہر حال درخواست دی گئی متعلقہ تھانے کو بارہا درخواست دی گئی، چار پانچ نہیں، دس پندرہ دفعہ معصوم بچوں کو کرنٹ لگ چکا ہے اور آ کر رپورٹ کریں اور واپڈا کو بتایا گیا۔ وہ لڑکا بارش کے وقت slip ہوا تو سہارا لینے کے چکر میں اس کا ہاتھ تار پر پڑا جہاں سے اسے کرنٹ لگا اور وہ موقع پر ہی فوت ہو گیا۔ آج اس واقعہ کو گزرے ہوئے کم از کم ایک مہینہ ہو گیا اور ہم پورا زور لگا رہے ہیں لیکن کوئی ایف آئی آر درج نہیں ہو رہی۔

جناب سپیکر! میرے شہر میں ڈکیتیوں کی ایک بہت بڑی دکان کھلی ہوئی ہے، دیکھیں ناں قانون میں بہتری تب لائیں گے جب آپ point out کر کے ان چیزوں کا تدارک کریں گے۔ ہمارے شہر میں ایک دو سنیارے ایسے بیٹھے ہوئے ہیں جن کی بابت میں نے ایس ایچ او کو بتایا کہ جتنی بھی چوریاں اور ڈکیتیاں ہوتی ہیں open اور سر عام وہ لوگ سونے کی خریداری کرتے ہیں اور اس بارے میں پولیس کو بھی پتا ہے اور جب تک اس قسم کی دکانیں بند نہیں ہوں گی تو ان کے حوصلے پست نہیں ہوں گے۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! جلدی سے wind up کریں میں 15 منٹ کے لئے اجلاس کا وقت بڑھا رہا ہوں۔

(اس مرحلہ پر بحکم جناب سپیکر اجلاس کا وقت مزید 15 منٹ کے لئے بڑھایا گیا)

سردار محمد علی خان: جناب سپیکر! اس پولیس کو ٹھیک کرنے کے لئے بخدا! کسی بڑی راکٹ سائنس کی ضرورت نہیں ہے، ہمیں پتا ہے کہ یہ پنجاب کی پولیس نہیں ہے بلکہ یہ آپ کی پولیس ہے کیونکہ معزز منسٹر صاحب نے اپنی پوری تقریر میں اور اپنی پوری گفتگو میں ہماری پولیس، ہماری پولیس، ہماری پولیس کہا تو خدارا! اس کو پنجاب کی پولیس رہنے دیں، اس کو اپنی بغلوں سے نکالیں اور اس صوبے میں کوئی بہتری کی طرف معاملات کریں۔ وزیر اعلیٰ صاحبہ کو کہیں، آئی جی کو بٹھائیں اور ان سے کہیں کہ ان تمام criminal record holder police والوں کی پوری فائلیں میرے سامنے لائیں۔

جناب سپیکر! میرے ہی شہر میں ایک واقعہ ہوا کہ ایک سب انسپکٹر کے ایک خاتون کے ساتھ ناجائز تعلقات تھے جس کا خاوند ملک سے باہر ہوتا تھا اور اس سب انسپکٹر نے اس کا کسی وجہ سے murder کیا اس کے بعد پولیس کی وردی کا ناجائز استعمال کر کے راضی نامہ ہوا اور قانون کی آپ حالت دیکھیں کہ وہ سب انسپکٹر وہیں آ کر تعینات ہوا۔ اس قسم کی حرکتیں کرنے والوں کو جب تک آپ رگڑیں گے نہیں تو بہتری نہیں آئے گی۔ آئیں، قانون سازی کریں اور ایسا قانون بنائیں کہ جو دس، دس سال اور پندرہ، پندرہ سال سے ایک ہی تھانے میں لوگ تعینات ہیں وہ اتنا عرصہ ایک ہی جگہ پر تعینات نہ رہ سکیں۔ ہماری پنجابی زبان میں کہتے ہیں کہ انہوں نے "ماسی ویہڑہ

"بنایا ہوا ہے۔ آئیں قانون بنائیں ناں کہ دو تین سال سے زائد کوئی پولیس افسر ایک ضلع میں نہیں رہنا چاہئے اور اس کو دوسرے ضلع میں بھیجا جائے تو اس سے بہتری آئے گی۔ کوئی تو ایسی کوشش کریں کہ بہتری آئے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں ان تمام حالات پر منیر نیازی صاحب کا ایک شعر اس ہاؤس کی نذر کرتا ہوں کہ:

ایک اور دریا کا سامنا تھا منیر مجھ کو
میں ایک دریا کے پار اُترا تو میں نے دیکھا

شکریہ

جناب سپیکر: شکر ہے مشاعرہ ہوا۔ سید ذوالفقار علی شاہ صاحب!

جناب ذوالفقار علی شاہ: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ آج تھکاوٹ محسوس ہو رہی ہے کیونکہ میں بڑے شوق سے دو بجے آیا تھا کہ آج موقع ملے گا تو اپنے معاملات پیش کریں گے لیکن مختصر بات کرتے ہیں۔ لاء اینڈ آرڈر اور شوگر ملوں کی payment کے متعلق simply یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں تک لاء اینڈ آرڈر، بے انصافی کا تعلق ہے اور عدل نہ ملنے کا تعلق ہے تو جتنی دیر تک ہمارے ڈیرے آباد ہیں اور ہمارے دفاتر آباد ہیں تو سمجھیں کہ معاملات ٹھیک نہیں ہیں۔ اگر آپ کے ڈیروں پر rush ہے اور آپ کے دفاتر میں rush ہے تو اس کا مطلب ہے کہ لوگوں کو انصاف نہیں مل رہا۔ میرے خیال میں اس سے بڑا indicator اور کوئی نہیں ہے جتنے لوگ یہاں بیٹھے ہیں سارے دفاتر والے اور ڈیروں والے ہیں اور انہیں پتا ہو گا کہ حالات یہ ہیں۔ میرے خیال میں اس سے زیادہ بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر! اب شوگر کین کی بات کرتے ہیں کیونکہ میرا پورا علاقہ ان ملوں کی مرہون منت ہے اور میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ملز اور زمینداروں کا آپس میں ایک symbiotic relationship ہے یہ ایک دوسرے کے ساتھ لازم و ملزم ہیں۔ سمجھ نہیں آتی کہ پھر یہ معاملات کیوں خراب ہوتے ہیں، کیا وجہ ہے کہ ملوں والے کسانوں کا استحصال کرتے ہیں۔ انہیں ضرورت تو نہیں ہونی چاہئے کیونکہ

انہی کے ساتھ ان کی روزی روٹی ہے اور ملوں کی بھی روزی روٹی کسانوں کے ساتھ ہے اور کسانوں کی روزی روٹی ملوں کے ساتھ ہے تو معاملہ کیا ہے؟ اس چیز میں اور اس game کے اندر ملز والوں کا پلڑا بھاری ہے اور اسی لئے 1950 میں ایک شوگر ملز ایکٹ بنایا گیا تھا جس میں کسان کو cover دیا گیا تھا تاکہ طاقت کے difference کو تھوڑا سا balance out کیا جائے۔ اس ایکٹ کے اندر payment کا معاملہ 15 دن کا ہے اور پچھلی حکومت نے کوشش کی تھی کہ CPR کو financial document بنایا جائے تاکہ اگر late ہو تو وہی قانون نافذ کیا جائے جو چیک باؤنس ہونے پر ہوتا ہے لیکن بعد میں انہوں نے خود ہی shut down کر دیا کیونکہ western interest تھے اور again پلڑا بھاری تھا۔ اب معاملہ یہ ہے کہ اس مسئلے کو حل کیسے کیا جائے۔ میرے پاس یہاں reports پڑی ہوئی ہیں منسٹر صاحب آجاتے ہیں تو میں ان سے share کروں گا کہ کئی ملز والوں نے کہا ہے کہ ہم نے سو فیصد ادائیگیاں کر دی ہیں لیکن میرے پاس proof ہے کہ انہوں نے ادائیگیاں نہیں کیں۔ انہوں نے ایک نیا طریقہ واردات نکالا ہے کہ farmers کو ساتویں مہینے کے، چھٹے مہینے کے post dated چیک دے دیئے ہیں بلکہ میرے پاس ایک چیک چوتھے مہینے کا ہے جو کہ باؤنس ہو گیا ہے۔ اب اس کا علاج کیا ہے تو میرے نزدیک یہ ایک بزنس ہے اور بزنس کو سب سے زیادہ تکلیف ادھر ہوتی ہے جہاں پر اس کے fiscal interest involve ہوتے ہیں تو جب تک ہم اس late payment کے اوپر کوئی fee نہیں لگائیں گے جس طرح آپ بجلی کا بل late جمع کروائیں تو اس کے اوپر کوئی نہ کوئی جرمانہ ہوتا ہے۔ اسی طرح جب آپ CPR کے اوپر کوئی جرمانہ عائد کر دیں گے تو پھر ان کا جو incentive ہے کہ ہم late payment کریں اور شوگر فروخت کر کے payment کریں بجائے اس کے کہ اپنی limit میں سے پیسے نکال کر کسان کو دیں اور interest کا بوجھ ہمارے اوپر پڑے تو جب تک اس کو even out نہیں کیا جائے گا ان کے لئے یہ فائدہ مند ہے کہ payment late کی جائے جو actual situation ہے، اس کے لئے اگر تو حکومت کوئی مہربانی کرے تو ٹھیک ہے نہیں تو ہم کوئی پرائیویٹ ممبر بل لانے کی کوشش کرتے ہیں۔ میرے پاس اتنی know how نہیں ہے لیکن اگر حکومت کی طرف سے کوئی مہربانی نہیں ہوتی تو پھر ہم کوشش کریں گے کہ ایسا پرائیویٹ ممبر بل لے کر آئیں بے شک وہ shut down ہو جائے کہ جس کے اندر یہ کوشش کی جائے کہ وہ incentive ختم ہو جائے کہ late payment کے اندر کوئی بچت ہوتی ہے۔ ہمارے پاس یہ صورت حال ہے اور میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ مجھے آخر میں وقت مل گیا ہے

کیونکہ کافی دیر سے میرے نام کی چٹ پڑی ہوئی تھی۔ میرا مقصد یہی تھا چونکہ میں اس پارلیمنٹ کا حصہ ہوں مگر اپنے علاقے کا delegate بھی ہوں۔ میرے لئے یہ ضروری ہے کہ میں اپنے علاقے کے عوام کی آواز اٹھاؤں تو اس وقت تک یہ situation ہے باقی اپنے منسٹر صاحب کے ساتھ میں اپنی information share کروں گا اور میں یہ request کرتا ہوں کہ کم از کم اس قسم کی dodging نہ کی جائے باقی جو معاملات ہیں وہ تو چلتے رہیں۔ میں نے جس طرح پہلے بھی کہا تھا کہ ہم لوگ use to ہیں اور یہ ایک جھگڑا اور یہ جو ایک disparity ہے between طاقتور اور کمزور کے درمیان بڑے عرصہ سے سلسلہ چل رہا ہے جو شوگر ملز مالکان اور کسانوں کے درمیان ہے تو ہمارا کام یہ ہے کہ through legislation چونکہ ہم delegates بھی ہیں اپنے علاقے کے ہم ایک بات کرتے رہیں اور اس چیز کو حل کرنے کی کوشش کرتے رہیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: شکریہ، شاہ صاحب! جناب قاضی احمد اکبر!

قاضی احمد اکبر: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔

کسی کی انگلیاں کٹیں کسی کا سر نہیں رہا
مگر تمہارے ظلم سے اب کوئی ڈر نہیں رہا
حسین تیرے قافلے کی یاد آنے لگی
ڈٹا ہوا ہے عمران خان اور مکر نہیں رہا

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ابھی اس سے پہلے فوڈ منسٹر صاحب نے بھی بات کی اور speech wind up کر کے چلے گئے اور جو figures دے کر گئے تو حیران کن بات ہے کہ جب گندم کی بات آئی اور زمیندار کی بات آئی تو ہمیں تین چار sittings میں اس بات پر convince کرتے رہے کہ markup rate بڑے high ہیں، گندم رکھنی بڑی مہنگی پڑ رہی ہے، گندم خریدنی بڑی مہنگی پڑ رہی ہے اور بنکوں سے loan لینا پڑے گا۔ آج میرا بھی یہ سوال ہے اور سوال 12۔ ارب روپے کا نہیں ہے جو 12۔ ارب روپے آپ نے گنے کے دینے ہیں یا 20 ارب روپے دینے ہیں، وہ چاہے میاں صاحب کا figure ہو یا

چاہے منسٹر فوڈ صاحب کا ہو لیکن میرا سوال یہ ہے کہ کیا زمیندار کو اس پر mark up ملے گا یا نہیں ملے گا کیونکہ چار، چار اور پانچ، پانچ مہینوں سے آپ نے اس کی payment رُکی ہوئی ہے؟

جناب سپیکر! یہاں پر منسٹر پارلیمانی امور نے کہا کہ پولیس ایک بہترین پولیس بن چکی ہے ایک اچھا ادارہ بن چکا ہے اور میں بھی مانتا ہوں کہ ہماری چیف منسٹر صاحبہ بڑی محنت کر رہی ہیں اور ہم اپنے سکولوں میں variety shows دیکھتے تھے اب اپنی چیف منسٹر صاحبہ کو variety show کرتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ کبھی وہ سپاہی کے لباس میں ہیں، کبھی وہ ڈاکٹر کے لباس میں ہیں۔ لیکن لاء اینڈ آرڈر اُس وقت تک implement نہیں ہو سکتا جب تک Rule of Law نہ ہو۔ کل میں نے سنا کہ میاں نواز شریف صاحب فرما رہے تھے کہ مریم نواز صاحبہ کو اُن کے سامنے گرفتار کیا گیا۔ میں اس بات کی مذمت کرتا ہوں کہ اگر اُس وقت یہ کیا گیا تب بھی وہ غلط تھا اور آج اگر ہماری first Lady کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے تو یہ بھی ظلم ہو رہا ہے اُس کی بھی مذمت کرنی چاہئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمیں Rule of Law کی طرف آنا پڑے گا، اس طریقے سے نظام نہیں چل سکے گا۔ کل آپ پِسے، آج ہم پِسے۔ دیکھنا یہ پڑے گا کہ پیسنے والا کون تھا، اُس کی طرف کون جائے گا اور یہ کون سوچے گا کہ پیس کون رہا ہے؟ صرف سیاستدان پِس رہا ہے۔ آج ہم سائفر میں آزاد ہو چکے اِن شاء اللہ آپ دیکھیں گے کہ آنے والے دنوں میں ہم عدت کیس میں بھی بری ہوں گے اور سرخرو ہو کر نکلیں گے۔ عدالتیں جاگ چکی ہیں۔ جس طرح اپوزیشن لیڈر نے کہا کہ ہمیں ریلیف نہیں بلکہ انصاف مل رہا ہے۔ یہ انصاف کے تقاضے پورے ہوتے رہے تو میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ اگلے چھ مہینے میں ہم یہاں سے اُٹھ کر وہاں بیٹھے ہوں گے اور وہ والے اٹھ کر یہاں آئے ہوں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں یہاں پر مذمت کرنا چاہتا ہوں دیکھیں، constitution اسمبلی کی اجازت دیتا ہے۔ یہ کہتا ہے کہ آپ اکٹھے ہو سکتے ہیں، آپ اپنے حق کے لئے کھڑے ہو سکتے ہیں۔ ہمارے peaceful protest ہوتے ہیں، ہمارے ایم پی ایز کو اٹھا لیا جاتا ہے، ہمارے ورکرز پر پرچے دے دیئے جاتے ہیں۔ دکھ اس بات کا نہیں ہے کہ پرچے ہو رہے ہیں، دکھ اس بات کا بھی

نہیں ہے کہ ہمارے ایم پی ایز کو اٹھایا جارہا ہے بلکہ دکھ اس بات کا ہے کہ جو پھندا تیار کیا جارہا ہے وہ کل اِن کے گلوں میں ڈلے گا اُس وقت اِن کو بچانے کے لئے کون آئے گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آج اس چیز پر سوچنا پڑے گا۔ آج سوچ لیں گے تو شاید آنے والا وقت آسان ہو جائے کیونکہ سدا بادشاہی صرف میرے رب کی ہے۔ یہ حکومتیں تو آنی جانی والی چیزیں ہیں۔ میں یہاں پر تہہ دل سے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں، میری پہلی باری ہے میرا اتنا experience تو ہے نہیں لیکن میں یہ دیکھتا ہوں کہ آپ ہمیں بڑے اچھے طریقے سے facilitate کرتے ہیں اور accommodate بھی کرتے ہیں۔ مجھے خوشی ہوئی ہے جس طرح سردار صاحب نے بھی کہا اور میں خود دیکھتا ہوں حالانکہ میں نیا آیا ہوں کہ آپ اس ایوان کی عزت کے لئے کس انداز سے pain لیتے ہیں اور ہماری تحریکوں پر ایکشن کرواتے ہیں۔ اگر یہ سلسلہ اسی طرح چلتا رہا تو مجھے یقین ہے کہ اِن شاء اللہ لاء اینڈ آرڈر بھی ٹھیک ہو جائے گا۔ مجھے اس بات کا بھی یقین ہے کہ جو اتفاق، اتحاد آج ہمیں چاہئے اِن شاء اللہ وہ بھی پھلے پھولے گا لیکن یہ میں آپ کو بتاتا چلوں کہ ہم کٹ جائیں گے، ہم مر جائیں گے لیکن ہم عمران خان کو آزاد کروا کر چھوڑیں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آج میرے حلقے میں مجھ سے کوئی گلی نہیں مانگ رہا، میرے حلقے میں مجھ سے کوئی نالی نہیں مانگ رہا، کوئی مجھ سے نوکری نہیں مانگ رہا، کوئی مجھ سے تھانہ کچہری نہیں مانگ رہا لیکن سب کا ایک ہی سوال ہے کہ عمران خان کب باہر آئے گا؟ یہ جو ہال ہے، یہ جو اسمبلی ہے، یہ جو چیمبر ہے یہ عوامی اُمنگوں کا ترجمان ہے، یہ ترجمانی ہمیں کرنی پڑے گی اور اس اسمبلی کو role play کرنا پڑے گا۔ آج ہمیں پاکستان کے سب سے popular leader کو اِن شاء اللہ تعالیٰ جیل سے باہر لانا پڑے گا، ہم لے کر آئیں گے اور ہم اِن شاء اللہ آخری وقت تک لڑتے رہیں گے۔ بہت مہربانی۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ رانا منور غوث صاحب!

رانا منور حسین: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ الصلوۃ والسلام علیٰ سید الانبیاء والمرسلین۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ آج چونکہ دو موضوعات پر ہم نے گفتگو کرنی ہے ایک sugarcane اور دوسرا لاء اینڈ آرڈر۔ میں گنے پر بات کرتے ہوئے صرف اتنا کہوں گا کہ

سرگودھا میں جو شوگر ملز ہیں انہوں نے الحمدللہ ہماری حکومت کی ہدایات پر اور ہماری انتظامیہ کی خصوصی کوششوں سے وہاں کے زمینداروں کو پوری طرح سے facilitate کیا۔ میرے خیال میں سرگودھا میں کوئی ایک بھی زمیندار ایسا نہیں ہے جو یہ کہے کہ مجھے sugarcane کی payment نہیں ہوئی۔ اگر کوئی ہے تو وہ سامنے آجائے ہم اِن شاء اللہ اُس کو facilitate کرنے کے لئے تیار ہیں۔ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ جو sugar cess کا فنڈ پچھلی حکومت نے 2018 سے روکا ہوا تھا، اس فنڈ کے ذریعے ہر ضلع میں، ہر حلقہ میں، ہر مل کے قریب جو سڑکیں زمینداروں کو facilitate کرتی تھیں وہ کارپٹ سڑکیں بنائی جاتی تھیں۔ وہ سڑکیں پچھلے سات، آٹھ سالوں سے نہیں بنیں۔ میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اُن sugar cess کمیٹیوں کو دوبارہ سے فعال کیا جائے بلکہ جو DCC ہر ضلع میں بنائی گئی ہے اُن کو empower کر کے وہ فنڈز utilize کرنے کا اختیار دیا جائے تاکہ ہر حلقے میں، ہر ضلع میں بہتر روڈز بن سکیں تاکہ زمیندار کو فائدہ ہو۔

جناب سپیکر! لاء اینڈ آرڈر پر ابھی بات ہو رہی تھی۔ میں لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے کوئی ایسی controversial بات نہیں کرنا چاہتا جس سے اس ایوان میں کوئی ہنگامہ کھڑا ہو لیکن یہ بات حقیقت ہے، یہ تلخ بات ضرور سننی چاہئے کہ جب میاں نواز شریف صاحب کی حکومت کو سازش کے ذریعے ہٹایا گیا اُس دن سے اِس ملک میں شرارتیں شروع ہوئی ہیں اُس دن سے اس ملک کا لاء اینڈ آرڈر خراب کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ہمارے ملک کی معیشت، ہمارا زمیندار، پٹرول، ڈیزل اور کھاد کی قیمتیں سب چیزیں بڑے اچھے انداز سے چل رہی تھیں۔ بڑی smooth working start ہو گئی تھی اور ہمارا ملک اللہ کے فضل و کرم سے ترقی کی طرف چل پڑا تھا لیکن جو اس ملک کے خلاف سازش ہوئی اس کے بعد آپ دیکھیں کہ کھادوں کا ریٹ کہاں گیا ہے، پٹرول، ڈیزل کا ریٹ کہاں گیا ہے، لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال کو کس طرح سے خراب کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور لوگوں کے اندر جو شرارت پیدا کی گئی جس کی وجہ سے 9 مئی جیسے واقعات پیش آئے۔ اپوزیشن لیڈر میرے بھائی ہیں اور ہم تین tenure سے اکٹھے colleague ہیں مجھے یہ بات سنتے ہوئے بڑی حیرانی ہو رہی تھی کہ میانوالی میں جو 2 جہاز جلائے گئے، وہاں جو توڑ پھوڑ کی گئی ہے کیا اُس کے لئے (ن) لیگ نے دعوت دی تھی؟ جو لاہور میں توڑ پھوڑ کی گئی اور کور کمانڈر

کے گھر کو آگ لگائی گئی کیا اُس کے لئے کسی اور جماعت نے آپ کو دعوت دی تھی؟ شاہینوں کے شہر سرگودھا میں جو پی ٹی آئی کے ورکروں نے شہیدوں کی یادگاریں مسمار کیں، آگ لگائی اور ان پر گندگی چھڑکی اُس کے لئے آپ کو کس نے دعوت دی تھی؟ یہ سارالاء اینڈ آرڈر آپ نے خراب کرنے کی کوشش کی۔ آپ نے اداروں کے ساتھ کھلواڑ کیا، آپ نے اس ملک کے اندر ایک ایسی روایت ڈالنے کی کوشش کی کہ آئندہ سیاسی جماعتیں شرارتیں کریں، بدتمیزی پھیلائیں لیکن اللہ کے فضل و کرم سے میرے قائد میاں نواز شریف کی قیادت میں ہم نے آج تک بدتمیزی کو فروغ نہیں ہونے دیا۔ ہم نے کوشش کی ہے کہ تمیز کے دائرے میں رہ کر بات کی جائے اور تمیز کے دائرے میں رہ کر اداروں کے ساتھ چلا جائے۔ اس ملک کے لاء اینڈ آرڈر کو maintain کرنے کے لئے اگر اپنی سیاست بھی قربان کرنی پڑے، اگر اپنی ذات کی قربانی بھی دینی پڑے تو اِن شاء اللہ ہم نے دی ہے، دیتے رہیں گے لیکن اس ملک کے اداروں کو، اس ملک کے لاء اینڈ آرڈر کو، اس ملک کے زمیندار کو، اس ملک کے کسان کو، اس ملک کے طالب علموں کو کبھی بدتمیزی پر اترنے نہیں دیں گے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: شکریہ رانا صاحب۔ جی، انصر صاحب۔ you are the last speaker and the Minister sahib will conclude it.

جناب محمد انصر اقبال: بہت شکریہ۔ اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایاک نعبد وایاک نستعین۔

جناب سپیکر: اجلاس کا وقت پانچ منٹ کے لئے بڑھایا جاتا ہے۔

جناب محمد انصر اقبال: جناب سپیکر! میں نے sugarcane کے حوالے سے بات کرنی تھی لیکن منسٹر صاحب چلے گئے ہیں۔ بڑی حیرانی کی بات ہے کہ جب منسٹر صاحب نے فرمایا کہ 30۔ ارب دینا تھا اب صرف 12۔ ارب رہ گیا ہے۔ اب وہ موجود نہیں ہیں، میں اُن سے پوچھنا چاہتا تھا کہ کس لئے 30۔ ارب بقایا رہ گیا تھا۔ ایک کاشتکار جس کے خون پسینے کی کمائی تھی اُس کو آپ نے جون تک payment نہیں دی اور پھر بھی آپ سمجھ رہے ہیں کہ ہم نے بہت احسان کیا کہ ہم نے 30۔ ارب روپے میں سے 12۔ ارب روپے دے دیا۔ یہاں آخری تقریر میرے colleague رانا صاحب

نے کی جن کا سرگودھا سے تعلق ہے اور میرا بھی سرگودھا سے تعلق ہے وہ فرما رہے تھے کہ سرگودھا میں کوئی بھی ایسی مل نہیں ہے جس کی payment pending ہو تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ سرگودھا میں جو دو ملیں ہیں وہ کاروباری لوگوں کی ہیں۔ وہاں وہ ملیں ان لوگوں کی نہیں ہیں جو payments نہیں کرتے جنہیں پرواہ نہیں ہوتی وہ سب لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ کون ہیں جو payments نہیں کرتے اور کون ہیں جو payments کرتے ہیں۔ اتفاق سرگودھا میں سیاسی لوگوں کی ملیں نہیں ہیں۔ اس لئے شاید انہوں نے payment کر دی ہے۔ میں law and order پر آنے سے پہلے ایک بات کا ضرور جواب دوں گا کہ آج جو سائفر کیس کا فیصلہ آیا ہے اگر دیکھا جائے تو جو ابھی میرے فاضل دوست فرما رہے تھے اس ملک کے خلاف ایک سازش کی گئی تو وہی سازش تھی اور اسی کی بنیاد پر سائفر کیس بنایا گیا تھا آج الحمد للہ اللہ الحق ہے اس میں ہمارا قائد سرخرو ہوا ہے اور ان شاءاللہ جتنے بھی یہ بوگس کیس بنائے گئے ہیں ان سب میں وہ سرخرو ہو گیا ہے۔ میرا تعلق جس تحصیل سے ہے اس کا کوٹ مومن نام ہے وہ تین تھانوں پر مشتمل ہے جو کہ میرا حلقہ ہے۔ اس میں کوٹ مومن تھانہ جو میرا تحصیل ہیڈ کوارٹر ہے وہاں پر law and order کی situation جیسے تمام دوستوں نے کہا کہ ہر طرف اودھم مچی ہوئی ہے چوری، ڈکیتی، رابری اور ہر طرف دن دہاڑے لوگ لٹ رہے ہیں تو میرے شہر میں تھوڑی سی الگ situation ہے ڈکیتیاں تو وہاں بھی ہو رہی ہیں دن رات ہو رہی ہیں اور دس دس بارہ بارہ لوگ آتے ہیں گھروں میں داخل ہوتے ہیں اور گھر والوں کو باندھ دیتے ہیں لوٹ کر لے جاتے ہیں لیکن انتہا اس بات کی ہے کہ تھانے کے بالکل قریب پچاس پچاس گز کے فاصلے پر آکر گاڑیاں لے آتے ہیں اور لوٹ کر سامان لے جاتے ہیں اور کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ دو تین دن پہلے بڑی عجیب بات ہوئی کہ خان موبائل کے نام سے ایک شاپ ہے اور ان کا کافی بڑا کام ہے ان کی دکان پر صبح پانچ بجے گاڑی آئی اور انہوں نے دکان کا تالا توڑا اور اس کا سارا سامان لوٹ کر چلے گئے جو بالکل تھانے کے قریب ہے۔ یہ اس کے ساتھ دوسرا اور تیسرا حادثہ تھا وہاں بازار کے لوگ جمع ہو گئے اور بہت سارے لوگ اکٹھے ہو گئے اور انہوں نے احتجاج کیا اور جلوس نکالا ان کا مؤقف یہ تھا کہ یہاں پر ایک دن چار سے پانچ ڈکیتیاں ہو رہی ہیں آج تک کوئی بھی کسی بھی واردات کا ملزم نہیں پکڑا گیا۔ چار چار، پانچ پانچ وہ کیس جو رجسٹرڈ ہوتے ہیں جن کی رجسٹریشن نہیں ہو سکتی وہ الگ ہیں لیکن آج تک کوئی ملزم نہیں

پکڑا گیا، ہاں یہ ضرور ہوا کہ جس طرح یہاں پر کہا گیا تھا کہ قانون کو بدلنا پڑے گا کہ ملزم جب پکڑے جاتے ہیں تو وہ عدالتوں سے چھوٹ جاتے ہیں تو قانون موجود ہے قانون کو بدلنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہماری وہی پولیس جس کو ہم کہتے ہیں کہ ہماری پولیس جو بہت اچھے کام کر رہی ہے جس کو ہم نے مزید گاڑیاں لے کر دینی ہیں جن کو مزید ہم نے equipment دینا ہے CCTV کیمرے لگا کر دینے ہیں آج تک یہ تو بتا دیں کہ منسٹر صاحب نے کہا تھا کہ ہمیں ان کیمروں اور ان گاڑیوں سے آج تک کوئی فائدہ ہوا ہے؟ کہیں ان کیمروں کی وجہ سے ہم نے کوئی کیس کیا ہے ماسوائے 9۔ مئی کے ملزمان کے، وہ تو کیمرے خراب بھی تھے پھر بھی پکڑے گئے۔ اصل مسئلہ کہ ڈکیتیاں ہو گئیں، لوگ اکٹھے ہو گئے، شہر بند کر دیا، جلوس نکالے، ڈی پی او صاحب تشریف لے آئے وہاں کے متعلقہ ایس ڈی پی او صاحب آ گئے اور انہوں نے کہا اور لوگوں کا مطالبہ تھا کہ یہ متعلقہ ایس ایچ او جب سے یہاں پر آیا ہے دن میں تین سے چار ڈکیتیاں ہو رہی ہیں تو ہمارا ایک ہی مطالبہ ہے کہ آپ اس کو بدل دیں کسی اور کو بھیج دیں جو بھی آپ کی مرضی ہے شاید یہ ڈکیتیاں trace ہو جائیں تو ایک ہفتے کا وعدہ کیا گیا کہ ایک ہفتے میں جو بھی ڈکیتی ہوئی ہے اس کے ملزمان trace ہو جائیں گے اور گرفتار کر لئے جائیں گے۔ آج ہفتہ مکمل ہوا ہے تو آج مجھے ان کا فون آیا ہے کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ ہمیں نہیں ملے، ایس ایچ او بھی یہی رہے گا، ڈکیتیاں بھی اسی تواتر سے ہوتی رہیں گی۔ آپ نے جو کرنا کر لیں، بازار بند کرنا ہے، جلوس نکالنا ہے یا جو بھی کرنا ہے تو کریں ہم آپ سے نمٹ لیں گے اور ہم ایس ایچ او کو change نہیں کریں گے۔ یہ پہلے نہیں ہوتا تھا اگر ایک بندہ، اس کا کنٹرول نہیں ہے کسی بھی وجہ سے اور وہ نہیں کر پا رہا تو اس کو change کر دیا جاتا تھا لیکن بدقسمتی سے یہاں پر ٹاپ سے لے کر نیچے تک کچھ اور ہی چل رہا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جناب انصر اقبال صاحب! آپ wind up کر لیں۔

جناب محمد انصر اقبال: جناب سپیکر! جی، اب change والی تو بات ہی ختم ہو گئی ہے۔ میں یہی کہوں گا کہ اسی طرح یہ CCTV کیمرے جو اسلام آباد والے کیس میں جنہوں نے trace کرنے تھے جو جناب رؤف حسن صاحب کے ساتھ واقعہ ہوا، وہ نہیں کر سکے یہ گاڑیاں جو پولیس کو

موبائل کے لئے دی جاتی ہیں کہ گشت کریں اور ملزمان کو trace کریں یا گرفتار کریں تو بالکل نہیں ہوتا۔ یہاں بڑی بے راہ روی ہے اور بہت زیاد حالات خراب ہیں تو میں یہی کہہ سکتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن صاحب! ایک آپ نے law and order پر wind up کرنا ہے we have last five minutes اور دوسرا جم خانہ والی بات پر بھی آپ نے statement دینی ہے۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں law and order پر بات کرنے سے پہلے چند گزارشات پیش کرنا چاہوں گا۔ یہاں پر ہمارے بہت سے فاضل ممبران جس میں اپوزیشن لیڈر اور ہمارے بہت سارے اپوزیشن کے فاضل ممبران ہیں انہوں نے 9۔ مئی پر بہت بات کی۔ میں ان کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ 9۔ مئی کا جو یہ بار بار ہمیں سناتے ہیں تو 9۔ مئی پاکستان کی تاریخ کا ایک سیاہ ترین دن ہے اور پاکستان کے 24 کروڑ سے زیادہ لوگ اسے ایک سیاہ دن کے طور پر یاد رکھتے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ کی بڑی تلخ باتیں سب بڑی خاموشی سے سنتے ہیں۔ I would allow this sir. No cross talk and no interruption like this. یہ majority میں ہیں پھر یہ آپ کو بات نہیں کرنے دیں گے۔ اس کا مجھے اندازہ ہے۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! 9۔ مئی والے دن جس طرح انہوں نے ریاست پر حملہ کیا اور یہ اس معزز ایوان میں کھڑے ہو کر ہمیں سنا رہے ہیں کہ کیا انہوں نے وہ ٹھیک کیا تھا جو انہوں نے انتشار پھیلایا، جو انہوں نے ریاست پر حملہ کیا، جو انہوں نے قائداعظم محمد علی جناح کے گھر تک کو نہ چھوڑا اس کو آگ لگا دی اور توڑ پھوڑ کی۔ اس کے بعد جس طرح ہماری فوجی اور مختلف دوسری تنصیبات تھیں ان پر جس طرح حملے کئے گئے، کیا کوئی محب وطن یہ کر سکتا ہے، اپنے گریبانوں میں جھانکیں اور سوچیں پھر ہمیں بتائیں کہ ان کا لیڈر ان کو کیا ٹریننگ دے رہا تھا، جتھے بازی کی ٹریننگ دے رہا تھا، ایک انتشار پھیلانے کی ٹریننگ دے رہا وہ ان کو یہ بتا رہا تھا کہ اگر اس کو کسی کیس میں جو کہ اس پر cases ہم نے نہیں بنائے یہ ہمیں بار بار یہاں کھڑے ہو کر سناتے ہیں کہ ہم نے آپ میں سے کسی کو جیل میں نہیں ڈالا، آپ اپنے کرتوتوں

کی وجہ سے جیل میں گئے ہیں، آپ اپنی دہشت گردی کی وجہ سے جیل میں گئے ہیں، آپ ریاست پر حملے کی وجہ سے جیل میں گئے ہیں آپ نے law and order situation create کی ہے اور اس کی وجہ سے آپ جیل میں گئے ہیں۔ آپ نے شہیدوں کی نشانیوں کو نہیں چھوڑا، آپ نے شہیدوں کی تصویروں کو نہیں چھوڑا، آپ نے فوجی تنصیبات کو نہیں چھوڑا تو کیا آپ ہندوستان سے آئے تھے؟ یہ آپ کی اپنی فوج ہے یہ آپ کا اپنا ملک ہے آپ کور کمانڈر کے گھر پر چڑھ دوڑے وہ کور کمانڈر کا گھر نہیں بلکہ وہ قائد اعظم محمد علی جناح کی نشانی تھی۔ یہ ہمارے اپوزیشن لیڈر صاحب ہیں یہ بھی ماشاءاللہ اس کیس میں ہیں جو میانوالی ایئر بیس پر حملہ کیا گیا اور آج ہمارے ساتھ بیٹھے ہیں۔ ان کے بہت سارے لوگ ابھی بھی اندر ہیں۔ اب ان کے بہت سارے لوگ ابھی بھی اندر ہیں اب پتا نہیں ان کے کیا معاملات ہیں۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی، please no cross talks ان کے کیا معاملات تھے کہ نکل کر آ بھی گئے اور اپوزیشن لیڈر بن گئے مگر یہ ان cases میں ہیں۔ آپ جتنی مرضی تنقید کرتے ہیں، یہ لوگ نہیں بولتے اور وہ تھوڑی سی تنقید کرتے ہیں آپ درمیان میں ایسے کرتے ہیں۔ آپ دیکھیں پھر میں آپ سے تھوڑا سخت لفظ کہوں گا، مجھے یقین ہے آپ اس کو برداشت کریں گے کیونکہ میں کہہ رہا ہوں یہ behavior ہے تو میری آپ سے درخواست ہے اگر جمہوری ہونے کا دعویٰ کسی نے بھی کرنا ہے، چاہے انہوں نے کرنا ہے میاں صاحب نے چاہے آپ نے کرنا ہے سردار محمد علی خان پہلے سننے کا حوصلہ پیدا کریں۔ ابھی تک میں نوٹ کر رہا ہوں یہ ایک غیر پارلیمانی لفظ بولیں گے میں expunge کروں گا trust me for that آپ حوصلے سے بیٹھے میں اس کام کے لئے بیٹھا ہوں۔ آپ بات سنیں۔ جی، وزیر پارلیمانی امور!

وزیر خزانہ وپارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہ سمجھتے ہیں کہ 9۔ مئی کو انہوں نے کوئی کارنامہ سرانجام دیا تھا یہ جو جتھا تھا جو جتھے بازی کی گئی اور جو انتشاری ٹولہ ایک بنایا گیا اور ہمارے نوجوانوں کو گمراہ کیا گیا، بہت سارے میں سمجھتا ہوں ایسے لوگ ہیں جو ان کے گمراہ کرنے پہ آج بھی شاید جیلوں میں بیٹھے ہیں اور اُن سے اس دن وہ غلطی سرزد ہوئی آج وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنی ریاست پہ جو حملہ کیا ہماری ٹریننگ ایسے کی گئی۔ آپ ابھی behavior کی بات کر

رہے تھے یہ behavior نہیں ان کی تربیت ہی یہی ہے ان کے لیڈر نے ان کو یہ تربیت دی ہے کہ آپ لوگوں کے ساتھ گستاخی کریں، غلط زبانی کریں، گالیاں دیں اور اِس کلچر کو پروموٹ کریں۔ ہمارے لیڈر میاں محمد نواز شریف صاحب نے آج تک عمران خان نیازی کو توں کہہ کر نہیں بلایا آپ ابھی بھی میاں نواز شریف صاحب کی آخری تقریر جو انہوں نے دو تین دن پہلے پارٹی اجلاس میں کی ہے اگر آپ سنیں تو انہوں نے عمران خان صاحب کہہ کر بات کی اور ان کا لیڈر اوئے توئے یہ بھی اُسی طرح بات کرتے ہیں، یہ کوئی مہذب قوموں کا طریق کار نہیں ہے کہ اس طرح بات کی جائے بہر حال ان کی تربیت ہے۔ ہم ان کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ ہم 9۔ مئی والے نہیں ہیں اور ہم 28۔ مئی والے ہیں 28۔ مئی جس دن ہم نے پاکستان کو، ہماری لیڈر شپ نے، میاں نواز شریف نے پاکستان کو عالم اسلام کی پہلی ایٹمی طاقت بنا کے پورے پاکستان کے لوگوں کا سر فخر سے بلند کر دیا تھا پوری دنیا میں پتا چلا تھا کہ ایک ملک پاکستان ہے جس نے عالم اسلام کی اور دنیا کی ساتویں اور عالم اسلام کی پہلی ایٹمی طاقت بن کے اگر ہم ابھرے تو نواز شریف کی قیادت میں ابھرے۔

جناب سپیکر! یہ ہمیں بتا رہے ہیں، یہ ہمارے معزز اپوزیشن لیڈر صاحب asset کی بات کر رہے تھے یہ ہماری لیڈر شپ سے کی بات کریں گے، آپ نے assets کا موازنہ کرنا ہے تو عمران خان نیازی کے asset کا موازنہ کریں جب وہ 2018 میں پرائم منسٹر بنا تب اس کے جب وہ پرائم منسٹر شپ سے ہٹا تو اس میں ایک ہزار گنا سے زیادہ اضافہ ہوا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کے اوپر بھی کوئی کمیٹی بننی چاہئے، اس کو probe کرنا چاہئے کہ اس قدر ان کی wealth میں پرائم منسٹر بننے کے بعد اضافہ کیسے ہوا اور نواز شریف صاحب اور ان کی فیملی کے بارے میں، ہماری لیڈر شپ کی بات کرتے ہیں تو وہ پاکستان بننے سے پہلے کی ایک کاروباری فیملی تھی اور عمران خان نیازی کی اگر فیملی کی بات کریں تو وہ ایک چھوٹے سے سرکاری افسر کے صاحبزادے ہیں اور آج وہ 300 کنال کے محل میں رہتے ہیں اور شہنشاہوں کی طرح زندگی گزارتے ہیں۔ یہاں جیل پر بات ہوئی جیلیں میاں نواز شریف نے کاٹی ہیں، جیل میاں شہباز شریف نے کاٹی ہے، جیل میاں حمزہ شہباز شریف نے کاٹی ہے، جیل محترمہ مریم نواز شریف نے کاٹی ہے۔ ان کی طرح نہیں ہماری لیڈر شپ نے جواں مردی کے ساتھ جیلیں کاٹی ہیں، کبھی روئے نہیں ہیں، یہ عدالتوں میں آ کر رونا شروع کر دیتے ہیں، ایک

ایک دو دو تین تین دن کی جیلیں ان کے جو بڑے بڑے لیڈر بنتے تھے، چار چار دن، ہفتے کی جیل نہیں کاٹ سکے۔

جناب سپیکر: اجلاس کا وقت 10 منٹ کے لئے بڑھایا جاتا ہے۔ میاں صاحب اب آپ اس کو۔۔۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اتنی زیادہ law and order پر بات کرنے سے پہلے پولیٹیکل بات ہوئی ہے اب تھوڑا سا حق بنتا ہے ان کو جواب دیا جائے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ نے بڑی significantly بات کی ہے۔ ٹھیک ہے قائد حزب اختلاف کی تقریر بھی اُن کے جذبات کی بڑی ترجمانی تھی، آپ کی بھی ہوگئی اب precisely وہاں آجائیں۔ order in the House please

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جس طرح ہماری لیڈرشپ نے جواں مردی اور حوصلے سے جیلیں کاٹی اور یہ پاکستان کے لوگ دیکھتے تھے کہ کبھی کسی نے یہ آکر نہیں کہا کہ میرا عمران نیازی نے پنکھا بند کر دیا، میرا کولر بند کر دیا جو امریکہ میں کھڑا ہو کر ایسے ایسے کر کے کہتا تھا میں جاؤں گا تو یہ بند کر دوں گا میں اُن کے پنکھے بند کر دوں گا مگر ہم نے عمران خان نیازی کا کولر بند کیا نا پنکھا بند کیا۔ وہ دیسی مرغی دیسی گھی میں کھاتے ہیں ہم نے نہیں رُوکا، وہ مٹن کھاتے ہیں، ہم نے نہیں روکا اُن کو پھل دیا جاتا ہے، اُن کو وہاں پر گرمیوں میں لسی مل رہی ہے، وہاں پر اُن کا خصوصی خیال رکھا جا رہا ہے۔ اُن کو ایکسر سائز کے لئے مشینیں دی گئی ہیں ہماری لیڈرشپ میں ایسی facility نہیں تھی اور آپ کو یاد ہو گا کہ شہباز شریف صاحب نے صرف request کی تھی کہ مجھے کمر کی problem ہے تو مجھے نماز پڑھنے کے لئے ایک کرسی دے دیں تو اُن کو وہ بھی نہیں دی گئی تھی اُن کو پکے فرش پر لیٹایا گیا تھا۔ نواز شریف صاحب کو جس طرح رکھا گیا اور مریم نواز شریف صاحبہ کو جس طرح اُن کے والد کے سامنے گرفتار کیا گیا تو کیا انہوں نے جیل سے باہر نہیں آنا تھا؟ وہ جیل کے اندر اپنے والد کو ملنے گئیں تو اُنہیں گرفتار کیا گیا۔ یہ آج فرما رہے تھے کہ ہمارے لیڈر سے کسی کو ملنے نہیں دیا جاتا تو آپ کے توسط سے ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ

میاں نواز شریف صاحب سے بھی کسی کو ملنے نہیں دیا جاتا تھا اُن کی فیملی کو ہفتے میں ایک دن بڑی مشکل سے دیا جاتا تھا ایک گھنٹے کے لئے، ان کے تو سارے لوگ ہی جا کے وہاں پہ مل رہے ہیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے کہا کہ ہمیں عدالتوں سے انصاف مل رہا ہے جو عدالتوں سے ریلیف ان کو آج تک ملا ہے وہ بھی کسی کو نہیں ملا اور وہ چیف جسٹس صاحب فرماتے تھے good to see you آپ آئیں میں آپ کو اپنی Bulletproof Mercedes میں یہاں پر لے جاتا ہوں ساتھ یہ آرڈر کرتے تھے کہ ان کے تمام کیس جتنے ان پر ہوئے ہیں اس میں بھی ان کی ضمانتیں اور آنے والے کیسوں میں بھی ضمانتیں اور جس طرح پھر انہوں نے آپ کو یاد ہو گا کہ ہمیں یہ بار بار چیزیں یاد کرواتے ہیں، جس طرح یہ ایک دفعہ کورٹ میں پیش ہوئے اور وہاں پر جو انہوں نے آگ لگائی، پولیس کی گاڑیاں جلائیں، لوگوں کی املاک کو نقصان پہنچایا، عدالت کو نقصان پہنچایا مگر مجھے نہیں پتا کہ وہ عدالتیں کیوں خاموش ہیں اس پر بھی ان کو سزا ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر! آج یہ یہاں پر بشریٰ بی بی کی بات کرتے ہیں تو بشریٰ بی بی کو ہم نے تو جیل میں نہیں ڈالا، جس طرح یہاں پر بشریٰ بی بی اور فرح گوگی پنجاب میں law and order کے اوپر بات کرتے کرتے یہ بھی بتانا چاہوں گا کہ جب اے سی، ڈی سی، کمشنر ایس پی، ڈی آئی جی کروڑوں روپے پیسے دے کر لگتے تھے تو اُس وقت۔۔۔(قطع کلامیاں)

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ان میں بات سننے کا ہمت حوصلہ نہیں ہے سچ سننے کا حوصلہ ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! بزدار کے دور میں بشریٰ بی بی فرح گوگی لاکھوں کروڑوں روپے لے کر پولیس میں، administration میں transfer اور postings، کرتے تھے تب کی law and order situation اور آج کی law and order situation میں زمین آسمان کا فرق ہے۔

جناب سپیکر! ان کے شور مچانے سے حقائق چھپ نہیں سکتے، اور اُس زمانے میں جو law and order کی situation تھی وہ آپ کے سامنے ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف اپنی نشستوں پر کھڑے ہو گئے)

جناب سپیکر: order in the House please جی، معزز ممبران اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں میں میاں صاحب سے کہتا ہوں کہ وہ law and order پر بات کریں۔ جناب امتیاز محمود صاحب آپ بیٹھیں تو سہی، سردار محمد علی خان صاحب آپ بیٹھیں۔ آپ تمام اراکین اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔ جی، معزز ممبران please no cross talk۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! آج ہماری حکومت کو پنجاب میں 100 دن ہوئے ہیں اور 100 دن میں ہم نے 30 سے زیادہ عوامی فلاح کے منصوبے ہماری چیف منسٹر محترمہ مریم نواز شریف صاحبہ نے شروع کئے ہیں اور وہ مہنگائی کی شرح inflation جو تھی جو ان کے دور میں جب ان کو حکومت ملی تو چھ فیصد تھی اور 40 فیصد سے اوپر چلی گئی۔ آج الحمدللہ تین ماہ کے قلیل عرصے میں inflation 17 فیصد پہ آ گئی ہے اور یہ میں نہیں کہہ رہا بلکہ یہ آئی ایم ایف، ورلڈ بنک اور international financial institutions کہہ رہے ہیں۔ اب میں لاء اینڈ آرڈر پر بھی بات کرتا ہوں، مگر میں ان کو ایک بات کہنا چاہتا ہوں کہ یہ سمجھتے ہیں۔۔

سردار محمد علی خان: جناب سپیکر! کیا یہ لاء اینڈ آرڈر پر بات کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: سر ادر صاحب! آپ پلیز تشریف رکھیں۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): او یار کی تسی مارے کٹے گئے او، اوہ اسی تہانوں ماریا اے، تسی اپنے کرتوتاں نال مارے کٹے گئے او، جناب۔

جناب سپیکر: میاں صاحب آپ ایک سیکنڈ تشریف رکھیں۔ شیخ صاحب اور سردار صاحب! آپ دونوں حضرات تشریف رکھیں۔ (شور و غل)

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): اسی تے تہانوں کٹیا ہی نئیں جو انہاں نے ساڈے نال کیتا اے، اوہ اسی اینہاں نال کیتا ای نئیں۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب اور سردار صاحب! آپ دونوں حضرات تشریف رکھیں. شیخ صاحب please no cross talk. Order in the House. That's it! میاں صاحب! آپ اپنی بات کو precisely law and order پر لائیں۔

وزیر خزانہ وپارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں لاء اینڈ آرڈر پر بات کرنے لگا ہوں [**********] (شور وغل)

جناب سپیکر: میاں صاحب! میری بات سنیں، آپ ایک سیکنڈ تشریف رکھیں۔ ان الفاظ کو کارروائی سے expunge کر دیں۔

وزیر خزانہ وپارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): [**********]

جناب سپیکر: I am adjourning the session میاں صاحب! دیکھیں میری بات سنیں۔ خان صاحب ایک سیکنڈ آپ بھی تشریف رکھیں۔ سردار محمد علی خان! میں بول رہا ہوں اور آپ میری بات بھی نہیں سن رہے۔ آپ ایک سیکنڈ یہ خیال کریں کہ آپ مجھے بھی بات نہیں کرنے دے رہے، میں آپ کو ایڈریس کر رہا ہوں you have to listen to me and I am shouting at the highest pitch of my voice. اسماعیل صاحب! آپ میری بات تو سن لیں، میاں صاحب! آپ بھی تشریف رکھیں۔ دیکھیں I am expunging all those words جو un-parliamentary ہیں لہٰذا پلیز آپ اس طرح کے الفاظ بولنے سے آئندہ اجتناب کریں گے۔ سردار صاحب! You have to listen to me now. If anybody from members will speak while I am speaking I will call the sergeant at Arms and request not to do it again please. Once the Speaker speaks members have to listen, and I don't want this disorderly House here. I give the maximum time to all the members. پلیز آپ اپنی بات پارلیمانی روایات کے دائرے میں رہ کر کریں کیونکہ اس طرح

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

کا روّیہ مناسب نہیں ہے، جتنے بھی غیر پارلیمانی الفاظ کسی بھی ممبر کی طرف سے بھی کہے گئے ہیں all those words are expunged and please refrain from passing such comments in future آپ کسی کی ذات پر یا کسی کی فیملی کا نام لے کر بات نہ کریں۔ میری آپ تمام معزز ممبران سے یہ درخواست ہے کہ آپ اپنی سیاست کے دائرے کو تھوڑا مناسب رکھیں I don't have to tell you and I don't have to preach you. My best suggestion to all the members is kindly میری آپ سے درخواست ہے کہ آپ اس ہاؤس کے ماحول کو خراب نہ کریں، میں جب اپوزیشن لیڈر کی تقریر سن رہا تھا تو انہوں نے جو کہا وہ ان کے اپنے جذبات کی ترجمانی تھی، اب آپ اگر کوئی بھی بات کرنا چاہ رہے ہیں اور اس کے بعد اگر کوئی دوسرا ممبر بات کرنا چاہ رہا ہے تو آپ اس کی بات میں object کرتے ہیں اور slanderous remarks pass کرتے ہیں اور یہ میں پہلی مرتبہ دیکھ رہا ہوں and I am making it sure this time, once the Chair starts speaking ہم اس ہاؤس کے ممبر رہے ہیں، جناب احمد خان بھچر صاحب! آپ لیڈر آف دی اپوزیشن ہیں جیسے ہی سپیکر صاحب کے منہ سے کوئی بات نکلتی تھی تو ایک لمحے سے پہلے we used to sit where we used to stand اور اب کہاں پر میں کوئی disparity کر رہا ہوں؟ میری آپ سے درخواست ہے please refrain from such acts and such words in future اور جو بھی میاں صاحب نے سخت الفاظ کہے یا جو بھی قابل اعتراض جملے بولے ہیں یا اُس طرف سے جو جملے کہے گئے ہیں اس کو ریکارڈ میں سے sift کر لیں، those needs to be expunged اور ابھی آپ پلیز تشریف رکھیں۔ I give the floor, nobody will interrupt like this. اعجاز شفیع صاحب! what are you doing sir? آپ مجھے بات ہی نہیں کرنے دے رہے ہیں، please hold on for a minute. آپ نے نئی تکرار کا نظام بنا دیا ہے اور یہ نظام اگر آپ کی طرف سے بنے تو مجھے بہت افسوس ہو گا سردار صاحب! اب آپ اس بات کو چھوڑ دیں۔ میاں صاحب! میری آپ سے درخواست ہے کہ اب finally اس نکتہ پر آجائیں and no personal کیونکہ یہ لا اینڈ آرڈر کے حوالے سے debate ہے no nothing inferring to any leadership آپ صرف مجھے لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے اس ہاؤس کو assure کریں جو یہ سارے

نکات آپ کے سامنے ہیں leaving out 9th May کے حوالے سے آپ کا ایک مؤقف ہے اور 9۔مئی کے حوالے سے اُن کا اپنا ایک مؤقف ہے۔ مجھے اپنی بات کو conclude کرنے دیں I am running out of the time, otherwise I am going to adjourn the House.

جناب امتیاز محمود: جناب سپیکر! مجھے منسٹر صاحب نے گالی دی ہے۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! کس نے گالی دی ہے میں نے وہ الفاظ کارروائی سے expunge کر دیئے ہیں اور میں نے کوئی گالی کسی کی طرف سے نہیں سنی ہے۔ (قطع کلامیاں)

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: خان صاحب! ابھی میاں صاحب بات کر لیں اس کے بعد آپ کو بات کرنے کا موقع دیتا ہوں۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میری بات سنیں، بات یہ ہے کہ ہماری تربیت ایسی نہیں ہے مگر یہ ہم کو provoke کرتے ہیں لہٰذا میں نے ان کو جو بھی غلط الفاظ کہے ہیں، میں اپنے ایسے بولے گئے الفاظ کے لئے ان سے apologies کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! بہت شکریہ. I appreciate your gesture.

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! مگر مجھے یہ پتا ہے کہ ان میں اتنا حوصلہ اور ظرف نہیں ہے کہ جو غلط الفاظ انہوں نے میرے بارے میں بولے ہیں اس پر یہ مجھے بھی apologize کریں اور میں چاہتا بھی نہیں ہوں کہ یہ مجھے apologize کریں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ نے apologize کر دیا ہے تو آپ اس سے آگے بات نہ کریں یہ پارلیمانی روایات ہیں۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہ مجھے جو مرضی کہہ لیں مجھے ان کے کہنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ جی، خان صاحب!

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میاں صاحب ہمارے محترم ہیں، میری ذات کے حوالے سے اگر کوئی بھی بات یا مجھ پر attack کیا جاتا ہے، تو میں نے اس حوالے سے کبھی کوئی جواب دیا ہے اور نہ ہی میں کبھی جواب دوں گا اس کی وجہ یہ ہے کہ جب میں بات کرتا ہوں تو ان کا بھی حق ہے کہ یہ بھی مجھ پر بات کریں اور میاں صاحب کا good gesture ہے کہ انہوں نے apologize کیا ہے، اب شیخ امتیاز صاحب اپنی بات کریں گے کیونکہ اگر اِن کی طرف سے کچھ ہوا ہے تو یہ اپنی بات کریں گے۔

جناب سپیکر: خان صاحب! As Leader of the Opposition آپ بات کریں and Sheikh Sahib will remain seated میاں صاحب! آپ ایک سیکنڈ تشریف رکھیں۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! اگر وہ سمجھتے ہیں کہ اِدھر ہماری طرف سے کوئی غلط بات کی گئی ہے تو ہم بھی میاں صاحب سے ان غلط الفاظ کے بولنے پر apologize کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے that's the good parliamentary spirit, sir میاں صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ Thank you very much. Sir, I appreciate both of you. میاں صاحب! اب آپ precisely law and order پر آئیں گے۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں مختصراً ہی بات کروں گا۔ یہاں پر سب نے لاء اینڈ آرڈر پر بات کی ہے میں نے جب initially start لیا تھا، تب بھی میں نے یہی کہا تھا کہ ہمارے پاس اس وقت لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے جو figures ہیں ان figures کو اگر ہم جب پچھلے سالوں کے ساتھ compare کرتے ہیں تو پچھلے تین ماہ میں گڈ گورننس کی وجہ سے بہت improvement آئی ہے کیونکہ آپ کو بھی پتا ہے کہ پورا ایک setup change ہوا ہے اور آپ کو یہ بھی پتا ہے کہ تمام آفیسرز کو میرٹ کی بنیاد پر recruit کیا جاتا ہے، ہمارا ایک کانسٹیبل بھی کوئی سیاسی طور پر بھرتی نہیں کیا جاتا، ہمارے ASI سے لے کر اوپر والے rank تک کے تمام آفیسرز پبلک سروس کمیشن، پولیس سروس یا سی ایس ایس کے through recruit ہوتے ہیں اور اس حوالے سے چیف منسٹر صاحبہ کا بہت strict action ہے نہ صرف آپ اس چیز سے aware ہیں بلکہ پورے پنجاب کے اور ہمارے معزز اپوزیشن کے لوگ

بھی دیکھ رہے ہوں گے۔ کہ بہت سی جگہوں پر وزیر اعلیٰ صاحبہ نے یہ کہا کہ میں کسی ایم پی اے یا ایم این اے کے کہنے پر SHO وغیرہ کا تبادلہ نہیں کروں گی۔ سارا کچھ میرٹ پر ہو رہا ہے، اس وجہ سے پچھلے تین ماہ میں لاء اینڈ آرڈر میں کافی زیادہ بہتری آئی ہے۔ ہماری حکومت نے منشیات فروشوں کے خلاف ایک بہت بڑا crackdown شروع کیا ہے پہلے اس طرح نہیں تھا۔ اب تک پنجاب پولیس نے 2 لاکھ 25 ہزار 350 ملزمان کی گرفتاری کے ساتھ منشیات فروشی کے 25 ہزار 240 سے زائد مقدمات بھی درج کئے ہیں۔ اسی طرح بجلی چوری جس کی وجہ سے لوگوں کو بہت مسائل پیش آ رہے ہیں لوڈ شیڈنگ بھی کرنا پڑتی ہے۔ بجلی چوری کے حوالے سے 1 لاکھ 25 ہزار کے قریب درخواستیں موصول ہوئیں جس پر پولیس نے 99 ہزار 550 ایف آئی آرز درج کیں اور ان پر کارروائی ہوئی۔ یہاں پر کہا گیا کہ پولیس کرتی کیا ہے؟ ہماری پولیس بڑی جوانمردی سے دہشت گردی کے خلاف لڑ رہی ہے، اگر ہم یہاں اس وقت بھی بیٹھے بات کر رہے ہیں تو ہماری حفاظت، پنجاب میں لاء اینڈ آرڈر کی صورت حال کو بہتر کرنے کے لئے ہماری پولیس کام کر رہی ہے۔ دہشت گردی میں zero tolerance ہے، دہشت گردی کا خاتمہ کیا گیا، اس میں ہماری پولیس کے بہت سارے جوانوں نے جام شہادت نوش کیا۔ ہم جس طرح سے کچے کے علاقے میں ڈاکوؤں سے لڑ رہے ہیں پہلے کبھی اس طرح ڈاکوؤں کے خلاف آپریشن نہیں ہوا تھا جیسا کہ اب کچے کے علاقے میں ہو رہا ہے۔ اسی طرح چوری، ڈکیتی، robbery، گاڑی چوری، موٹر سائیکل چوری، کار چھیننا، موٹر سائیکل چھیننا ساری وارداتوں کے حوالے سے میرے پاس figures ہیں اگر 2023 اور اس سے پچھلے figures دیکھیں تو اب ان میں خاطر خواہ کمی آئی ہے۔ ہماری حکومت منی لانڈرنگ پر کام کر رہی ہے، سمگلنگ کی روک تھام کے لئے 13 چیک پوسٹیں بنائی گئی ہیں تاکہ صوبے میں سمگلنگ کو روکا جا سکے۔ پتنگ بازی کے خلاف crackdown کیا گیا ہے اس میں بھی بہت سارے لوگوں کی گرفتاریاں کی گئی ہیں، مقدمے کئے گئے ہیں، پتنگیں اور ڈوریں وغیرہ بھی لی گئی ہیں۔ غیر ملکی جن میں چائینز اور دوسرے لوگ جو یہاں کام کر رہے ہیں ان کی سکیورٹی کے لئے کام کیا جا رہا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ سب کچھ ٹھیک ہو گیا ہے، شاید کسی کو لگا کہ میں نے یہ بات کی ہے کہ سب ٹھیک ہو گیا ہے اور ہر چیز under control ہے۔ آج ہمیں 100 دن ہوئے ہیں اس حوالے سے دیکھا جائے تو لاء اینڈ آرڈر کی صورت حال میں پہلے سے کچھ بہتری آئی ہے جب ہم

اس good governance لے کر آگے چلیں گے تو ان شاء اللہ پنجاب میں لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال اور بہتر ہو گی۔

جناب سپیکر! جس طرح وفاقی اور صوبائی حکومت معاشی محاذ پر کام کر رہی ہے جب معیشت بہتر ہو گی تو اس سے بھی جرائم میں کچھ کمی آئے گی اور لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال تھوڑی بہتر ہو گی۔ انویسٹمنٹ بھی آ رہی ہے اس میں لوگوں کو روزگار بھی ملے گا اس سے بھی لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال بہتر ہوتی ہے، چوریاں، ڈکیتیاں، چھینا جھپٹی ذرا کم ہوتی ہے۔ گورنمنٹ sincerely کام کر رہی ہے۔ میں نے پہلے بھی سیف سٹی والے ماڈل کا ذکر کیا تھا تو ہمارے ایک دو معزز ممبران کہہ رہے تھے کہ ہمیں سیف سٹی سے کیا فائدہ ہوا ہے۔ میرے پاس سیف سٹی کے حوالے سے پورے figures ہیں کہ ہمیں بہت ساری چوریوں، ڈکیتیوں یہاں تک کہ دہشت گردی کی بہت ساری وارداتوں میں سیف سٹی نے ہمیں help کی ہے۔ اسی لئے ہم اسے دوسرے شہروں تک بھی لے کر جا رہے ہیں۔ ہماری کوشش ہو گی کہ اپنے پانچ سالہ دور میں ہم پنجاب کے 36 کے 36 اضلاع میں سیف سٹی کے میکنزم کو لے کر جائیں۔ اس سے لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال میں بھی فائدہ ہوتا ہے اور سیف سٹی کے کیمرے اور چیزوں میں بھی help کرتے ہیں۔ لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے یہی چند گزارشات تھیں جو گوش گزار کر دی ہیں۔ بہت شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: شکریہ، میاں صاحب! Before the conclusion of today's sitting I am feeling sorry and sad اس ہاؤس میں کچھ بری اور تلخ یادیں میرے ساتھ ہیں۔ میں نے یہاں پر پرائیویٹ لوگوں کو وردیاں پہنا کر ہاؤس کے اندر دندناتے دیکھا، میں نے پرائیویٹ لوگوں کو ممبرز کو مارتے دیکھا، مجھے تو یہ بڑا sacrosanct ہے میں نے ہمیشہ اس کی تکریم کے لئے ایک کردار ادا کیا ہے I would like to request all the honorable members چاہے آپ کے کوئی بھی نظریات ہیں آپ کی کوئی بھی تکالیف ہیں اس ہاؤس کی sanctity کو ملحوظ خاطر رکھیں اور اپنے الفاظ کا چناؤ مناسب رکھیں۔ میاں صاحب! Before conclusion we have pending last agenda and that is Gymkhana

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! واقعہ کیس اس طرح ہے کہ رقبہ تعدادی 117.07 ایکڑ صوبائی نزول لینڈ مبلغ 1600 روپے سالانہ پر 1913 میں 1921 تک لاہور جم خانہ کو ٹھیکے پر دیا گیا۔ اس کرایہ داری لیز کی توسیع 1921-4-1 تا 1960-4-1 مزید چالیس سال کے لئے مبلغ 1600 روپے سالانہ پر ہی ٹھیکے میں توسیع کی گئی۔ کالونیز ڈیپارٹمنٹ بورڈ آف ریونیو پنجاب نے بذریعہ چٹھی نمبر 1960-4841C5596 بتاریخ 1960-8-25 کو مزید چالیس سال کے لئے مبلغ 1600 روپے سالانہ پر 1960 تا 2000 تک بحکم لاہور جم خانہ کلب کے کرایہ داری / لیز میں توسیع کی۔ اب آگے کوئی typing error ہے۔ میں نے پوچھا ہے تو بتایا گیا کہ آخری توسیع 1996 میں ہوئی ہے۔ 1996 میں جم خانہ کی لیز 1600 روپے میں ہوئی تھی اور آخری توسیع 1996-4-21 مبلغ 5000 روپے سالانہ سابقہ شرائط پر ہی 2050 تک کے لئے دی گئی۔ یعنی 1996 میں 2050 تک مبلغ 5000 روپے فی ایکڑ سالانہ کے حساب سے لیز دی گئی ہے۔ مزید برآں جہاں تک حکومت پنجاب کا پنجاب جم خانہ کلب بنانے کا تعلق ہے پنجاب کابینہ کی منظوری سے جم خانہ کلب کو زمین لیز پر دینے کا فیصلہ کیا گیا کابینہ کے فیصلے کی روشنی میں کالونیز ڈیپارٹمنٹ نے مورخہ 2023-5-10 کو تمام اضلاع کو شرائط وضوابط ارسال کر دیئے تھے۔

جناب سپیکر! انہوں نے کہا کہ ہم انکم ٹیکس، سیلز ٹیکس اور پراپرٹی ٹیکس کی مد میں تقریباً 14 کروڑ روپیہ اور بجلی کے بلوں کی مد میں تقریباً 26 کروڑ روپیہ سالانہ pay کرتے ہیں۔ جم خانہ کے حوالے سے یہ گزارشات تھیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! The matter is the land which is owned by the peoples of the Punjab. That is five thousand rupee rent per acre.

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جناب سمیع اللہ خان صاحب! ذرا آپ تشریف رکھیں میں بات کر لوں۔ اگر تو کسی بھی length of imagination سے یہ لیز..justified

چودھری محمد اعجاز شفیع: justified ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ اعجاز صاحب! یہ لیز justified ہے تو پھر میرا خیال ہے کہ we don't need to look into it اگر وہ ایکسائز کو ٹیکس دیتے ہیں تو وہاں پر ان کے Bar Rooms ہیں اس کی آمدن پر ٹیکس دیتے ہوں گے تو کیا حرج ہے؟ چند امرا اور اشرافیہ کے لئے اس پنجاب کے وسائل کا اس بے دردی سے لوٹا جانا یہ تو پھر قابل رحم حالت ہو گی۔ (نعرہائے تحسین)

Without taking an exception to what type of taxes they are paying وہ ہمیں ایکسائز کے ٹیکسز کیوں گنوائیں گے؟ شاید یہ واحد وہ Bar Rooms ہیں جو آج پنجاب کے heart land میں بالکل ڈی جی رینجرز کے گھر کے سامنے اور مسجد کے ساتھ ہی عقب میں ایک قبرستان کے پچھاوڑے میں شاید دنیا کا واحد Bar Room ہو گا۔۔۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! وہاں پر legal کوئی بار روم نہیں ہے۔ Legally there is no bar room in Gymkhana. They are talking about the property tax.

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اگر وہ یہ tax pay کر رہے ہیں تو بڑی اچھی بات ہے۔ آپ نے correction کر دی ہے۔ If that is something which is not in to my knowledge. اور آپ کے مطابق وہ ایکسائز اور انکم ٹیکس pay کر رہے ہیں تو اس کی تفصیل دیکھ لیں گے۔ We would adjourn the proceeding of the House on appropriate date. وہ جو taxes pay کرتے ہیں، کس مد میں کرتے ہیں، کتنے کرتے ہیں، وہ کتنے ایکسائز اور کتنے پراپرٹی کے taxes pay کرتے ہیں؟ یہ ساری تفصیل جان لیتے ہیں۔ پانچ ہزار روپے کی lease پر اتنے سینکڑوں ایکڑ زمین کیسے دی جا سکتی ہے؟ چولستان کے علاقے میں کسانوں کو جو زمینیں آباد کرنے کے لئے دی جا رہی ہیں وہ بھی انہیں 25 ہزار روپے فی ایکڑ کے حساب سے دی جا رہی ہیں۔ وہاں پر نہ پانی ہے اور نہ ہی وہ زمینیں کاشت ہوتی ہیں۔ یہاں جم خانہ کو پانچ ہزار روپے میں ڈیڑھ سو ایکڑ زمین پچاس سال کی lease پر دی گئی ہے۔ کیا یہ کوئی حکم نادر شاہی ہے؟ This is unthinkable. بہر حال ہم اس کی proceeding on an appropriate date پر fix کریں گے۔ اسمبلی سیکرٹریٹ اس حوالے سے date fix کرے گا۔ اس وقت ہم یہ بھی دیکھ لیں گے کہ آیا یہ taxes بار کے ہیں یا پراپرٹی کے ہیں؟ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن صاحب!

جم خانہ والے تو زمین کی lease کا پانچ ہزار روپے دے رہے تو پھر وہ پراپرٹی پر کیا ٹیکس دے رہے ہوں گے؟ ان کے پاس تو یہ زمین lease پر ہے لہٰذا وہ property tax نہیں دے رہے ہوں گے۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! پراپرٹی میں جو covered area ہوتا ہے اس پر محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن ٹیکس لیتا ہے۔ ان کے جو Golf Courses ہیں وہ تو سارا open area ہے۔

جناب سپیکر: بہر حال دیکھ لیتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ information ٹھیک نہ ہو۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اس بارے میں آپ ہاؤس کی کمیٹی بنا دیں۔ وہ ان سارے معاملات کی چھان بین کر لے گی۔

جناب سپیکر: چودھری اعجاز شفیع صاحب! چونکہ یہ Adjournment Motion کی proceeding میں ہے تو اس کے لئے ہم ہاؤس کی کمیٹی نہیں بنا سکتے۔ It is not about Gymkhana. It about the state land and just given on 5000/- rupees. تو اس پر ہم in coming session میں کوئی مناسب موقع دیکھ کر بات کر لیں گے۔ جی، سمیع اللہ خان صاحب!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں نے جو بات کرنی تھی وہ آپ نے خود ہی فرما دیا ہے۔ میں نے یہی کہنا تھا کہ اب اس کا way forward یہی ہے کہ ایک دن اس بارے میں مختص کیا جائے اور پورا ہاؤس اس بارے میں بحث کرے تاکہ ساری چیزیں سامنے آ سکیں۔ حکومت کا مؤقف بھی آ جائے اور وہ معزز ممبران جو جم خانہ کے بارے میں information رکھتے ہیں وہ اپنے خیالات کا اظہار کریں اور پھر اس کے بعد اس کا کوئی conclusion ہو۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ قائد حزب اختلاف صاحب! آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! جیسا کہ سمیع اللہ خان صاحب نے کہا ہے کہ اس بارے میں ایک دن مختص کیا جائے اور اُس روز اس پر بحث کی جائے۔ جب جم خانہ کو یہ زمین پانچ ہزار روپے میں lease پر دی گئی تھی تو اس وقت ماڈل ٹاؤن میں ایک کنال زمین کی قیمت اڑھائی ہزار روپے تھی۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پانچ ہزار روپے تو اب ہوئے ہیں۔ جب یہ زمین جم خانہ کو دی گئی تھی تو اُس وقت بہت کم قیمت رکھی گئی ہو گی۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! کچے کے علاقے میں بھی اس وقت 20 ہزار روپے فی ایکڑ کی قیمت ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! اگر وہاں پر authorized bar room نہیں ہے تو پھر کیا illegal sale ہوتی ہے؟

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ اسی طرح ہی ہو گا کیونکہ وہاں پر کوئی authorized bar room نہیں ہے۔ ہمارے ایکسائز ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے authorized sale صرف فائیو سٹار ہوٹلز میں ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! اس جم خانہ کو اسی صورت میں کچے کے علاقے یا چولستان میں بھیج دیا جائے، اس کو کسی welfare کے کام کے لئے استعمال میں لایا جائے اور یہ خوشی سے چلے جائیں گے کیونکہ یہ اشرافیہ ہے۔

جناب سپیکر: سمیع اللہ خان صاحب! اگر بجٹ اجلاس نہ ہوتا تو میں straightaway اس حوالے سے کوئی date fix کر دیتا۔ اب چونکہ بجٹ اجلاس کے کچھ procedures ہیں تو ہم after the conclusion of the session اس پر دو گھنٹے کے لئے بحث رکھیں گے۔ I appreciate honorable Leader of the Opposition, Minister for Parliamentary Affairs after this heated argument, we all said good words to each other. Thank you very much.

آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(42)/2024/57. Dated: 3 June, 2024. The following Order, made by the Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, is hereby published for general information:

> "In exercise of the powers conferred on me under clause (3) of Article 54 read with Article 127 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Malik Muhammad Ahmad Khan, Speaker,** Provincial Assembly of the Punjab, hereby prorogue the Assembly w.e.f. **Monday, 3rd June, 2024** after the conclusion of the sitting of the Assembly on that day.

LAHORE **MALIK MUHAMMAD AHMAD KHAN**
Dated: 3rd June, 2024 **SPEAKER"**

INDEX

PAGE NO.

A

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Attempt of occupance on Dr A. Q Khan Trust Hospital 321
-Demand for rehabiliation of THQ and Childern Hospital in Mandi Bahauddin 307
-Financial crisis in local bodies due to loss of income sources 106
-Fraud by the owner of private housing scheme in Gajjumata, Lahore 311
-Frustration in suspended employees of Health Department due to stoppage of their salaries 309
-Law-breakings by the chief corporation officer of Faisalabad 109
-Occupancey on land of historical Sher Shah Soori road in Essa Khel, Mianwali by influential persons 105
-People deprived of clean drinking water due to closure of filtration plants in Lahore 305
- People worried due to a long time posting of corrupt Patwaries in Pensra, Faisalabad 308
-Problems faced by the people of Essa Khel due to disconnection of electricity of water supplies 304
-Problems faced by the people of South Punjab due to non functional Secretariat 313
-Provision of staff and facilities in dispensories of Lahore 103
-Provision of staff and facilities in Tramma centre of THQ Hospital Hazro district Attock 104
-Students deprived of education due to non functional cadet college Khanpur 315
-Use of substandard meterial in construction of band of Bhata Kuhna at Chanab River 104

AFTAB AHMAD KHAN, MR
ADJOURNMENT MOTION regarding-
- People worried due to a long time posting of corrupt Patwaries in Pensra, Faisalabad 308
CALL ATTENTION NOTICE regarding-
-Gang rape of a married woman by 9 persons in Bahawalnagar 98
DISCUSSION on-
-Law and order and procurement of sugarcane 343
ZERO HOUR NOTICE regarding-
-Demand for construction the building of Dar ul Aman for women in Faisalabad 35

PAGE NO.

AHMAD KHAN, MR (*Leader of Opposition)*
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-People deprived of clean drinking water due to closure of filtration plants in Lahore 305
POINT OF ORDER regarding-
-Matter of stopping honorable member by security staff of Assembly at entrance 5
QUESTION regarding-
-Details about graveyards of Lahore *(Question No. 121*)* 62
AHMED AKBAR, QAZI
DISCUSSION on-
-Law and order and procurement of sugarcane 380
AHMED SAEED, QAZI
DISCUSSION on-
-Law and order and procurement of sugarcane 338
AHSAN RAZA, MR
DISCUSSION on-
-Law and order and procurement of sugarcane 371
AHSAN RAZA KHAN, MR
DISCUSSION on-
-Law and order and procurement of sugarcane 365
ZERO HOUR NOTICE regarding-
-Demand for framing laws regarding prohibition of dowry 40
AMIR ALI SHAH, SYED
DISCUSSION on-
-Law and order and procurement of sugarcane 374
AMJAD ALI JAVED, MR
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Financial crisis in local bodies due to loss of income sources 108
DISCUSSION on-
-Law and order and procurement of sugarcane 355
QUESTIONS regarding-
-Details about development of sports and literature in public and private schools *(Question No. 82*)* 274
-Details about recruitment of staff on adhoc and daily wages in Sports Department Toba Tek Singh *(Question No. 156*)* 23
-Missing Facilities in Schools of the province *(Question No. 27*)* 245
-Procedure of recruitment and salary of staff in Insaf Afternoon Schools Toba Tek Singh *(Question No. 29*)* 267
ARIF MEHMOOD GILL, MR
DISCUSSION on-
-Law and order and procurement of sugarcane 350

PAGE NO.

ASAD ABBAS, MR
PRIVILEGE MOTION regarding-
-Improper behavior of Director Metropolitan Corporation Rawalpindi with honorable Member 295
ATBAR KHAN, MALIK
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Financial crisis in local bodies due to loss of income sources 106

B

BABAR HUSSAIN ABID, MR
QUESTIONS regarding-
-Construction and repair of road of Chak No. 128/15L, Mian Channu *(Question No. 205*)* 94
-Installation of tubewells and water filtration plants in city Mian Channu *(Question No. 208*)* 95
BILAL YASIN, MR *(Minister for Food)*
DISCUSSION on-
-Law and order and procurement of sugarcane 322
BILL-
The Punjab Defamation Bill 2024 115

C

CABINET-
-Of the Punjab 237
CALL ATTENTION NOTICES regarding-
-Gang rape of a married woman by 9 persons in Bahawalnagar 98
-Murder of a person in area of Old Anarkali, Lahore 292

D

DISCUSSION on-
-Law and order and procurement of sugarcane 321

F

FAISAL AYUB, MR *(Minister for Sports)*
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-
-Details about building of Gymnasium in Khanpur district Rahim Yar Khan *(Question No. 145*)* 17
-Details about recruitment of staff on adhoc and daily wages in Sports Department Toba Tek Singh *(Question No. 156*)* 23
-Details about sports complex in Khanpur district Rahim Yar Khan *(Question No. 144*)* 11
FARHAT ABBAS, HAFIZ
POINT OF ORDER regarding-
-Matter of a murder in area of Police Station Factory Area, Lahore 44
FUNCTIONARIES-
-Of the House 237

PAGE NO.

H

HASSAN ALI, MR
QUESTIONS regarding-
-Construction of boundary walls of graveyards of *Christians* in Gujranwala *(Question No. 55*)* 66
-Installation of water filtration plants in rural areas of PP-65, Gujranwala *(Question No. 58*)* 68
HASSAN ZAKA, MR
PRIVILEGE MOTION regarding-
-Neglecting the phone call of honorable member by Secretary Schools Education 302
HINA PARVEZ BUTT, MS
QUESTION regarding-
-Discontinuation of contract of cleanliness in Lahore by former government *(Question No. 172*)* 80
HUMBLE SANAA KAREEMI, MR
ZERO HOUR NOTICE regarding-
-Demand for provision of life saving medicines in Cardic Centre Chunian 37

I

IMTIAZ MEHMOOD, MR.
DISCUSSION on-
-Law and order and procurement of sugarcane 358

J

JUNAID AFZAL SAHI, MR
DISCUSSION on-
-Law and order and procurement of sugarcane 333

K

KASHIF RAHEEM KHAN, RAO
DISCUSSION on-
-Law and order and procurement of sugarcane 331
KHALID ZUBAIR NISAR, MR
DISCUSSION on-
-Law and order and procurement of sugarcane 367
KHURRAM KHAN VIRK, MR
REPORTS *(Laid in the House)***-**
-The Police Order (Amendment) Bill 2024 293
-The Punjab Agriculture Marketing Regulatory Authority (Amendment) Bill 2024 294
-The Punjab Civil Servants (Amendment) Bill 2024 293
-The Punjab Healthcare Commission (Amendment) Bill 2024 294
-The Punjab Price Control of Essential Commodities Bill 2024 294

PAGE NO.

L

LEADER OF OPPOSITION
-*See under Ahmad Khan, Mr.*
LIST OF BUSINESS FOR THE SITTINGS HELD ON-
-June 3, 2024 235
-May 17, 2024 1
-May 20, 2024 51
LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT-
QUESTIONS regarding-
-Construction and repair of road of Chak No. 128/15L, Mian Channu *(Question No. 205*)* 94
-Construction of boundary walls of graveyards of Christians in Gujranwala *(Question No. 55*)* 66
-Details about graveyards of Lahore *(Question No. 121*)* 62
-Details about water filtration plants in Darogha Wala, Lahore *(Question No. 280)* 88
-Details about water supply scheme in Sohawa PP-24, Jhelum *(Question No. 87*)* 73
-Discontinuation of contract of cleanliness in Lahore by former government *(Question No. 172*)* 80
-Installation of tubewells and water filtration plants in city Mian Channu *(Question No. 208*)* 95
-Installation of water filtration plants in rural areas of PP-65, Gujranwala *(Question No. 58*)* 68
-Non availability of sewerage system from GT road Manawan to Bagh wali Pulli, Lahore *(Question No. 63*)* 71
-Projects and income of District Council Rawalpindi *(Question No. 211*)* 84
-Projects and income of Municipal Corporation Multan *(Question No.141*)* 90
-Purchase of jetting mchine for Municipal Committee Layyah *(Question No. 104*)* 57

M

MINISTER FOR FINANCE
-*See under Mujtaba Shuja Ur Rehman, Mr*
MINISTER FOR FOOD
-*See under Bilal Yasin, Mr*
MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT
-*See under Zeeshan Rafiq, Mr*
MINISTER FOR SCHOOLS EDUCATION
-*See under Sikandar Hayat, Rana*
MINISTER FOR SPORTS
-*See under Faisal Ayub, Mr*

PAGE NO.

MOHAMMAD ALI KHAN, SARDAR
DISCUSSION on-
-Law and order and procurement of sugarcane 375
MOTION regarding-
-Suspension of Rules 225
MUHAMMAD ADNAN DOGAR, MR
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Problems faced by the people of South Punjab due to non functional Scretariat 313
MUHAMMAD ANSAR IQBAL, MR
DISCUSSION on-
-Law and order and procurement of sugarcane 384
MUHAMMAD ATHAR MAQBOOL, MR
QUESTION regarding-
-Purchase of jetting mchine for Municipal Committee Layyah *(Question No. 104*)* 57
MUHAMMAD AWAIS DRESHAK, SARDAR
QUESTION regarding-
-Establishment of schools in U/C Umer Kot PP-296, Rojhan *(Question No. 197*)* 277
MUHAMMAD BILAL YAMIN, MR
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Attempt of occupance on Dr A Q Khan Trust Hospital 321
PRIVILEGE MOTION regarding-
-Threatening behavior of Commissioner Rawalpindi on phone call with honourable member 296
QUESTIONS regarding-
-Details about closure and re-opening of schools in Murree during 2018 to 2023 *(Question No. 209*)* 280
-Projects and income of District Council Rawalpindi *(Question No. 211*)* 84
MUHAMMAD EJAZ SHAFI, CHAUDHRY
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Students deprived of education due to non functional Cadet College Khanpur 315
DISCUSSION on-
-Law and order and procurement of sugarcane 324
QUESTIONS regarding-
-Details about building of Gymnasium in Khanpur district Rahim Yar Khan *(Question No.145*)* 16
-Details about sports complex in Khanpur district Rahim yar Khan *(Question No. 144*)* 11
MUHAMMAD ILYAS, MR
DISCUSSION on-
-Law and order and procurement of sugarcane 369

PAGE NO.

MUHAMMAD IQBAL, MR
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Occupancey on land of historical Sher Shah Soori road in Essa Khel, Mianwali by influential persons 105
-Problems faced by the people of Essa Khel due to disconnection of electricity of water supplies 304
MUHAMMAD ISMAEL, MR
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Law-breakings by the chief corporation officer of Faisalabad 109
MUHAMMAD NADEEM QURESHI, MR
QUESTION regarding-
-Projects and income of Municipal Corporation Multan *(Question No. 141*)* 90
MUJTABA SHUJA UR REHMAN, MR *(Minister for Parliamentary Affair & Finance)*
BILL *(Discussed upon)-*
-The Punjab Defamation Bill 2024 115,224
DISCUSSION on-
-Law and order and procurement of sugarcane 387
REPORTS ***(Laid in the House)-***
-Annual Report of the Election Commission of Pakistan for the year 2020 48
-Annual Report of the Punjab Forensic Science Agendy for the year 2015 48
RESOLUTION regarding-
-Condolence on martyrdom of Dr Syed Ibrahim Raeesi the president of Iran and his companians 227
MUNAWAR HUSSAIN, RANA
DISCUSSION on-
-Law and order and procurement of sugarcane 382
MUSHTAQ AHMED, MR
ZERO HOUR NOTICE regarding-
-People falling in diseases due to pollution of cement factory in Pind Dadan Khan, Chakwal 33

N

NADIA KHAR, MS
DISCUSSION on-
-Law and order and procurement of sugarcane 352
NEELUM JABBAR CHAUDHARY, MS
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Fraud by the owner of private housing scheme in Gajjumata, Lahore 311

PAGE NO.

NOTIFICATIONS of-
-Prorogation of 9th session of 18th Provincial Assembly of the Punjab commenced on May 9, 2024 230
-Prorogation of 10th session of 18th Provincial Assembly of the Punjab commenced on June 3, 2024 403
-Summoning of 10th session of 18th Provincial Assembly of the Punjab commenced on June 3, 2024 233

O

OATH OF OFFICE by-
-Hameeda Mian, Ms (W-320) 241
-Muhammad Atif, Mr (PP-133) 241
OFFICERS-
-Of the House 238

P

PANEL OF CHAIRPERSONS *(Of the house)*-
-Announcement 237
POINTS OF ORDER regarding-
-Matter of a murder in area of Police Station Factory Area, Lahore 44
-Matter of stopping honorable member by security staff of Assembly at entrance 5
PRIVILEGE MOTIONS regarding-
-Improper behavior of Director Metropolitan Corporation Rawalpindi with honourable Member 295
-Neglecting the phone call of honourable member by Secretary Schools Education 298,302
-Threatening behavior of commissioner rawalpindi on phone call with honourable member 296
PROROGATION-
-Notification of prorogation of 9th session of 18th provincial assembly of the Punjab commenced on May 9, 2024 230
-Notification of prorogation of 10th session of 18th provincial assembly of the Punjab commenced on June 3, 2024 403

Q

QUESTIONS regarding-
LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT-
-Construction and repair of road of Chak No. 128/15L, Mian Channu *(Question No. 205*)* 94
-Construction of boundary walls of graveyards of *Christians* in Gujranwala *(Question No. 55*)* 66
-Details about graveyards of Lahore *(Question No. 121*)* 62
-Details about water filtration plants in Darogha Wala, Lahore *(Question No. 280)* 88
-Details about water supply scheme in Sohawa PP-24, Jhelum *(Question No. 87*)* 73

PAGE NO.

-Discontinuation of contract of cleanliness in Lahore by former government *(Question No. 172*)* 80
-Installation of tubewells and water filtration plants in city Mian Channu *(Question No. 208*)* 95
-Installation of water filtration plants in rural areas of PP-65, Gujranwala *(Question No. 58*)* 68
-Non availability of sewerage system from GT road Manawan to Bagh wali Pulli, Lahore *(Question No. 63*)* 71
-Projects and income of District Council Rawalpindi *(Question No. 211*)* 84
-Projects and income of Municipal Corporation Multan *(Question No.141*)* 90
-Purchase of jetting mchine for Municipal Committee Layyah *(Question No. 104*)* 57

SCHOOLS EDUCATION DEPARTMENT-
-Details about closure and re-opening of schools in Murree during 2018 to 2023 *(Question No. 209*)* 281
-Details about development of sports and literature in public and private schools *(Question No. 82*)* 274
-Establishment of schools in U/C Umer Kot PP-296, Rojhan *(Question No. 197*)* 277
-Number of Schools in PP-24 Jhelum *(Question No. 42*)* 258
-Missing Facilities in Schools of the province *(Question No. 27*)* 245
-Procedure of recruitment and salary of staff in Insaf Afternoon Schools Toba Tek Singh *(Question No. 29*)* 267

SPORTS DEPARTMENT-
-Details about building of Gymnasium in Khanpur district Rahim Yar Khan *(Question No. 145*)* 16
-Details about recruitment of staff on adhoc and daily wages in Sports Department Toba Tek Singh *(Question No. 156*)* 23
-Details about sports complex in Khanpur district Rahim Yar Khan *(Question No. 144*)* 11

R

RAHILA KHADIM HUSSAIN, MS
QUESTIONS regarding-
-Details about water filtration plants in Darogha wala, Lahore *(Question No. 280)* 88
-Non availability of sewerage system from GT road Manawan to Bagh Wali Pulli, Lahore *(Question No. 63*)* 71

REPORTS *(Laid in the House)*
-Annual Report of the Election Commission of Pakistan for the year 2020 48
-Annual Report of the Punjab Forensic Science Agendy for the year 2015 48
-The Police Order (Amendment) Bill 2024 293

PAGE NO.

-The Punjab Agriculture Marketing Regulatory Authority (Amendment) Bill 2024 294
-The Punjab Civil Servants (Amendment) Bill 2024 293
-The Punjab Healthcare Commission (Amendment) Bill 2024 294
-The Punjab Price Control of Essential Commodities Bill 2024 294

RESOLUTION regarding-
-Condolence on martyrdom of Dr Syed Ibrahim Raeesi the president of Iran and his companians 227

RIFFAT MEHMOOD, SYED
QUESTIONS regarding-
-Details about water supply scheme in Sohawa PP-24, Jhelum *(Question No. 87*)* 73
-Number of Schools in PP-24 Jhelum *(Question No. 42*)* 258

S

SCHOOLS EDUCATION DEPARTMENT-
QUESTIONS regarding-
-Details about closure and re-opening of schools in Murree during 2018 to 2023 *(Question No. 209*)* 281
-Details about development of sports and literature in public and private schools *(Question No. 82*)* 274
-Establishment of schools in U/C Umer Kot PP-296, Rojhan *(Question No. 197*)* 277
-Number of Schools in PP-24 Jhelum *(Question No. 42*)* 258
-Missing Facilities in Schools of the province *(Question No. 27*)* 245
-Procedure of recruitment and salary of staff in Insaf Afternoon Schools Toba Tek Singh *(Question No. 29*)* 267

SHAUKAT RAJA, MR
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Frustration in suspended employees of Health Department due to stoppage of their salaries 309
PRIVILEGE MOTION regarding-
-Neglecting the phone call of honorable member by Secretary School Education 298

SHAZIA RIZWAN, MS
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Provision of staff and facilities in dispensories of Lahore 103

SIKANDAR HAYAT, RANA (*Minister for Schools Education)*
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-
-Details about closure and re-opening of schools in Murree during 2018 to 2023 *(Question No. 209*)* 281
-Details about development of sports and literature in public and private schools *(Question No. 82*)* 274
-Establishment of schools in U/C Umer Kot PP-296, Rojhan *(Question No. 197*)* 278
-Number of Schools in PP-24 Jhelum *(Question No. 42*)* 259

PAGE NO.

-Missing Facilities in Schools of the province *(Question No. 27*)* 246
-Procedure of recruitment and salary of staff in Insaf Afternoon Schools Toba Tek Singh *(Question No. 29*)* 268

SPORTS DEPARTMENT-
QUESTIONS regarding-
-Details about building of Gymnasium in Khanpur district Rahim Yar Khan *(Question No. 145*)* 16
-Details about recruitment of staff on adhoc and daily wages in Sports Department Toba Tek Singh *(Question No. 156*)* 23
-Details about sports complex in Khanpur district Rahim Yar Khan *(Question No. 144*)* 11

SUMMONING-
-Notification of summoning of 10th session of 18th Provincial Assembly of the Punjab commenced on June 3, 2024 233

Z

ZARNAB SHER, MS
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Demand for rehabiliation of THQ and Childern Hospital in Mandi Bahauddin 307
-Use of substandard meterial in construction of band of Bhata Kuhna at Chanab River 104

ZEESHAN RAFIQ, MR *(Minister for Local Government and Community Development)*
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-
-Construction and repair of road of Chak No. 128/15L, Mian Channu *(Question No. 205*)* 95
-Construction of boundary walls of graveyards of *Christians* in Gujranwala *(Question No. 55*)* 66
-Details about graveyards of Lahore *(Question No. 121*)* 62
-Details about water filtration plants in Darogha Wala, Lahore *(Question No. 280)* 89
-Details about water supply scheme in Sohawa PP-24, Jhelum *(Question No. 87*)* 74
-Discontinuation of contract of cleanliness in Lahore by former government *(Question No. 172*)* 80
-Installation of tubewells and water filtration plants in city Mian Channu *(Question No. 208*)* 96
-Installation of water filtration plants in rural areas of PP-65, Gujranwala *(Question No. 58*)* 69
-Non availability of sewerage system from GT road Manawan to Bagh wali Pulli, Lahore *(Question No. 63*)* 72
-Projects and income of District Council Rawalpindi *(Question No. 211*)* 84
-Projects and income of Municipal Corporation Multan *(Question No.141*)* 90

PAGE NO.

-Purchase of jetting mchine for Municipal Committee Layyah *(Question No. 104*)* 58

ZERO HOUR NOTICES regarding-

-Demand for construction the building of Dar ul Aman for women in Faisalabad 35

-Demand for framing laws regarding prohibition of dowry 40

-Demand for provision of life saving medicines in Cardic Centre Chunian 37

-People falling in diseases due to pollution of cement factory in Pind Dadan Khan, Chakwal 33

ZULFIQAR ALI SHAH, MR

DISCUSSION on-

-Law and order and procurement of sugarcane 378